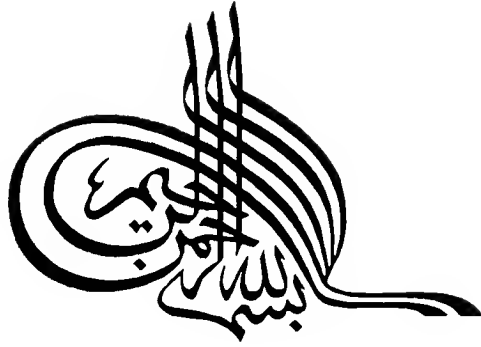




ابھی ہم تمہارے ہیں

الماس شبی



میرے خدا.....! اب معجزے کیوں نہیں ہوتے ہیں
اس ایجاد کے دور میں معجزے کی منتظر ہوں۔ عرصہ
دراز سے سوچتی ہوں ایک رات سو کر آنکھوں کی تو
معجزہ رونما ہو چکا ہوگا۔ کبھی سوچتی ہوں کہ ملک
جھپکوں کی اور معجزہ ہو چکا ہوگا۔ کبھی کبھی تو لگتا ہے
کہ ایک آندھی آئے گی ایک طوفان آئے گا اور
معجزہ ہو جائے گا۔ میرے رب..... میں عبادت
میں ہوں۔ انتظار بھی تو اب عبادت ہے۔ میں
انتظار میں ہوں تیرے انتظار میں معجزے کے
انتظار میں اور یہ دھڑکا بھی ہے کہ یہ معجزہ کبھی نہیں
ہوگا۔ میں اس معجزے کی آخری سانس تک منتظر ہی
رہوں گی۔ لیکن نہیں..... میرے خدا..... کوئی معجزہ
دکھا۔ کوئی معجزہ دکھا۔

(پیش لفظ سے اقتباس)

ابھی ہم تمہارے ہیں

جہاں ہاتھ بھی نہ بچھائی دے
وہ وہاں بھی مجھ کو دکھائی دے

وہ جو لامکاں کا مقیم ہے
مجھے دھڑکنوں میں سنائی دے

ایسا سنی

ضابطہ

جملہ حقوق بحق (Dr. Dhillon) محفوظ

ابھی دلوں میں مدور تیں ہیں	ابھی ہم تمہارے ہیں (مکانے)	:	کتاب کا نام
ابھی ہماری ضرورتیں ہیں	الماں شعی	:	مصنفہ
ابھی یہ دل زنجب شدہ ہیں لیکن	1997ء	:	اشاعت اول
یہ کھل ہی جائیں گے ہم پہ اک دن	2012ء	:	اشاعت دوم
عمر زرا در تو گئی	1000	:	تعداد
جگہ کی محبت نہ ور جیے گی	گرافکس ویشن 0343-3082591	:	کمپوزنگ
عمر زرا در تو گئی	300 روپے، 20 ڈالر، 15 پاؤنڈ، 40 درہم	:	قیمت
	کیوٹس کمیونٹی کیشن - کراچی 0300-2175990	:	پرنٹر
	ولیم بک پورٹ - اردو بازار کراچی -	:	تقسیم کار

زیر اہتمام



SHABI
FOUNDATION

ناشر -

شعی پبلشنگ میٹ ورک
کراچی - پاکستان

+92 307 2257826

اعتساب

اپنی بات

اپنے شہر خوشاں کے نام

دینے کی عادت اتنی ہو گئی ہے کہ لیتے ہوئے عجب سا لگ رہا ہے۔ رات سے اپنا حصہ دن سے اپنا حق دکھ سے اپنی جاگید اور سکہ سے اپنی جاگیریں سوچ سوچ کے پریشان ہوئے جارہی ہوں کہ رکھوں گی کہاں۔ دل کے اوطاق میں وہاں تو چراغ ہی چراغ جل رہے ہیں۔ آنکھوں کی دہلیز پر وہاں تو پانی ہی پانی ہے تو کہاں۔ میں نے اتنی ساری جھبیس بنا رکھی ہیں لیکن اصل میں میری جگہ وہی نہیں کیوں۔

میں کون ہوں کیا ہوں کیسی ہوں کیوں ہوں۔ مجھے اس کا جواب چاہئے اللہ میاں پہلے زندگی کے بارے میں اتنی بے یقینی نہیں ہوا کرتی تھی جتنی کہ اب ہے۔ زندگی میں کبھی دیکھے ہوئے خواب پورے نہیں ہوتے۔ سوچتی ہوئی باتیں کبھی نہیں ہوتیں اس لئے سوچتی ہوں کہ کبھی ”کل“ کے بارے میں سوچ کر اپنا ”آج“ خراب نہیں کرنا چاہئے اور جو ہوگا دیکھا جائے گا کا غم نہ لگا چاہئے اور جو ہو اسے دیکھتے اور قبول کرتے چلے جانا چاہئے۔ ورنہ تو زندگی بہت مشکل ہے۔ زندگی نے دکھ دینا ہو تو کدھر کدھر سے ہو کر آ جاتی ہے۔ نہ زندہ رہتی ہے نہ زندہ رہنے دیتی ہے۔ نہ محبت کرتی ہے نہ محبت کرنے دیتی ہے۔

وہیے نقصان دکھانے لگیں اور اذیتیں دینے لگیں نظر میں نہ رہیں۔ بعض دفعہ تو یہ کام محبتیں ہی کر لیا کرتی ہیں۔ تاکہ نادان پاگل محبتیں۔ محبت انسان کو کتنا خوبصورت بنا دیتی ہے۔ ہمیں اس کا احساس ہی نہیں ہے۔ ورنہ کبھی بھی کوئی نفرتوں اور کدورتوں سے اپنے چہرے کو مسخ نہ کرے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہمیں اپنی بد صورتی کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ !

ہے (نواب بی بی) جو واقعی عورت کی عظمت اور بہادری کی مثال تھیں۔

ابا جی (رحمت علی) جو صحیح معنوں میں آئیڈیل تھے، میں اگر آج کچھ ہوں تو ان کی خاموش حمایت کی وجہ سے ہوں۔

ماں جی جب تک زندہ رہیں ہمیں کبھی ہوا نہ چھو سکی اتنا کچھ ہونے کے باوجود میں اگر آج اوقات میں ہوں تو یہ ان کی ڈانٹ ڈپٹ کا نتیجہ ہے

لالہ (اشرف علی) خواہصورت انسان لیکن جن کا لالوں والا ڈر آج بھی دل میں ہے۔

چوہہ بھائی۔ بہت ہی سادہ معصوم اور بے ضرر انسان تھے۔

ندیم بھائی۔ بہت ہی پیارا انسان جس کی بیماری نے ہم بہن بھائیوں کو محبت کی لڑی میں پرو دیا تھا۔

بھابھی کوثر۔ جس نے واقعی بڑے لاڈ اور ناز اٹھائے۔

بہنو کی (ریاض بیٹ) محبت والا انسان جسے یہ کتاب بہت پسند تھی۔

میرے مالک اب اور نہ آنا اعتساب شل ہو چکے ہیں۔

طرح میرے خلوص کی بے حرمتی کرے۔ میری دعا ہے کہ..... میری دعائیں بھی عجیب اور پیچیدہ ہوتی ہیں مجھے خود کچھ میں نہیں آتیں شاید اس لئے رب سونا انہیں پورا کرتے کرتے ادھر واپس چھوڑ دیتا ہے۔ اس قدر ادھر واپس کہ پرانے ذمہ فہم ہرتے ہی نہیں اور نئے ذمہ لگ جاتے ہیں۔ جب ان کی کوئی نظر نہیں آتی تو میرا بھی حد سے نر جانے کو دل چاہتا ہے۔ شاید میں خود سے بچھڑ گئی ہوں۔ بچپن کے ایک میلے میں جسے میں اب تک تلاش نہیں کر سکی۔ عجیب و در بدری ہے اور جانے کب تک رہے گی۔ میں ذرتی ہوں خوشی کی آہٹ سے بھی ذرتی ہوں اور شاید ڈرنا بھی چاہئے اور بھولنا نہیں چاہئے کہ..... خوشی کے دل تک آنے میں کتنے اندھیرے آتے ہیں کتنے آنسو آنکھوں کی دلیز پر آ کھڑے ہوتے ہیں اور پھر..... پانی کا بہاؤ تیز بہتو بند نوٹے میں دیر سی کتنی لگتی ہے۔ ویسے بھی انسان جب اندر سے کمر پڑ جائے تو اسے احتیاط کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ہمارے دکھ کتنے آگے بڑھے ہوئے ہیں اور ہم کتنے پیچھے ہیں۔ کبھی کبھی اسکا شدید احساس ہوتا ہے۔ وادری قسمت.....! لوگوں کے راستے میں کانٹے آتے ہیں اور میرے کانٹوں میں راستے ہیں۔ کیا کیا جائے کچھ کچھ نہیں آتی۔ تقدیر کی سنگلاخ چٹانوں کو عبور کرنے کی کوشش کرتی ہوں تو خود ہی اپنے قدموں میں آ گرتی ہوں۔ زنجیروں کو توڑنا چاہتی ہوں تو خود نوٹ کے بکھر جاتی ہوں۔

مگر ”اے زندگی“..... آ..... دیکھتے ہیں کہ تجھ میں دکھ دینے کی طاقت زیادہ ہے یا مجھ میں دکھ سنبھالنے کی ہمت زیادہ ہے۔ مگر اک بار مجھے بتادے تو نے کب تک مجھے آزماتا ہے۔ جو جج سن سکے تو سن میں ٹھک گئی ہوں۔

ایک ایک کر کے پھول جمع کرتی ہوں اور خوشبو کا گلہ دست بناتی ہوں اور ایک لمبے میں سارے بکھر جاتے ہیں۔ میں حیران کی حالت میں رہ جاتی ہوں اور پھر اپنی عقل فیمیوں گویا خوش فیمیوں پر منس پڑتی ہوں۔ اور کبھی کیا سکتی ہوں۔ اور شاید کہ کچھ اور کرنا بھی نہیں چاہئے۔ انہیں پھر سے چنتی ہوں اکٹھا کر کے ہاتھ میں لے لیتی ہوں۔ لیکن جو پتیاں اور مہنیاں پھولوں نے جدا

یہ نہیں کہ میں اپنی بیوقوفیوں اور پاگل پن سے واقف نہیں ہوں۔ لیکن سوچتی ہوں کہ اگر کوئی یہ سوچ کر خوش ہو جاتا ہے کہ ہم نے اس پاگل لڑکی کو بیوقوف بنالیا تو اس میں میرا کیا جاتا ہے خوش ہونے کا حق تو کبھی کو ہے مگر خوش ہونے والے یہ نہیں جانتے کہ اس بیوقوف بنگی دیوانی لڑکی کی رسائی کہاں تک ہے۔ جو بات وہ خود سے چھپاتے ہیں یہ اسے بھی باقی ہے۔ اپنی طرف اٹھنے والی نظر نظر اور خود سے بات کرنے والوں کی تس تس سے واقف ہوتی ہے۔ یہیں کبھی تو کیا..... نہیں جانتی تو کیا لیکن رکھو کہ اس کے اندر کے اندھیرے تمہارے اُجاڑوں کو شرمندہ کر دیں گے کہ وہ اندھیرا بھی رکھتی ہے تو چاند تاروں کو روشنی دے کیلئے اس کے اندر اُگ کر کاٹنا بھی ہے تو پھولوں کی حفاظت کیلئے وہ اُگ کر کبھی سستی ہے تو کسی کی خوشی کیلئے..... وہ جانتی ہے کہ کوئی شخص اپنی ضرورت اپنی مصلحت سے زیادہ کسی کو چاہ ہی نہیں سکتا اس لئے اسے نہ کسی سے شکوہ ہے نہ گلہ اور خود سے وہ مطمئن ہے گو کہ اس نے ہر شخص سے کچھ نہ کچھ ضرور سیکھا ہے۔ وہ بھی انہیں سکھا سکتی ہے تمام بدلے چکا سکتی ہے مگر ایسا کرنے کو دل ہی نہیں مانتا۔ وادری!..... جب مجھ میں آگ بھڑکتی ہے تو بارشیں برسا دیتا ہے مجھ کو صلیے دیتا ہے کہ میں روتے روتے بے اختیار منس پڑتی ہوں۔ اپنی ہی سادگی اور شاید بیوقوفی پر..... لیکن میں ذرتی ہوں اور ٹو بھی ڈر اس دن سے جب میں ”دلدار“ چھوڑ کے ”دنیا داری“ پر اُتر آئی۔ جو کچھ دنیا نے مجھے دیا ہے لوٹانے پہ آگئی جو کچھ دنیا کو میں نے دیا چھیننے پہ آگئی۔ یاد رکھنا۔

بٹن میں صدیاں لگتی ہیں اور نوٹے میں مل۔ شاید جھوٹ کے بغیر دنیا کے کاروبار نہیں چل سکتے اس لئے دنیا میں جھوٹ وافر مقدار میں بولا جاتا ہے۔ میں یہیں کبھی کہ جھوٹ نہ بولو بعض دفعہ تو جھوٹ جج سے زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ جھوٹ ان سے بولا جائے۔ جن میں جھیننے کی ہمت نہیں۔ مجھ میں جھیننے کا بہت حوصلہ ہے۔ شاید دنیا میں سب سے زیادہ تو پھر کوئی مجھ سے جھوٹ کیوں بولے۔ میں اس کا حق کسی کو نہیں دیتی کہ اس

ہوجکی ہیں ان کو ان کی جگہ پہ لانا میرے لئے ممکن نہیں ہوتا۔ اس کا بہت دکھ ہوتا ہے۔ یہی دکھ دینے والے ہمارے سکون کی ضمانت ہوتے ہیں۔ چاہے کچھ لوگ ہماری زندگی کی ضمانت ہی لگتے ہیں۔ وہ لوگ نہیں جو ہم سے محبت کرتے ہیں یا ہمیں اچھا سمجھتے ہیں بلکہ وہ لوگ جو ہمارے لئے دلوں میں غرتیں لئے کدورتیں لئے پھرتے ہیں موقع بہ موقع ہماری برائیاں کرتے ہیں جنہیں ہماری کوئی خوبی نظری نہیں آتی اور اگر نظر آ بھی جاتی ہے تو انہیں کمال حاصل ہوتا ہے۔ جو یوں کو خا میاں کرنے میں خوش رہیں۔

سب کہتے ہیں کہ میں بہت جلد گھل مل جاتی ہوں فری ہو جاتی ہوں۔ اس کا مجھے فائدہ بہت ہوتا ہے۔ کہ اگر کبھی جلد فری ہو جاتا ہے اور مجھے فیصلہ کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے کہ مجھے اس کے ساتھ چلنا ہے اسے اپنے ساتھ چلانا ہے یا نہیں۔ اس سے پیچھے رہ جانا ہے یا اس سے آگے نکل جانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میرے پاس بہت Selective لوگ ہیں۔ وہ مجھے سنبھال کے رکھتے ہیں اور میں انہیں سنبھال کے رکھتی ہوں قیمتی اور نازک کم یا اب اور نایاب چیزوں کی طرح۔ میں کسی کے ساتھ کبھی نا انصافی نہیں کرتی اور نہ ہی اپنے ساتھ ہونے دیتی ہوں۔ میں نہ احسان کرنے والوں کو اور نہ احسان فراموشوں کو چھوٹی ہوں۔ میں محبت کرنے والوں کو چھوٹی نہیں ہوں اور نفرت کرنے والوں کو میں بھول کر بھی یاد نہیں کرتی۔ کیونکہ میں نے آج تک اپنے دل و دماغ کو ہر قسم کی غزوتوں کدورتوں رنجشوں اور ناراضگیوں سے کسی مقدس شے کی طرح مبرا اور پاکیزہ رکھا ہے اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجھے دکھ دینے والوں کو کیا ملے گا کم از کم کوئی خوشی تو مل نہیں سکتی میرے ساتھ جو نا انصافی کرتا ہے میں اسے اپنے رب کیلئے معاف کر دیا کرتی ہوں۔ اس یقین کے ساتھ کہ وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور ایسا ہوتا ہے ضرور ہوتا ہے یہ اور بات ہے کہ کسی کو احساس ہو یا نہ ہو۔ اصل میں ہم اسے گناہگار ہوتے ہیں کہ جب ہمیں سزا ملتی ہے تو ہمیں پتا ہی نہیں چلتا کہ

کس بات پہ کم کمر املی ہے۔ میں تو بس اتنا جانتی ہوں اور اتنا ہی کافی سمجھتی ہوں کہ ہر شخص کی اپنی زبان اور ذہن ہوتا ہے اور وہ اسے جتنا چاہے گندہ اور میا کرے اور ویسے بھی جس انسان کا جتنا ذہن و عقل ہے وہ اس سے بڑھ کر سوچی سمجھی نہیں سکتا اس میں اس کا قصور کیا۔ میں کہاں سے چلی ہوں کہاں جانا چاہتی ہوں اور کہاں ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی۔ میں چراغ جلاتی ہوں تو ہوا میں جلانے نہیں دیتیں۔ میں اندھیرے بنے لگتی ہوں تو تارے ٹھنڈا لگتے ہیں۔ ویسے مائی ویر اللہ میاں۔ آپس کی بات ہے تو مجھے بتانا جتنا سمجھنا کیا جانتا ہے۔ آخر بتائی دیتا ہے نہ کہ تو خدا ہے۔ لیکن تجھے ضرورت کیوں پڑتی ہے تجھے تو ہم نے اپنا سب کچھ مانا ہی ہوا ہے۔ پھر یہ آنکھ پھولی کا کھیل کیوں دیکھ تیری دنیا نے میری آنکھوں پہ اپنی خدائی کی پٹی باندھ کے مجھے ایک گول پتھر سے دیا ہے کہ اب دھوئو اور میں ہوں کہ ابھی تک پتھر کی کھاری ہوں کبھی کوئی چیز ہاتھ آ جاتی ہے کبھی کوئی ٹوٹتی ہوں جانا چاہتی ہوں کہ تم ہے یا خوشی دکھ ہے یا سکھنا کا کامی ہے یا کامیابی میرا ہاتھ آنکھوں تک پہنچ نہیں پاتا پٹی بنانے کو کہ وہ چیز پھر ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور مجھے مجبوراً اپنی آنکھوں پہ ہی رہنے دینی پڑتی ہے۔ سوچتی ہوں کیا کروں گی بنا کے لیکن کیوں..... کہا جاتا ہے کہ جس چیز کا علاج نہ ہو تو اسے سنبھال پڑتا ہے۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی اُلٹا ہے یہاں تو جس کا علاج ہے وہ بھی سنبھال پڑتا ہے۔ وہ تو بھلا ہو میرا اپنا کہ مجھ میں خفی چیزوں کو قبول کرنے والے Receptors ہی کم ہیں اور جو میں انہیں میں استعمال میں ہی نہیں لاتی۔ جو چیز جتنی استعمال کی جائے اتنی ہی کام آتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ زندگی میں اس کا احساس بہت شدت سے ہوتا ہے کہ نہ کرنے والے کام ہو جاتے ہیں اور ہونے والے کام رہ جاتے ہیں۔ انسان زندگی کے ہاتھوں اتنا مجبور کیوں ہے۔ اپنی مرضی سے زندہ رہنے کی خواہش میں اپنی مرضی کے بغیر مر جانا پڑتا ہے۔ یہ سب کیا ہے۔

وہ تو شکر ہے کہ ہم رشتوں کی مضبوط رسیوں زنجیروں سنگلوں سے بندھے ہوئے ہیں اس

آپ سے بات

”ابھی ہم تمہارے ہیں“ کل پاکستان روڈی اہلی قلم کانفرنس سے ایوارڈ یافتہ کتاب ہے۔ نیو یارک امریکہ کے دی وی ٹی وی US1 T.V پر گرام Live Show پکا شب میں ”ابھی ہم تمہارے ہیں“ ایک مقبول ترین سلسلے کے طور پر شامل رہا۔ اس کے بعد Punradio U.S.A. کے پروگرام بزم الماس شعی میں ان مکالموں کی نشریات سامعین کے بے صدا صرار پر حال جاری ہے۔

پبلک ایڈیشن کے بعد اس دوسرے ایڈیشن میں بھی آپ کو کوئی تعریفی فلیپ یا مضمون دکھائی نہیں دے گا۔ وہ صرف یہ ہے کہ لکھنے والوں کو خواہ مخواہ کی زحمت سے بچانا چاہیے تھی اور ہوں۔ جن لوگوں سے مجھے اس کی سند مل چکی ہے وہی بہت ہے اور پھر میرے اپنے دل کی سند ہے اس۔ سچی بھلا کیا ہوگی ویسے بھی کتاب کی سند پڑھنے والا ہوتا ہے جسے کتاب مجبوراً یا مردوتا نہیں پڑھنا پڑتی وہ اپنی مرضی اور خوشی سے کتاب کسی سے لے کر یا خرید کے پڑھتا ہے۔ کتاب پہ کہنے کا حق بھی اسی کو ہوتا ہے سو آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ جو چاہیں وہ کہیں اور لکھیں۔

اس کتاب میں صرف دو کردار ہیں۔ جن میں سے ایک آپ ہیں اور دوسرا جسے آپ خود سے زیادہ چاہتے ہیں گویا دونوں ہی آپ ہیں۔ میری اس کتاب کی زمین پرانی ہے زمین کو بدلنا نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ ازل سے ایسی ہی ہے اور اب تک ایسی ہی رہے گی۔ بات ساری اس کی ”بت“ کی ہوتی ہے یہی اسے منفرد کرتی ہے اس کتاب کی خوبصورتی اس کی ”بت“ ہے۔ چھت فرش دیواریں کھڑکیاں اور دروازے وہی ہیں لیکن ذرا دیکھیں کہ کس جگہ پہ ہیں اور کیسے ہیں۔ یقیناً آپ کو اپنے اپنے گھیس گئے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب آپ کو پسند آئے گی۔ کیونکہ یہ وہ ہے جسے جو آپ پڑھ رہے ہیں گویا گزرنے والے ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو آپ کی زندگی میں یا کرنے والے ہیں۔ آپ کی سوچ میں ”کلکت“ ہے تو اسے نہ در پڑھیں آپ کے خیالات

لئے بے گم نہیں ہوتے۔ ورنہ تو جانے کیا کر ڈالیں۔

چیزوں کا گم ہو جانا اور مل جانا بڑا عجیب سا ہے۔ عام طور پر چیزیں کسی ایک سے گم ہو جائیں تو کسی دوسرے کو مل جاتی ہیں۔ لیکن برہمی ہوئی چیز کی قسمت میں ایسا ہوتا نہیں۔ بعض اوقات تو یہ جس کے پاس ہوں نہ ان کے پاس رہتی ہے اور نہ کسی دوسرے کو ملتی ہیں۔ ان کی قسمت میں گمنا می ہوتی ہے۔ در بدری ہوتی ہے۔ لوگوں کی خوکریں ہوتی ہیں۔ اس میں چیز کا کیا قصور ایسا کیوں ہوتا ہے۔ دنیا میں اتنی بے ترتیبی اور Unbalancement کیوں ہے۔

تفنی عجیب بات ہے نا جن چیزوں کو دیکھنے یا نہ دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ آنکھوں سے نکل راتے پھرتے ہیں اور جنہیں دیکھنے کیلئے آنکھیں مچلتی ہیں تڑپتی ہیں ان چیزوں کو دوسروں کی آنکھیں دیکھتی رہتی ہیں ایسا کیوں۔ میرے رب ... میرے سامنے! میرے پاس بہت سے سوال جمع ہو گئے ہیں۔ ابھی بیٹھ کر دنیا کے مسائل پر بات کریں چھوڑ آسمانوں کو فرشتے سنبھال لیں گے۔ انسان یہاں بہت مشکل میں ہے۔

میرے خدا! اب معجزے کیوں نہیں ہوتے میں اس ایمان کے دور میں معجزے کی منتظر ہوں۔ غصہ دراز سے سوچتی ہوں ایک رات سوکراٹھوں گی تو معجزہ دروفا ہو چکا ہوگا۔ کبھی سوچتی ہوں کہ پلک جھپکوں گی اور معجزہ ہو چکا ہوگا۔ کبھی کبھی تو لگتا ہے کہ ایک آنند می آئے گی ایک طوفان آئے گا اور معجزہ ہو جائے گا۔ میرے رب ... میں عبادت میں ہوں۔ انتظار بھی تو اک عبادت ہے۔ میں انتظار میں ہوں تیرے انتظار میں معجزے کے انتظار میں اور یہ دھڑکا بھی ہے کہ یہ معجزہ کبھی نہیں ہوگا۔ میں اس معجزے کی آخری سانس تک منتظر ہی رہوں گی۔ لیکن نہیں ... میرے خدا ... کوئی معجزہ دکھا۔ کوئی معجزہ دکھا۔

الماس شعی

کے ساتھ ساتھ زبان کی لکنت بھی ختم ہو جانے کی میرا دعویٰ ہے۔

بسم اللہ کریے..... لیکن خبریے !

پہلے اگر کوئی ضروری کام ہو تو نمٹا لیجئے کیونکہ یہ کتاب آپ نے شروع کر لی تو آپ کو ختم ہونے سے پہلے اٹھنے نہیں دے گی۔ ہو سکتا ہے آپ کو یہ اتنی اچھی لگے کہ آپ اسے دوبارہ پڑھنا شروع کر دیں۔

الہامی شعی

(punjbroadcasting@hotmail.com)

اس کتاب نے بہت سوں کی زندگی بدل دی میری اپنی بھی۔ حیات اور شریک ذات کا سفر ابھی ختم نہیں ہوا۔ ”ابھی اہم تمہارے تھے“ کی صورت میں جاری ہے جس کا آپ کی طرح مجھے بھی شدت سے انتظار ہے۔ دعا کیجئے گا ہم ان کرواروں کو جلد ہی پہنچنے پہنچتے رہتے رہتے ملنے اور دیکھ سکیں۔

آپ سب کا شکریہ جنہوں نے سراپا پسند کیا اور ساتھ دیا شریک ذات تمہارا تو بہت ہی شکریہ۔

الہامی شعی

Chapter # 1

بات یہ ہے کہ تم اگر دوست رہو تو میں ساری دنیا سے تمہارے لئے لڑ سکتی ہوں لیکن تم ادھر ادھر کی بات چل چلاؤ گے تو میں بھی دریا کے اس کنارے جا کھڑی ہوں گی جہاں سے سب سے شدید حملے میرے ہوں گے بچ سکتے ہو تو بچ جانا تمہارا لڑ سکتے ہو تو ضرور لڑنا۔

تم اتنی حسین نہیں ہو کہ تمہاری خاطر میں دنیا سے لڑوں جبکہ تم بھی ساتھ نہ دو۔

میں نے یہ دعویٰ کیا ہی کب تھا کہ تم اس کا طعنہ دے رہے ہو۔

چنانچہ تم کیا چاہتی ہو۔

صرف اور صرف بے لوث بے غرض دوستی۔ جس میں تم مجھے محسوس کر سکو ہر پہلو پر جبکہ مگر مجھے چھوڑ سکو۔

برداشتوں سے تمہیں خود کو آزمانے کا۔

نہیں تقدیر بھند ہے مجھے آزمانے کو

یہ خود ساختہ جال ہے اسے توڑ دو۔

یہ تقدیر ساختہ جال ہے ٹوٹ نہیں سکتا۔

کیا کہنا چاہتی ہو۔

تم دوستی پہ راضی بہ رضا کیوں نہیں ہو جاتے۔

دل سے کبروری ہو۔

نہیں مجبوری سے۔

جب تم بچ بول سکتی ہو تو سہوہہ کیوں نہیں کہتی۔

میں ایک بڑی خوشی کیلئے چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو قربان نہیں کر سکتی وہ بھی ایسی کہ چنانچہ مجھ

سبک آتے آتے وہ خوشی خوشی رہے بھی کہ نہیں۔

تم مجھے آزمانا چاہتی ہو۔

نہیں! تمہیں آزمائشوں سے بچانا چاہتی ہوں۔

۱۳ اتنا خیال ہے جس میں میرا۔

۱۴ اس سے بھی زیادہ۔

۱۵ تو پھر تم مجھے یہ مقدمہ لڑ لینے دو۔

۱۶ بار جاؤ گے۔

۱۷ کسی ایک نے تو بار بار ہے میں ہی سہی۔

۱۸ میں تمہیں شکست خوردہ نہیں دیکھنا چاہتی ویسے بھی ایک دوستی ہے مقدمے بازی کے بعد

۱۹ وہ بھی جاتی رہے گی۔

۲۰ دیکھو میں یہ مقدمہ دنیا سے لڑوں گا تم سے نہیں پھر ہماری دوستی کیوں جاتی رہے گی۔

۲۱ اس میں بار بار میرا نام آئے گا You Know

۲۲ خلقت شہر تو کہنے کو فسانے مانگے

۲۳ تم خلقت شہر کو فسانہ دینا چاہتے ہو۔

۲۴ نہیں اس فسانے کو حقیقت کا رنگ دینا چاہتا ہوں۔

۲۵ چپ ہو گئی ہو یا لا جواب۔

۲۶ نہیں..... بے سوال ہو گئی ہوں۔

۲۷ پھر کیا سوچنے لگی ہو پھر کوئی بہانہ تراش رہی ہو۔

۲۸ تراش سکتی تو تمہارے ہاتھوں میں اپنا نصیب نہ تراش لیتی۔

۲۹ تم تو میرے ہاتھ پہ جو اک حرف ہے اسے بھی ملاتا چاہتی ہو۔

۳۰ یہ حرف غلط ہے اس کا منہ ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

۳۱ تم کون ہوتی ہو میرا اچھا نہ اسوہنے والی۔

۳۲ تمہاری دوست۔

۳۳ کیا عہد ہے تمہاری دوستی کی۔

۳۴ تمہاری شادی تک۔

۳۵ پھر اس کے بعد۔

۳۶ ایک عورت دوسری کورت کو برداشت ہی نہیں کر سکتی اس کی کھنٹی میں ہی نہیں ہوتا۔

۱۳ اسی لئے تو کہتا ہوں ایک ہواور

۱۴ ادھوری چیزیں کسی گنتی ہیں تمہیں۔

۱۵ بات تو مکمل کر لینے دیا کرو۔

۱۶ Sorry

۱۷ It's Ok کیا پوچھ رہی تھیں تم۔

۱۸ ادھوری چیزیں کسی گنتی ہیں تمہیں۔

۱۹ میں انہیں مکمل کر دیا کرتا ہوں۔

۲۰ لیکن میں تو

۲۱ افو... تمہاں کیوں نہیں لیتیں کہ میں تمہیں

۲۲ رُک کیوں گئے کیوتا.....

۲۳ جب بھی کہوں میں ہی کہوں تم سمجھ نہ کہتا۔

۲۴ میرے ہاتھ لفظ ہی کب آتے ہیں۔

۲۵ تم لفظوں کو ہاتھ ہی کب لگاتی ہو۔

۲۶ لفظ نہ ہو گئے گھر کے کام ہو گئے۔

۲۷ موضوع بدلنے کی کوشش نہ کرو میں نے کچھ کہا ہے۔

۲۸ کیا فائدہ میرے ہاتھ لگاتے ہی لفظ پھرتا جاتا ہے۔

۲۹ آؤ ان پتھروں کو جو ذکر اک گھر بنائیں۔

۳۰ جس میں گھر کی دروازہ کوئی نہ ہوتا۔

۳۱ میں نے گھر کہا ہے تم قبر بنانے چل دیں۔

۳۲ جھوٹے گھر کو گھر کہیں۔ چھ گھر کو گور۔

۳۳ تم شاعری اچھی کر لیتی ہو۔

۹ یہ میری شاعری نہیں ہے۔

3. I know | لیکن میں تمہاری شاعری کی بات کر رہا ہوں۔

بہن ہو جاتی ہے لیکن مجھے تمہاری نظمیں غزلیں پسند ہیں۔

3. گویا تمہیں اپنا فکر پسند ہے۔

تم کہنا چاہتے ہو۔

۳۔ جو تم سمجھنا نہیں چاہتے۔

اچھا یہ بتاؤ تمہارا ستارہ کیا ہے۔

۷۔ بات بدلنا تو کوئی تم سے سکتے۔

۱۱) میں پوچھ رہی ہوں کہ تمہارا ستارہ کیا ہے۔

ۛ ستارہ تو کوئی نہیں آفتا کل سیارہ ہے۔

۱) کیا مطلب۔

۳ مطلب یہ کہ جو گردش میں رہے وہ ستارہ نہیں سیارہ ہوتا ہے۔

تمہارا مطلب ہے کہ۔

۳۵۰ ہاں میرا مطلب ہے کہ میرا ستارہ گردش میں ہے۔

۱۰ خدا کرے تمہاری گردش ایام کو

3 "تم ملو"



جنتی

3-4

Stupid

۳۔ ایسی مطالب سے دونوں کا۔ ایک مات و تپوں کی سچ بتاؤ گی۔

۱. پیش روئی۔

۳ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔

۱۱۔ میر تم سے نفرت نہیں کرتی۔

۳۔ غزال کے لہجے میں بات نہ کیا کرو فحیک سے بٹاؤ۔

۵۔ کہا تا میں تم سے نفرت نہیں کرتی۔

۳۔ اس سے تو بہتر ہے کہ تم نفرت ہی کر لو۔

۵۔ میرے خیال میں جو محبت نہیں کر سکتا اسے نفرت کا بھی کوئی حق نہیں۔

۳۔ تمہارے خیالات تو بہت اچھے ہیں۔

۱۰ حرف خیالات حالات نہیں۔

☆☆☆

Chapter # 2

- کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے کہ وہ جو جھجھکے ہیں تاکہ "شکمل محبوب آپ کے قدموں میں" وہاں چلا جاؤں تاکہ تمہیں مجبور کر دوں۔
- میں تو پہلے ہی مجبور ہوں تم اور مجبور کروانا چاہتے ہو۔ ویسے تمہیں یہ سمجھی گیا میں تو تمہیں خاصا عقیدہ رکھتی تھی۔
- تمہیں "ہوں" ہی رہنے دو میں مذاق کر رہا تھا۔
- تم نے وہ سچیت چتر کی غزال نہیں سنی
- ہر بات وارو کرلو مے منت بھی اُترا کرلو مے
- تھوڑی دیر بھی بندھواؤ مے جب عشق تمہیں ہو جائے گا
- اور جب اس کا اثر ختم ہوگا تو !
- اس کا ذکر انہوں نے غزال میں نہیں کیا۔ ویسے یہ بات تمہیں میرا خیال نہیں آتا۔
- تمہارا ہی خیال تو آتا ہے وہ زندگی کبھی تو میرا دل بھی چاہتا ہے کہ اس زندگی سے ایک اک لمحہ خوشیوں کا جھینپ چلی جاؤں جو زندگی آتا ہے آنے دوں۔
- پتا ہے اپنے حق کیلئے لڑنا پڑتا ہے۔
- جانتی ہوں سر تسلیم خم کرنے والوں کے سر قلم کردیے جاتے ہیں۔
- کیا جانتی ہو تم زندگی سے کبھی کبھی تو جتنی جھلکتی جو پ میں مزے سے ہنسی رہتی ہو۔ کبھی غصہ ہی چھایا میں مل اٹھتی ہو۔
- میں خود نہیں جانتی۔ میں کبھی کبھی تلخ حقیقتوں کا زہر ہر بھرا پیالہ ایک گھونٹ میں پی جاتی ہوں
- اور کبھی کبھی مہرباں ہوتی ہوئی قسمت کو ایک جھٹکے سے خود سے الگ کر دی ہوں۔
- اس کا مطلب ہے کہ تم زندگی کو کبھی ہی نہیں سنی ہو۔
- میں ہی سب کو کبھی جاؤں کوئی مجھے نہ سمجھے۔
- تم سب کے بارے میں یہ کہہ سکتی ہو میرے بارے میں نہیں۔ میں تمہاری دگ دگ سے

واقف ہوں۔

- مجھ بھی اقرار کروانا چاہتے ہو میری زبانی سنا چاہتے ہو۔
- میں تمہاری آواز نہ سنا چاہتا ہوں۔
- تم مجھے توڑ سکتے ہو میری آواز کو نہیں۔
- تمہیں توڑنے کا مطلب ہے کہ میں خود کو توڑ دوں۔
- دیا تم میرا اچھا نہیں اپنا بچاؤ کرتے ہو۔
- تم مجھے خود غرض کہہ سکتی ہو۔
- یہ اتنا دوسرا نام ہے تمہیں خود غرض کہنے کا مطلب ہے کہ میں خود کو بھی خود غرض کہہ رہی ہوں۔
- میں بہت ساری چیزیں مشتہک ہیں۔
- قسمت سے سوا۔
- اسے ہم خود کھائیں گے۔
- فرشتوں کا کام فرشتوں کو اچھا لگتا ہے۔
- تو تم بھی انسان بن جاؤ انسانوں سے مارا کیوں ہونا چاہتی ہو۔
- میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ دورا ہو جاؤں۔
- بقول تمہارے تم ان کا سر سے ہٹنے کیلئے کرتی ہو۔ کبھی اپنا بھلا بھی سوچ لیا کرو۔
- کوئی اور بات کرو۔
- تمہیں خوف نہیں آتا تمہارے جانے سے۔
- تم کہنا چاہتے ہو کہ تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھنے سے۔
- جو کہہ لو۔
- تمہیں خوش، کچھ کر مجھے خوش ہوگی۔
- میں اب میری خوشی کہاں سے آگئی۔
- تم نے ابھی دنیا ہی کتنی دیکھی ہے کہ یہ کہہ رہے ہو۔
- تم نے تو جیسے ساری دنیا کو کھلی ہے۔

1. ساری تو نہیں مگر تم سے زیادہ دیکھی ہے۔
2. دیکھتے اور دیکھنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔
3. تم نے کبھی موت کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔
4. ہاں اکثر۔ تمہاری صورت میں۔
5. مذاق نہیں۔
6. ہاں ایک دفعہ تو بہت قریب سے جب ایک سیٹنٹ ہوتے ہوئے بچا۔ ایسا لگا کہ موت چھو کر گزر گئی ہو۔
7. میں کسی ایک سیٹنٹ والی یا کسی بیماری میں مرتے مرتے دیکھنے کو نہیں بہہ رہی۔ میں نے اس کے علاوہ کبھی موت کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ اپنے اندر کی لڑکی دیکھ لی اس سے جنگ کرتے۔ لیکن وہ کب تک لڑے گی پتا نہیں کہاں وہ تھک جائے، ہتھیار ڈال دے یا چلے۔ بس اسی لئے!
8. چلی برسی کے اندر کا انسان کسی نہ کسی محاذ پر جہاد کر رہا ہے۔ اپنی جگہ اس کے لئے تو یہاں تک کہ جہنمیت جاؤ یہی زندگی ہے۔
9. مت نام ویرے سامنے اس کا بہت دکھ دیئے ہیں اس نے مجھے۔
10. سکھ بھی تو ہیں باقی ہے۔
11. پتا نہیں کہاں بانٹ آتی ہے۔ مجھ تک آتے آتے اس کا دامن خالی کیوں ہو جاتا ہے۔
12. بہت اُداس ہو آج۔
13. اُداسیاں تو اندر تک اُتر گئیں ہیں۔ پتا نہیں میں کس کیسے لیتی ہوں۔
14. جنتی رہتا روئے والوں کا ساتھ کوئی نہیں دیتا۔
15. تم کیوں بیٹھے ہو یہاں۔
16. مجھے تو لگتا ہے میں تم سے نہیں خود سے باتیں کر رہا ہوں۔ تمہیں دیکھ کے ایسا لگتا ہے کہ میں آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہا ہوں۔
17. اتنی دور سے تمہیں آئینے میں کس نظر آ جاتا ہے۔
18. ہاں کیوں نہیں۔

1. تمہیں خوف نہیں آتا کہ دور سے عکس تمہیں بیٹھا لگتا ہے قریب آ کر دیکھنا ہو تو!
2. میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ یہی فرق تو جینے کا احساس دلاتا ہے تمہاری کیوں نہیں۔
3. کیا.....
4. تم شاید تریب کو حسن اور زندگی کا نام دیتی ہو جب کہ سارا حسن ساری زندگی تو بے تریبی میں ہے۔
5. "میں نہیں مانتی"
6. تم نے کبھی میری کوئی بات نہیں مانی۔
7. اس کا تو مجھے بھی اقرار ہے اور انہوں نے بھی ہے۔
8. کیا آگے بھی نہیں مانو گی۔
9. یہ تو حالات پر Depend کرتا ہے اسے چھوڑ دو کوئی اور بات کرو۔
10. میں تمہیں کہتا ہوں کہ آؤ حالات سازگار کریں میرا ساتھ دو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر دو قدم آگے کرتا ہوں تم چار قدم پیچھے چلی جاتی ہو۔
11. پیچھے کہاں چلی جاتی ہوں تمہاری اوت میں ہو جاتی ہوں۔
12. کس سے ڈرتی ہو۔
13. تقدیر کے ستارے ہوئے کس سے ڈرتے ہیں بھلا۔
14. تم ڈرو نہیں میں خوشیوں سے تمہارا دامن بھر دوں گا۔
15. مجھے خوشیاں مل رہی ہیں اتنی اور تم مجھے خوشیاں دینا چاہتے ہو۔ یہ کیسی دوستی ہے۔
16. مجھے غم مل رہا نہیں آتے اور تم مجھے غم دینا چاہتی ہو۔ یہ کہاں کی دوستی ہے۔
17. باتیں بہت کرنی آتی ہے تمہیں۔
18. تمہیں بھی تو یہاں نہ جانا بہت آتی ہے۔
19. چلو دونوں کو کچھ نہ کچھ تو آتا ہے۔

Chapter # 3

3. سنو کیا دیکھ رہی ہو۔
4. تمہارے چہرے پر جنگ کے آثار۔
5. میں نہ صرف دنیا سے بلکہ تم سے بھی تمہارے لئے لڑ رہا ہوں۔ میں کب تک لڑتا رہوں گا۔
6. تم خود ہی تو کہتے ہو ہر شخص کسی نہ کسی عاذ پر لڑ رہا ہے۔ ویسے بھی تم میری سرحدوں پر حملے کرتے ہو میں اپنا بچاؤ بھی نہ کروں۔ آ کر کیا جانتے ہو تم۔
7. میں فتح کرنا چاہتا ہوں تمہیں۔
8. غلط فہمی! میرا جزیروں کو فتح کر کے کیا کرو گے تم۔
9. میں انہیں آباد کروں گا۔
10. باز نہیں آؤ گے تم۔
11. کبھی نہیں! میں تمہارے لئے لڑوں گا چاہے مجھے تم سے بھی لڑنا کیوں نہ پڑے۔
12. ایک بات یاد رکھنا۔
13. مجھے تمہاری کوئی بات نہیں بھولتی تم کہو۔
14. تم میری حمایت میں کبھی نہ بولنا لڑنا تو دور کی بات ہے۔
15. کیا کہنا چاہتی ہو۔
16. حمایتیں مجھے کمزور کر دیتی ہیں۔
17. تو جتنی وجوہ میں ٹٹے رہنے پاؤں بھائی روبرو میں تمہیں مایہ گی نہ دوں۔ یہ کیے ممکن ہے۔
18. میں اصل میں دو مخالفین سہ نہیں پاؤں گی جو تمہاری اک حمایت سے اٹھ کھڑی ہوں گی۔
19. تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں تمہارے واہموں خوف اور اندیشوں کے یہ جال توڑنے کے بجائے اپنی پٹائی توڑ دوں۔
20. لگتا ہے ساری زندگی نہ تم تجھ پاؤ گے اور نہ میں سمجھا پاؤں گی۔
21. غلط کہہ رہی ہو تم جان بوجھ کر پہلو تہی کر رہی ہو ورنہ یہ سارا مسئلہ تو سمجھ لینے سے اٹھ کھڑا ہوا

ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم میری کئی اُن کی ہر بات کو ایسے ہی سمجھ لیتی ہو جیسے میں تمہاری ہر کئی اُن کی کو سمجھ لیتا ہوں۔ ورنہ میں اتنا پامل تو نہیں کہ مسلسل تمہارے انکار پر بھی جھنجھیں۔

1. بات ادھوری کیوں چھوڑ دی۔
2. تم چوری سننا چاہتی ہو۔
3. ظاہر ہے ادھوری چیزیں ادھوری باتیں کس کو پسند ہوتی ہیں۔
4. مجھے تمہاری ادھوری چیزیں اور ادھوری باتیں بھی پسند ہیں۔
5. ”بھی پسند ہیں“ سے کیا مطلب۔
6. مختصر یہ جہاں آپ میں بہت ساری خامیاں ہیں تا وہاں کچھ خوبیاں بھی ہیں۔
7. شکر یہ
8. کس کا۔
9. ایسا سمجھنے والوں کا۔
10. اور ایسا نہ سمجھنے والوں کا۔
11. ان کا بھی۔
12. ان کا بھی کیوں۔
13. ظاہر ہے میں ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔
14. بالفرض اگر بگاڑ سکتیں تو.....
15. تو بھی نہ بگاڑتی۔
16. کیوں۔
17. ہم جب ستوار نہیں سکتے تو بگاڑنے کا حق بھی نہیں رکھتے۔
18. بس یہی تمہاری خوبی ہے۔
19. اور خالی۔
20. اس پر میں نے کبھی غور نہیں کیا۔ لیکن میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تمہارے اندر کی لڑکی تم سے زیادہ خوبصورت ہے۔

۱ تو میں بھی مانتی ہوں۔

۲ تو تم اسے چھپائے کیوں نہیں ہو۔

۳ مجبور ہوں۔

۴ کس سے۔

۵ حالات سے۔

۶ کیوں۔

۷ یہ تم ”کیوں“ بہت پوچھتے ہو۔

۸ چلو ”وچہ“ بتا دو۔

۹ بات تو ایک ہی ہے نا۔

۱۰ جیسے میں اور تم۔

۱۱ اوگاڑا تم ہر بات میں مجھے کیوں لے آتے ہو۔

۱۲ اس لئے کہ میں جہاں ہوں وہاں تم ہی تم ہو۔

۱۳ تم آگے کیوں نہیں بڑھ جاتے۔

۱۴ تم ساتھ نہیں دیتیں نہ کب کا میں دنیا فتح کر چکا ہوتا۔

۱۵ سختی بارتاؤں۔

۱۶ کچھ لوگ سفر کے لئے ہوتے نہیں موزوں

۱۷ اگھر صبر نہ بھی تو کہو

۱۸ کچھ راستے تنہا نہیں سکتے اسے کہنا

۱۹ سنو! میں ایک راستہ ہوں جس پر تم چل تو سکتے ہو قیام نہیں کر سکتے ان راستوں کو تم گھر نہیں

۲۰ بنا سکتے منزل تہاری کوئی اور ہے۔

۲۱ میں تمہارے سب اندیشوں اور مفروضوں کو غلط ثابت کر دوں گا۔

۲۲ کیا پتا اس وقت تک تم رہو یا میں نہ رہوں یا میں رہوں اور تم

۲۳ نہیں کوئی کہیں نہیں جائے گا۔ ہم دونوں یہیں ہوں گے میرے آگن میں تم خوشیوں کے

۲۴ پھول تہاڑی اور تمہارے آنچل کوتارے میں دوں گا۔

۱ دن میں بھی خواب دیکھتے ہو۔

۲ آنکھیں کھول کر دیکھتا ہوں اتنی جرأت ہے مجھ میں۔

۳ زندگی اتنی سہل نہیں ہوتی جتنا تم سمجھتے ہو۔

۴ زندگی اتنی مشکل بھی نہیں ہوتی جتنا تم سمجھتی ہو اور جتنا مشکل اسے بناری ہو۔

۵ جانتے ہو مجھے زندگی کے بوارے میں کیا ملا۔

۶ بناؤ میں بھی تو سنوں۔

۷ ایک حصہ خشکی اور تین حصے پانی۔

۸ تین آنسو۔

۹ ہوں۔

۱۰ جانتی ہو ہر انسان کی آنکھوں میں پانی کی ایک امانت رکھوائی جاتی ہے جو اسے امانت دوتا ہوتی

۱۱ ہے۔ کیا فرق پڑتا ہے اگر تمہارے پاس ذرا زیادہ امانت رکھوائی گئی ہے۔

۱۲ میں نسل میں تنگ گئی ہوں۔

۱۳ قسمت بھی گوانتا !

۱۴ میں نقد پر کی جس دلدل میں ہوں مجھے ہر جگہ پائوں نہ ماروں تو بھی نکل

۱۵ نہ پاؤں۔ خبر گئی تو حقیقت چلی جاؤں گی۔

۱۶ تم کیا کرتا چاہتی ہو۔

۱۷ پتا نہیں۔

۱۸ میں پوچھنا چاہتا ہوں کوئی منزل سے تہاری۔

۱۹ شاید نہیں! لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ مجھے کوشش کرنے کا بھی کوئی حق نہیں۔

۲۰ میں نے یہ سب کہا۔

۲۱ تم بہت کچھ نہ کہہ رہی کہہ جاتے ہو۔

۲۲ مطلب یہ کہ میری کہیں انہی سب باتوں کو تم سمجھ لیتی ہو مگر انجان بن جاتی ہو۔

۲۳ مجبور ہی ہے، کیا کیا جا سکتا ہے۔

۲۴ ایک تو تمہیں مجبور یاں بہت ہیں۔ کب تک ایسا کرتی رہو گی۔

- کچھ خواب ادھر سے رہتے ہیں
کچھ رزم کبھی سلتے ہی نہیں
- میں سامان کروں گا رفته رفته
تم بھی کاٹنے ہی دو گئے رزم سینے کو۔
- میرے بچوں بھی تمہیں کاٹنے لگتے ہیں۔
نہیں تمہارے کانٹے بھی بچوں ہیں۔
- تمہیں بتا ہے سیر لفظوں کی کچھ باتوں کی کچھ جملوں کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ لیکن بولے
جاتے ہیں اور ایتھے لگتے ہیں۔ اور شاید ضرورت ہوتی ہے ان جھوٹے سہاروں کی اور پتھروں
لوگوں یہ لفظ بہت اچھے آتے ہیں۔
- جیسے تم! لفظوں کا صحیح استعمال کرتے ہو اچھے میں جان ڈال دیتے ہو۔
اور بعض لوگوں کو بڑا کام حاصل ہوتا ہے جان لینے میں۔
- تم نے کبھی چاند کو گہنائے دیکھا ہے۔
جو خود گہنائے ہوں وہ چاند گہنائے دیکھ کر کیا کریں گے۔
- واہ کیا بات کہی ہے۔ دے دینے مجھ سے یہ امید نہیں تھی۔
بروقت ہر کسی سے ہر قسم کی امید رکھی جائے؟
- تم مجھ سے کیا امید رکھتی ہو۔
تم کوئی بھی موڑ سکتے ہو۔ تم کہیں بھی پلٹ سکتے ہو۔ کبھی بھی تم اپنی ان باتوں کو جذبہ جاتی
وقت اور ناگہی کہہ کر بنا سوری کیے نظر اڑ سکتے ہو۔ اور جمل ہو سکتے ہو۔ ہزار ہا قسم کی مجبوریاں
تمہیں پیچھے بنا سکتی ہیں یا بہت آگے لے جا سکتی ہیں۔
- یہ اوّل چاہو۔ یہاں تمہاری جان لے لوں۔
لو میں تمہیں اپنا خون معاف کرتی ہوں۔
- تو لے لوں تمہاری جان۔
باتھ پیچھے کہہ دو خردار میری گردن کی طرف بڑھو۔

- مجھے پتا تھا جو دل نہیں دے سکتا وہ جان کیسے دے سکتا ہے۔ کیا سوچنے لگیں۔
اب ایک بات میں کہاں تک دو ہزاروں۔
- ایک بات یا ایک فلسفہ۔
تجربہ حقیقتوں کو لوگ فلسفے کا نام دے لگتے ہیں۔ جب وہ لفظوں کا روپ دھارنے لگتی ہیں۔
- براہی تمہیں۔
مجھ میں برداشت کا مادہ بہت ہے۔
- Sorry
جہاں دوستی ہوتی ہے وہاں سوری کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اتنا بھی پتا نہیں تمہیں۔ آئندہ No
- Sorry no Thanks
جناہ سوری اور ٹھیکس وہی کہتا ہے جو احساس ہمسائی کوئی چیز رکھتا ہو۔ مجھے تو اچھا لگتا ہے
تھوڑی سی گنجائش نکل آتی ہے خوبصورت لمحوں کی۔
- اچھا باپ تم جیتے میں باری۔
Oh Really
- نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا۔
تھوڑی دیر خوش تو ہو لینے دیا کرو۔
- سوری۔
It's all right
- مذہ کیوں بنالیا ناراض ہو گئے۔
نہیں! فرض کرو میں انجلی تمہارے پاس سے اٹھ کر چلا جاؤں اور کبھی نہ واپس آؤں تو
- اک دن ایسا ہی تو ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہئے میں نے تمہیں دیا ہی کیا ہے۔
خوشی وہی ہو یا زدی ہو دکھ بہت دے دیے ہیں۔
- دکھ دینے والوں کو خوشیوں کا کیا حق۔
حق کی بات نہ کرو بات دور تک چلی جائے گی۔
- اور تم دور تک جانا نہیں چاہتے۔

۱۔ ہاں اکیلا جانا نہیں چاہتا تمہیں ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں۔
 ۲۔ میرے پاؤں میں بہت کانٹے ہیں میں چل نہیں سکتی۔
 ۳۔ صرف میرے ساتھ چل نہیں سکتیں دے دو دوڑتی بھرتی ہو۔
 ۴۔ کچھ تو ہی میرے درد کا مفہوم سمجھ لے۔
 ۵۔ کیا کروں تاکہ درد کا مفہوم سمجھ سکے کیا کروں جب کہ تم دکھ سینے کا حق بھی نہیں دیتی ہو۔
 ۶۔ بھلا دکھ بھی کوئی بانٹنے کی چیز ہوتے ہیں۔
 ۷۔ ٹھیک ہے تم آئندہ میرے دکھ نہیں بانٹنا سکتی مت پوچھنا ان درد کے لمحوں میں جب تمہارے لفظ مرہم ہوتے ہیں مجھے زندہ کر دیتے ہیں۔
 ۸۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسے لمحوں میں جب ایک انسان کو دوسرے کی ضرورت ہو اور دوسرا اس کے کام نہ آئے۔
 ۹۔ یہی تو کہنا چاہتا ہوں یہ کیسے ممکن ہے۔ لیکن تو مجھے ہر ممکن کو ناممکن بنانے پر مہم ہوئی ہو۔
 ۱۰۔ تم کیا سمجھتے ہو مجھے کاغذوں پر چلنے کا شوق ہے۔ کاغذ میں اپنی مرضی سے چھتی ہوں؟
 ۱۱۔ ایسا نہیں ہے لیکن بہت سارے عذاب تم نے خود اپنے لئے پال رکھے ہیں۔ تم اپنی دشمن خود کو مجھوں کو تو خاردار بھاری سمجھتی ہو۔
 ۱۲۔ تم کبھی مجھوں کے عرش سے اُتر دو تمہیں فرش کی نغزوں کا اندازہ ہو۔
 ۱۳۔ میں بھی وہیں رہتا ہوں جہاں تم رہتی ہو۔
 ۱۴۔ بظاہر ایسا ہی ہے مگر بہت فرق ہے۔ تم خواہوں کی دنیا میں رہتے ہو اور میری آنکھیں نیند کو ترستی ہیں۔
 ۱۵۔ تعبیریں پائے کیلئے خواب ضروری ہوتے ہیں۔
 ۱۶۔ میرا تو کوئی خواب بھی نہیں ہے۔ بس چند خیال ہیں تکیوں کے کچے رنگوں جیسے!
 ۱۷۔ پھر کیوں سنبھکتی ہو۔
 ۱۸۔ کیوں سنبھکتی ہوں۔ پتا نہیں۔
 ۱۹۔ یہی سمجھانا چاہتا ہوں تمہیں پہلے راستوں کا تعین کرلو پھر ان پر چلو۔
 ۲۰۔ زندگی کب مہلت دیتی ہے ان سوچے سمجھے راستوں پر چلنے کی۔

۱۔ زندگی کی جس گھٹیا پر تم سوار ہو اس کی باگ تمہارے ہاتھ میں ہے۔
 ۲۔ چاہکے تو تقدیر کے ہاتھ میں ہے جدھر چاہتی ہے اس کو باگ کے لے جاتی ہے۔
 ۳۔ تدبیر بھی کوئی چیز ہوتی ہے بی بی۔
 ۴۔ تقدیر والوں کی تدبیریں کا سیلاب ہوتی ہیں ہر کسی کے ہاتھ کب یہ خزانے نکلتے ہیں۔
 ۵۔ اوہ! میرے خدا... تمہیں سمجھانا بہت مشکل ہے۔
 ۶۔ اپنا ہاتھ دکھاؤ ذرا۔
 ۷۔ میں کسی کو اپنا ہاتھ نہیں دکھاتا ذرا تا ہوں وہ میرے ہاتھ کی لکیروں میں تیرا نام نہ پڑھ لے اور یہ نہ سہیدے تو اسے پا لگے۔
 ۸۔ بد تمیز۔
 ۹۔ شکر ہے!
 ۱۰۔ بات کیا ہو رہی تھی اور تم شاعری کرنے لگے۔
 ۱۱۔ ویسے "ہائی داوے" تم دیکھنا کیا چاہتی ہو۔
 ۱۲۔ یہی کہ تمہارے ہاتھوں کی لکیریں ایک جیسی ہیں یا مختلف اور مختلف ہیں تو کیوں اور ایک جیسی ہیں تو کیوں۔
 ۱۳۔ اب اس پر تحقیق نہ کرے لگ جانا جاگاری اچھی ہوتی ہے مگر کچھ باتوں کا نہ جانا بھی برا نہیں۔
 ۱۴۔ تم میری توجہ ادھر سے ہٹانا چاہتے ہو۔
 ۱۵۔ سمجھ دار ہو گئی ہو۔
 ۱۶۔ تمہاری صحبت کا اثر ہے۔
 ۱۷۔ دکھائے کی صحبت اپنا رنگ دیر نہ دیر سے آہستہ آہستہ۔
 ۱۸۔ بد تمیز۔
 ۱۹۔ شکر ہے!
 ۲۰۔ تمہیں یاد ہے وہ غزال جو میں نے پچھلے ہفتے تمہیں لکھ کر دی تھی۔
 ۲۱۔ وہی... جو تم نے غزال سے لکھنے پر اصرار کیا تھا۔
 ۲۲۔ ہاں وہی...!
 ۲۳۔ تم لکھنے کیلئے زیادہ تر غزل کا استعمال کرتی ہو کیوں۔

۱۱ شایہ اس لئے کوئی حرف آ حرف آ نہیں ہوتا۔

۱۲ ابھی منطق ہے لیکن تم اسے اپنی کم قوت ارادی اور کم اعتمادی بھی کہہ سکتی ہو۔

۱۳ تم چین سے نکھٹے ہوتا۔

۱۴ ہاں! اور اس اعتماد کے ساتھ کہ جو کچھ دیا سو لکھ دیا۔

۱۵ اُن کی منہ تاہو تو کیا کرتے ہو۔

۱۶ لکھ رہنے کی عادت تمہیں ہے مجھے نہیں۔

۱۷ لکھ کر پھاڑنے کی عادت تو ہے تمہیں وہ مجھ میں نہیں۔

۱۸ بات تو ایک ہی ہے تاکہ کر مٹا دیا جائے یا پھاڑ دیا جائے۔

۱۹ کہاں ہے ایک نیا بات مٹانے ہوئے لفظ دو بار دیکھ سکتے ہیں۔ نکلے نکلے کا بچ اور

۲۰ کاغذ کو چٹائیں جاسکتا۔ دونوں ہی ذہنی کر دیتے ہیں۔

۲۱ مجھے اندازہ نہیں تھا اس کا۔

۲۲ ہو جائے گا جب کسی نے تمہارے لفظ کو نکلے کر کے تمہیں پہ دے مارے تو۔

۲۳ چوٹ لگی ہے کیا۔

۲۴ ایسی ویسی بھول گئے کیا۔۔۔

۲۵ کیا یاد دلاتا چاہتی ہو۔

۲۶ ایک ہی بات تمہیں غصے میں دیکھا تھا اور..... مجھے اس ایک لمحے کی وحشت نہیں بھولی۔

۲۷ کیا کہوں اب تمہیں۔

۲۸ کچھ مت کہنا اس کا کوئی مداوہ نہیں ہے۔

۲۹ عذاب جھلیقی ہوا درتبا جھلیقی ہو پانت لیا کرو۔

۳۰ یہ ثواب تو نہیں یہ خوشیاں تو نہیں ہوتیں کہ انہیں ماننا جائے۔ بننے والی چیزوں کا بڑا درد ہوتا ہے۔

۳۱ تمہارے پاس ویلیس ہیں۔

۳۲ اور تمہارے پاس تاوٹیں۔

۳۳ چلو دونوں کے پاس کچھ نہ کچھ تو ہے۔

☆☆☆

Chapter # 4

۱ اُف..... اتنی خاموشی وحشت ہو رہی ہے۔

۲ عادی ہو جاؤ گے ان وحشتوں کے۔

۳ اپنا عادی بنا کے اب وحشتوں کا عادی بنانا چاہتی ہو۔

۴ تمہیں قدم اٹھانے سے پہلے دیکھ لینا تھا کہ یہ رست کن صحراؤں میں جا کر رکتا ہے۔

۵ مجھے تو اس رستے پر چم چاتیں ہوئی نظر آئیں اور میں تمہارے پیچھے ہولناقی صدا میں دیں تم

۶ چم کے کسی گلوں کی دھن میں تکیں جاری تھیں کہ مڑ کے دیکھنا نہیں۔

۷ میں تو ہمزاد کا دکھ لئے جاری تھی اپنی ہی لاش اپنے کانہوں پہ اٹھائے کہ تمہاری آوازوں

۸ نے چرنگا دیا۔ بہت جا چکا مڑ کے نہ دیکھوں مگر اب رکوا ہی چکے ہو تو کہو کیا بات ہے۔

۹ میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر چلنا چاہتا ہوں بس دو قدم پیچھے آنا ہو گا تمہیں۔

۱۰ پیچھے آ کے جا کے بھی کوئی پیچھے آتا ہے۔

۱۱ کوئی خلوص سے پیار سے پکارے تو بھی نہیں۔

۱۲ فرامز کے دیکھو تو کوئی خلوص اور پیار سے اک پکارنے والے کے پیچھے دینا ہاتھ میں بھر لئے

۱۳ کھڑی ہے۔

۱۴ ان پتھروں سے ڈرتی ہو ان رنخوں سے گھبراتی ہو۔

۱۵ روح کے رنخوں سے ڈرتی ہو جسکی نہیں بھرتے۔

۱۶ بے فکر ہو یہ پتھر تمہیں تھنے سے پہلے مجھے ذہنی کریں گے۔

۱۷ میں تمہیں ہی تو ذہنی نہیں دیکھنا چاہتی۔

۱۸ تم چاہتی کیا ہو۔

۱۹ میں تمہیں راستہ دینا چاہتی ہوں آگے نکل جانے کا۔

۲۰ تم کیا سمجھتی ہو میں نے تمہیں رکوا کے یہی کہا تھا مجھے آگے جانے کا راستہ دو۔ بگلی میں نے

۲۱ تو ان رستوں کو منزل کر لیا ہے۔

۱۱ اٹو! نہ تمہیں میرا خیال ہے نہ انا۔ یوں رتنے میں لئے کھڑے ہو۔

۱۲ کہیں چل کے بیٹھیں۔

۱۳ تم صرف میری سوچوں تک آئے ہو میرے دل کے دروازے بنو زہد ہیں۔

۱۴ چلو سوچوں تک تو آئے۔

۱۵ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں سوچوں پہ پیر ہٹا بھی جاتی ہوں۔

۱۶ کاش کہ میں بھی ایسا کر سکتا۔

۱۷ بہت سے کام بہت سوں کیلئے نہیں ہوتے۔

۱۸ سنو میں بٹکیں دیتا رہوں گا۔

۱۹ سرور سرور دینا مجھے بھی دیکھنا ہے کہ دوسروں کی طرح جواب نہ ملے پر تم بھی لوٹ

جاتے ہو یا آگے بڑھ جاتے ہو یا

۲۰ میں جانے والا نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں اندر کوئی ہے جو کھڑکی سے جھانکتا ہے ہاتھ سے

لوٹ جانے کا اشارہ کرتا ہے مگر آنکھوں میں امید کی قدیں لیے کھتا ہے تاجا !

۲۱ دیکھتے ہیں کون جیتنا کون ہارتا ہے۔

۲۲ گلی شرط۔

۲۳ اس شرط پہ کھینوں گی بیابان کی بازی

۲۴ اگا ہر دھڑ تو تمہیں آتا ہی ہوگا۔

۲۵ ہاں آتا ہے۔

۲۶ تمہاری بیٹی باتیں تو

۲۷ خدا را! میری باتوں میں سے آ جانا میں تو یونہی کئی دہائی ہوں۔

۲۸ زہر تلے ہیں مجھے ایسے لوگ جنہیں دوسروں کے احساسات کی پروا نہیں ہوتی۔

۲۹ گویا تم کہنا چاہتے ہو کہ.....

۳۰ ہاں میں۔ یہی کہنا چاہتا ہوں۔

۳۱ شکر یہ

۳۲ دیکھ.....! ناراض ہو گئی ہو۔

۱۱ تمہیں کس نے کہا۔

۱۲ تمہاری خاموشی نے تمہارا لہجہ غلطی کھا رہا ہے کہ.....

۱۳ مجھے کیا حق کسی سے ناراض ہونے کا۔

۱۴ بچی! یہ چچو تمہیں کون سا حق نہیں ہے۔

۱۵ ہر اقتدار دے کر بے اختیار کر دیتے ہو عجیب منطق ہے تمہاری۔

۱۶ تمہارا بھی تو کبھی کبھی گلتا ہے پوری کی پوری سمجھ آگئی ہو اور کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ تم کوئی اور

ہو وہ نہیں ہو جسے میں جانتا ہوں۔

۱۷ جانے کس کے دھوکے میں تم مجھ تک آئے ہو جانے مجھ میں تم کے تلاتے ہو۔ کبھی کبھی تم

سے ڈر لگتے لگتے تم پر ایسے نہیں ہو جیسے نظر آتے ہو تمہارے اندر کوئی اور ہے جو !

۱۸ کیورک کیوں گئیں۔ کل میں تمہارے اندیشوں کو غلط ثابت کر دوں گا تو تم جان لو گی کہ

۱۹ کل کی کسے خبر۔

۲۰ خیر چھوڑا تمہارا کہنا تو تمہیں کسی نے سکھایا ہی نہیں۔

۲۱ میں سکھانا بھی نہیں چاہتی۔

۲۲ یوں..... کیا کاڑا ہے اس نے تمہارا۔

۲۳ اس نے کسی کا سنوارا بھی کیا ہے۔

۲۴ میں کسی کی نہیں تمہاری بات سر رہا ہوں۔

۲۵ تم میری بات نہ ہی کر دو اچھا ہے۔

۲۶ میں اگر صرف تمہاری ہی بات کروں تو پھر۔

۲۷ تو اپنا وقت ہی ضائع کر دو گے۔

۲۸ انفارمیشن کا شکر یہ۔

۲۹ مزید شکر یہ کہ موقع دیں گے آپ۔

۳۰ مطلب۔

۳۱ مطلب یہ کہ مزید آپ کو آپ کے نفع نقصان کا بتا دوں اگر.....

۳۲ کبھی اپنے نفع نقصان کا بھی سوچا ہے تم نے۔

۱۔ چلو بانٹ لیتے ہیں نفع تمہارا نقصان میرا۔

۲۔ ہاتھ تمہارے جھٹڑیاں میری۔

۳۔ گویا پاؤں میرے بیڑیاں تمہاری۔

۴۔ نہیں! پاؤں تمہارے بازبیں میری۔

۵۔ پلیز پلیز دائرے غلے نہ کرو میرا دم مجھے گستا ہے۔

۶۔ ترخہ را بہت جلدی جاتی ہو۔

۷۔ قسمت ہی ایسی پائی ہے کہ.....

۸۔ خدا را بخش دو قسمت کو۔

۹۔ قسمت سے کہو نا کہ مجھے بخش دے۔

۱۰۔ کیا۔

۱۱۔ تم۔

☆☆☆

Chapter # 5

۱۔ یہ کیا۔

۲۔ بھول۔

۳۔ خوبصورت ہیں۔

۴۔ انہیں چھو کے اور خوبصورت کر دو۔

۵۔ پرتیز..... کس کے لئے ہیں۔

۶۔ یہاں تمہارے ہواؤں ہے۔ بہت دور سے لایا ہوں تمہارے لئے۔

۷۔ کیوں۔

۸۔ آج تمہارا منہ منہ دن ہے نا۔

۹۔ ارے ہاں! مجھے تو۔ یاد ہی نہیں رہا۔

۱۰۔ جھوٹ۔

۱۱۔ یقین کرو۔

۱۲۔ پتا ہے یہ دن انسان کیوں بھولتا ہے۔

۱۳۔ کیوں۔

۱۴۔ تاکہ کوئی اور یاد دلائے۔

۱۵۔ اچھا ایسے مجھے پتا نہیں تھا۔

۱۶۔ یہ بھی جھوٹ جھوٹ بول کے مسکراتی اچھی لگتی ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ جھوٹ بولتی

جاؤ۔

۱۷۔ تعریف کا شکر یہ اور پھولوں کا بھی۔

۱۸۔ تکلف نہیں۔

۱۹۔ ہوں..... جسمیں بھی رسم دینا بھانا آگئی۔

۲۰۔ جی.....! رسم دینا نہیں رسم دل بھانا آگئی۔

- تم چاہتی کیا ہو۔
- انہیں لوگوں کا دیا ہوا دھاک جس کا ایک سر امیرے پاس ہو تو دوسرا صرف تمہارے پاس۔
- تو تم کیا سمجھتی ہو ان دوسروں کے درمیان دنیا نہیں آئے گی۔
- آئے گی مگر ہم اپنی دنیا نہیں بدل لیں گے تم میری دنیا سنہال لینا میں تمہاری دنیا کو اپنالوں گی رسی بچ کی دنیا تو اس کی کون پرواہ کرتا ہے۔
- تو گویا کہیں بھی جانے سے پہلے مجھے نہیں۔
- جی۔ بصورت دیگر آپ خود مددگار ہوں گے۔
- لیکن تم میری مجبوریاں تو سمجھتی ہو نا۔
- میں تمہاری مجبوریاں سمجھتی ہوں مگر کسی کو سمجھا نہیں سکتی یہ کام تمہیں خود کرنا ہو گا ورنہ
- ورنہ مجھے تنہا ہی جینا ہو گا یہی کہنا چاہتی ہو نا۔
- کوئی تمہا نہیں رہتا۔
- میں تمہیں تنہا ہی جی کر دکھاؤں گا۔
- میں اس ادا ت بھی ہوں آشنا
تجھے جس کا اتنا غرور ہے
میں دنیا ہر نیوے بغیر بھی
مجھے زندگی کا شور ہے
- کتنے نظموں کا ثواب ملے گا تمہیں گھر آ باد ہونے سے پہلے دل برباد کرنے کا۔
- محبت میں نفع نقصان نہیں دیکھا جاتا۔
- گو یا تم کہنا چاہتے ہو کہ محبت اذھی ہوتی ہے۔
- اجدا اپنی نظم ”عمری سیر حیاں“ میں کہتا ہے
- کچھ بھی دنیا کے پرکھے بنا مان لینا نہیں
- اجد کو چھوڑ دے تاؤ تم کیا چاہتی ہو۔
- میں نے کیا چاہتا ہے۔ ایک بات سمجھنا چاہتی ہوں جو تم مجھے نہیں۔
- تمہاری اس بات کے علاوہ مجھے تمہاری ہر منطق سمجھ میں آ جاتی ہے۔

- تم اب نہیں سمجھنا چاہتے تاؤ تو تم تمہیں خود ہی سمجھا دے گا۔ وقت سمجھنا نا خوب جانتا ہے۔
- میں اس سزا کے لئے بھی تیار ہوں جو خطا میں نے نہیں کی۔
- ذرا اپنے علاوہ اس انجمنی ہستی کا بھی سوچ لیا کرو جو۔
- اے میرے تاج۔۔۔ خدا کیلئے بھی مجھ سے بھی پوچھ لیا کر میں کیا چاہتا ہوں کیا سوچتا ہوں میرے ارادے کیا ہیں۔ میں کیا کر رہا ہوں اور میں کیوں اور کس کیلئے کر رہا ہوں۔
- میں سب جانتی ہوں اور قدر بھی کرتی ہوں۔
- ایک بات پوچھوں۔
- ایک سو ایک پوچھو۔
- ایک کا ہی صحیح جواب دے دو تو میں کسی کنارے نہ لگ جاؤں۔ خیر! یہ تاؤ تم مجھ سے محبت کرتی ہو کہ نہیں تمہیں مجھ سے پیار ہے کہ نہیں۔
- پہلے تم تاؤ۔
- کیا۔
- یہی کہ تم۔۔۔
- ہاں میں تم سے پیار کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔
- مجھے نہیں پتا کہ میں تم سے پیار کرتی ہوں یا نہیں لیکن یقین رکھو میں تمہاری بہت قدر کرتی ہوں۔
- اس سے مجھے کیا فائدہ۔
- اس کا فائدہ تمہیں یہ ہو گا کہ اگر وقت حالات نے کبھی مجھے تمہارے ہاتھوں میں تھما دیا تو تم مایوس نہیں ہو گے مجھے خود سے بڑھ کر ہی پاؤ گے۔
- یہ تو تمہاری مجبوری ہوگی۔
- نہیں یہ مجبوری نہیں ہوگی اصل میں میں تو اہر کا کلزا ہوں جسے ہوا میں اڑا نہ لے گئیں تو سورج کے سامنے آ کے تھماؤں تم کم کروں گی اور غم کی گرہ کو کن من کن برس کر ختم کر دوں گی۔
- کاش ایسا ہی ہو۔

ایک بات پوچھوں۔

ضرور پوچھو۔

کیا تم نے محبت کی ہے کچی محبت کچ کچ جاتا۔

جتا تو چکا ہوں۔

میرے ملا دو مجھ سے پہلے۔

کچ سننا چاہتی ہو یا جھوٹ۔

جھوٹ سے مجھے نفرت ہے کچ بولے والوں کی عزت کرتی ہوں۔

اس مسئلے میں تم مجھ سے کیا توقع رکھتی ہو۔

تم وہ انسان ہو جس پر شک ہے کہ تم کبھی مجھ سے جھوٹ نہیں بولو گے۔

میں کوشش کروں گا کہ تمہارا مان نہ ٹوٹے۔

پلیز مجھ پر اتنا رحم کرنا کہ تم اُس مجھے زبردستی دینا چاہو تو بتا دینا میں اپنے ہاتھوں پی لوں

کی کمر۔

تم مجھے میرے کچ کا صلہ کیا دو گی۔

تم کیا چاہتے ہو۔

شکر خدا کا آج تم نے بھی پوچھا کہ میں کیا چاہتا ہوں۔

اچھا اب ہنسی سے نہ اُتر جانا اور کچ جاتاؤ۔

جانے تم میرے بارے میں کیا سوچو۔

اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے سمجھتی ہی نہیں۔

یہ بات نہیں ہے۔ اچھا پہلے تم یہ بتاؤ محبت کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔

میرے ہاں محبت بہت وسیع معنوں میں پائی جاتی ہے۔

ایک شخص سے محبت کے بارے میں پوچھ رہا ہوں صرف اسی سے تعلق ہونا چاہئے یا۔

نہیں! اس شخص سے متعلقہ ہر شے سے محبت ہی اصل محبت ہوتی ہے اور دوسری بات

یہ کہ انسان جسے چاہتا ہے اس کے بارے میں ساری معلومات ہونی چاہئے مگر یاد رہے کہ

مداخلت نہیں۔

تمہاری معلومات ٹھیک ہیں مگر کچ یہ ہے کہ وہ پچھتا تھا۔

یاد آتی ہے۔

کبھی کبھی۔

میں ڈھونڈ کے لا دوں تو۔

تمہاری بے وقوفی ہی ہوگی میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا۔

نہیں سوچا تو اب سوچ لو۔

پلیز۔۔۔۔۔!

خیر اسے چھوڑو ایک اور ہستی ہے جو تمہیں چاہتی ہے تم اس کے بارے میں کیوں نہیں

سوچتے جب کہ وہ تمہاری پہنچ سے دور نہیں۔

اس کے علاوہ کبھی بہت پس منکر میں نے جو سوچا تھا سوچ لیا۔

سوچوں کی چٹانوں کو وقت بڑی آسانی سے پاش کر دیا کرتا ہے۔

اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ انسان سوچے بھی نہیں۔

ناجی! میں نے کب یہ کہا بلکہ ہم تو اس خیال کے حامی ہیں کہ سوچو اک تاکہ دن کچ

کچ کا تاج محل بن جائے گا۔

تمہیں تاج محل بہت پسند ہے۔

میرے خیال میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جسے تاج محل پسند نہ ہو۔

مگر تمہاری پسند کی کیا وجہ ہے۔

چاہئیں میں نہیں جانتی بس پسند ہے اتنا جاتا ہے۔

لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔

انسان جو چیز پسند یا نا پسند کرتا ہے اس کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔

تم بس اتنا جان لو میرے شوق صرف شوق ہیں میری کمزوری نہیں۔ بعض چیزیں جو میری

کمزور ہیں اللہ کا شکر ہے کہ وہ میری مجبوری نہیں۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر

نہیں شاید تمہیں کوئی ڈاؤٹ ہے۔

- نہیں بس میری ایک خواہش ہے تمہاری ہر خواہش پوری کروں۔
 یہ جانتے ہوئے بھی کہ۔
 ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
 ہاں یہ جانتے ہوئے بھی کہس سوچی میں پڑ گئیں کن اُلجھنوں کو بٹھائے لگئیں۔
 مجھے بہت اُلجھن ہوتی ہے جب کوئی میری وجہ سے خواہناوشکل میں پڑے۔
 خواہناوشکل کی باتیں مت سوچا کرو۔
 سوچوں پہ پابندی تو نہیں لگاؤ جاسکتی نا خواہوں پر پیرے تو نہیں بٹھائے جاسکتے نا۔
 بالفرض اگر ایسا ہو جاتا تو
 تو میں خواہوں کی حدود متعین کر دیتی ہر کوئی اپنا خواب دیکھے اپنے آپ کو دیکھے کسی دوسرے
 کو نہیں۔
 خواب انسان ہمیشہ اپنے متعلق ہی دیکھتا ہے مگر دوسرے کے حوالے سے۔
 انسان اتنا مجبور کیوں ہے۔
 یہ تو مجھے نہیں معلوم مگر۔ یہ ہے کہ بس مجبور ہے۔
 کتنے دکھ دیتے ہیں وہ خواب جو اُدھر سے رہ جاتے ہیں جنہیں برسوں کی نیندیں بھی مکمل
 نہیں کر سکتیں۔
 پورے خواب بھی کہاں تکہ دیتے ہیں جب قسمت میں دکھ ہوں۔
 ایک بات یاد رکھنا۔ خواب پورے ہوں یا اُدھر سے رہ جائیں کام ہمیشہ دوست ہی آتے ہیں۔
 دکھ بھی تو ہی دیتے ہیں۔
 تم تصویر کا تاریک پہلو کیوں دیکھتی ہو روشن پہلو پہ نظر کیوں نہیں رکھتیں۔
 بس دل ہی نہیں چاہتا مصنوعی روشنیوں سے بیکسلے کو۔
 مصنوعی روشنیوں۔
 ہاں اُبلے دھو کے کھانے کو۔
 یہ زندگی کی مجبوری ہے بہت سارے جھوٹ ہم جانتے ہو جیسے قبول کر لیتے ہیں ہنسی خوشی کہ
 اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔

- ارے میں تو بونہی مذاق کر رہی تھی حالانکہ میں جانتی ہوں کہ۔۔۔ چھوڑ دو کوئی اور بات کرو۔
 زندگی بونہی گزر جائے گی کوئی اور بات میں اور اصل بات کہیں بچ میں ان کی رو جائے گی۔
 کیا فائدہ دیکھی باتوں کا جو پیلے سن لی جائیں اور بعد میں پچھتانا پڑے۔
 لیکن یہ باتیں پیلے ہی ابھی نکلی ہیں بعد میں کہنے کی چٹائیں فرصت ملتی بھی ہے کہ نہیں۔ ان
 میں وہ سن رہتا ہے کہ نہیں تمہیں پتا ہے بہت برا ظلم ہے کسی بات کو اس وقت نہ کیا جائے
 جب اسے کہنا چاہیے۔
 یہ ظلم تو عام ہے۔
 خاص ہوتا چاہیے کیا۔
 سختی بڑی زیادتی ہے نا جن لوگوں کے دیکھنے کو اُلجھیں ترستی ہیں انہیں وہ برسوں کی
 آنکھیں دیکھتی رہتی ہیں اور جن کو دیکھنے نہ دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ دھیرے آنکھوں
 سے نکراتے پھرتے ہیں میں تو آنکھیں بند کر لیا کرتی ہوں اس زیادتی پر۔
 اس سے زیادتی ختم ہو جاتی ہے کیا۔
 نہیں بلکہ کوئی چیز دل کے اندر ٹوٹی محسوس ہوتی ہے۔
 زندگی اسی کا نام ہے۔
 کیوں۔ زندگی اسی کا نام کیوں ہے۔
 یہ زندگی سے پوچھو۔
 کبھی ہاتھ تو آئے۔
 شاید اسی لئے تو ہاتھ نہیں آتی میں چٹا ہوں۔
 کہاں چل دیے۔
 تمہیں پتا ہے کہ مجھے جاتا ہے مجبوری ہے یقین جانو۔ دل نہیں مان رہا مگر۔
 جاؤ۔ ہنسی خوشی جاؤ اور اس دعا کے ساتھ کہ خدا کرے زندگی کے ہر جہاد میں آخری اور
 جیتنے تمہاری ہو۔
 وہ کیوں جو میں سننا چاہتا ہوں۔
 کیا۔۔۔ میں کیا کہوں۔

۱۔ میں تمہارے دوغلے پن سے بہت عاجز ہوں۔
 ۲۔ میرے دوغلے پن سے۔
 ۳۔ تمہاری آنکھیں جو کبھی ہیں تمہاری زبان کبہ کیوں نہیں دیتی۔
 ۴۔ آنکھیں مجبور ہیں شاید اس لئے۔
 ۵۔ کیسی مجبوری۔
 ۶۔ جانتی ہیں شاید کہ ان کی کوئی منزل نہیں ہے لہذا رستوں کو جانے سنوارنے میں لگ گئیں
 یادوں کی شجر نگاری کر رہی ہیں کہ ... سستانے کو یادوں کے سہی کچھ سائے تو ہوں گے۔
 ۷۔ چلو تمہارے پاس کچھ سائے تو ہوں گے۔
 ۸۔ ہاں تپتے سائے ڈھل جانے والے سائے۔
 ۹۔ میں بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔
 ۱۰۔ کچھ نہ کہنا کہ تمہاری خاموشی تم سے اچھا کہتی ہے۔
 ۱۱۔ ہاں۔۔۔ شاید مصلحت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ...
 ۱۲۔ کسی عقلمند نے کہا ہے کہ ایک مصلحت کیلئے اظہار نہ کرنا بہت بڑی بے وفائی ہوتی ہے۔
 ۱۳۔ اس عقلمند کو اس دور کے انسانوں کی مجبوریوں کا پتا نہیں ہوگا۔
 ۱۴۔ پہلے میں سوچتی تھی کہ معذور انسان کو محبت نہیں کرنی چاہئے کہ یہ اگلے کے ساتھ ظلم کی بات
 ہے اور اب تو یہ خیال آتا ہے کہ مجبور انسان کو تو محبت کرنی ہی نہیں چاہئے کہ یہ بے باک صرف
 اگلے کے ساتھ بلکہ یہ تو اپنے ساتھ بھی ظلم ہوتا ہے۔
 ۱۵۔ شاید ٹھیک کہتی ہو تم کبھی کبھی تو میں سوچتا ہوں کہ شادی سے پہلے لوگ محبت کا دیاں کیوں
 پال لیتے ہیں۔
 ۱۶۔ جو دکھ درد قسمت میں ہوں انہیں کون روک سکتا ہے۔
 ۱۷۔ تم محبت کو "دکھ" کہہ رہی ہو۔
 ۱۸۔ نہیں "دکھ" کو "محبت" کہہ رہی ہوں۔
 ۱۹۔ یہ محبت ہے کیا۔
 ۲۰۔ شادی سے پہلے اپنے اور دوسرے کے ساتھ دھوکہ۔

۱۔ اور شادی کے بعد۔
 ۲۔ مجبوری۔
 ۳۔ یہ پہلی کھری کچی محبت کب کہاں اور کیسے ہوتی ہے۔
 ۴۔ پتا نہیں بہر حال اس سے اچھی تو نفرت ہی ہوتی ہے جب بھی کہ نفرت ہی ہوتی ہے نہ
 دھوکہ نہ مجبوری۔
 ۵۔ خیر چھوڑو یہ بتاؤ تمہاری دہشتوں کا کیا ہوگا۔
 ۶۔ وحشی بن کر کبھی اپنی ذات کے جنگل میں اور کبھی تمہارے گلستان میں جا بیٹھیں گی۔
 ۷۔ جنگل میں کیا ملے گا۔
 ۸۔ اندیشے۔
 ۹۔ گلستان میں کیا ملے گا۔
 ۱۰۔ امیدیں ... کبھی میں خود سے الجھتی ہوں تو الجھتی چلی جاتی ہوں کہ میں نے جو زندگی میں
 پہلی بار اور ڈرتے ڈرتے جھوٹو رابا بہت اعتماد کیا ہے پتا نہیں مجھے اس کا خمیازہ کیا جھکتا پڑے
 کفار و کیا ادا کرنا پڑے۔
 ۱۱۔ تم اندیشوں کو اپنے دل سے نکال کیوں نہیں دیتیں۔
 ۱۲۔ نکلنے ہی نہیں دھرم مارے بیٹھے ہیں مجھے بھی اٹھنے نہیں دینے ایسی محفل جمائی ہے۔
 ۱۳۔ بہر حال تم مجھ سے کیا سننا چاہتی ہو اس سلسلے میں۔
 ۱۴۔ اعتبار اعتماد کے لئے بہت نازک ہوتے ہیں مقدس ہوتے ہیں میں ہر قیمت پر ان کے
 تقدس کو قائم رکھنا چاہتی ہوں۔ اس سلسلے میں مجھ کو ہر گھڑی اقرار چاہئے۔
 ۱۵۔ لکھ کر دے دوں۔
 ۱۶۔ اب اتنی جی بے اعتباری نہیں۔
 ۱۷۔ اعتبار کا شکر یہ۔
 ۱۸۔ ایک بات تو بتاؤ تم جو اتنی اتنی دیر تک مجھ سے الجھتی رہتی ہو اتنی دیر تک مجھے برداشت
 کرتی ہو اسکا نہیں جانتیں۔
 ۱۹۔ اصولاً تو ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔

یعنی ایسا نہیں ہے۔

ظاہر ہے۔

کیوں۔

شاید مجھے ضدی ہوگئی ہے تم سے۔

ضد اور مجھ سے۔

چنانچہ تم سے خود سے یا پھر دنیا سے۔

بھلا وہ کیا۔

ہے تمہارے متعلق گمراہ سلسلے میں تم اپنے سے بھی زیادہ پر غلوس اور بے غرض مجھے پاؤ گے۔

گمراہی تو چلے۔

تمہیں کامیاب اور بہت کامیاب دیکھنے کی ضد۔

کونسا نوکھا استعمال کروگی۔

محبت کا۔

گو یا تم مجھ سے.....

میں میرا مطلب ہے کہ.....

تھوڑا سا خوش تو ہو لینے دیا کرو۔

تم چہ نہتے ہونا میں محبت کسے کہتی ہوں۔

ہاں جانتا ہوں پانی کو جسے جس رنگ کے سانچے جس شپ (Shape) کے سانچے میں

ڈالو وہی رنگ اور وہی شپ (Shape) اختیار کر لیتا ہے۔

جی.....

تو محترمہ نے کس سانچے میں ڈھالی ہے ہماری محبت۔

دوستی۔

بے غرض بے لوث جس میں تمہیں چھوڑ سکوں نا.....

نہ کر رہے ہو۔

تم مجھے یہ بتاؤ ہمارے سانچے ہمارے معاشرے میں ایک لڑکی اور ایک لڑکے کی دوستی کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔

کیا کہنا چاہتے ہو۔

کہ تم میری محبت کو قبول کرلو۔

میں نے تمہاری محبت کو ٹھکرایا کب ہے۔ میں نے تمہاری محبت کو دوستی کے مقدس سانچے میں قبول کیا ہے۔

تین دفعہ کہہ دو قبول کیا ہے قبول کیا ہے قبول

بد تمیزی نہیں کرو۔ تم بات کو کہاں سے کہاں لے جا رہے ہو۔

خیر چھوڑو! یہ محبت تو خواہ مخواہ میں ٹپک پڑی ہم کیا بات کر رہے تھے۔

کامیابی کی۔

ہاں تو آپ بات کر رہی تھیں ہماری ناکامی کو کم کرنے کی۔

میں تمہاری کامیابی میں اضافہ کرنے کی بات کر رہی تھی۔ یہ ناکامی کہاں سے آگئی۔

بات تو ایک سی ہے نا۔

بڑے زور نہیں۔

خیر چھوڑو یہ بتاؤ کہ کب سے کوشش کر رہی ہو۔

چنانچہ۔

کوئی کامیابی ہوئی۔

کبھی کبھی تو نکلتی ہے۔

مزید کوئی اُمید ہے۔

اُمید نہیں یقین بھی ہے صرف تھوڑا سا تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے۔

بھلا میں کیا کر سکتا ہوں۔

تمہارے کرنے کو بہت کچھ ہے۔

خیر یہ بتاؤ پھر کیا کرو گی۔

تمہیں تمہارے حوالے۔

تو مریا تب تک میں تمہارے حوالے۔

مجبوری ہے۔

کس کی میری یا تمہاری۔

جس کی بھی ہو میں تب تک تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی۔

اور اگر میں اس کے بعد بھی نہ جانا چاہوں تو

تو . . . تو تمہاری مرضی !!

یہ سب تم کیوں کر رہی ہو۔

جو چیز ہماری ہے ہمیں اسے جانے سنوارنے کا حق ہے۔

تمہیں کیا پتا اس حق سے میں نے خود کو خود ہی محروم کیا ہو۔

ممكن ہے۔

تو پھر . . . !

ازالہ ممکن ہے۔

شکر ہے آج تم نے بھی ممکن کی بات کی اور ایک دفعہ نہیں دو دفعہ !

بس اتنی سی بات سے خوش ہو گئے۔

یہ اتنی سی بات نہیں ہے۔

کھڑی ہے تمہارا پاس۔

گھڑی وہ پہنچتے ہیں جنہیں وقت کی قدر ہو اور ہم ظہر سے سدا کے بے قدر ت۔

نہ میرے پاس ہے دیر ہو رہی ہے تمہیں کسی کوئی آف کرنے جاتا ہے۔

ہمیشہ دیر کرتا ہوں۔

مگر اس بار نہ کرنا کوئی داؤ پر لگا ہوا ہے۔

کوشش کروں گا۔

ویسے عادتیں اتنی جلدی جاپا نہیں کرتیں۔

شاید کسی کے آنے کی منتظر ہوتی ہیں۔

بہت باتیں کرنی آگئی ہیں تمہیں۔

تمہی نے سکھائی ہیں۔

یعنی میری جلی مجھے سی میاؤں۔ بد تمیز

شکر ہے۔

☆☆☆

Chapter # 6

- 1 تمہیں یاد ہے ہماری کلاس میں ایک لڑکا ہوا کرتا تھا نیلی نیلی آنکھوں والا۔
- 2 ہاں کیا ہوا ہے۔
- 3 اس کا فون آیا تھا۔
- 4 کیا کہہ رہا تھا۔
- 5 کہہ رہا تھا کہ وہ جو ہماری کلاس میں کافی آنکھوں والی لڑکی تھی اس کی شادی ہو گئی۔
- 6 قرعے پوچھا نہیں تمہاری کب ہو رہی ہے۔
- 7 پوچھا تھا۔
- 8 کیا کہہ رہا تھا۔
- 9 یہ رہا تھا کہ جب تم ہاں کر دو۔
- 10 پھر تم نے کیا کیا۔
- 11 ہم چپ رہے ہم نہیں دے۔
- 12 منظور تھا پردہ کس کا۔
- 13 کس نے پردہ کا۔
- 14 تمہارا۔ قول و فعل میں کتنا تضاد ہے ایک طرف تو تم صحبتوں کا پرچار کرتی نظر آتی ہو اور
- 15 ایک طرف صحبتوں کو ٹھکرانی چلی جا رہی ہو تم اپنی دوشی کیوں ہو۔
- 16 میں صحبتوں کے پوچھے نہیں اٹھ سکتی۔
- 17 جو خود نہیں اٹھ سکتیں وہ دوسروں پر لادنا چاہتی ہو۔
- 18 کیا مطلب۔
- 19 کتنا پیار دیتی ہو تم لوگوں کو اور جب وہ
- 20 جود دیا وہ لینا کیا۔
- 21 عجیب لڑکی ہو۔

- 1 ہاں..... عجیب اور اتنی عجیب کہ۔
- 2 خود کو تباہ کر لیا اور ملاں بھی نہیں
- 3 تباہی پر یہ حال ہے نہ تباہ ہوئے ہوتے تو کیا ہوتے۔
- 4 اس نے کہا کہ ہم تباہ ہوئے ہیں۔
- 5 تو پھر اتنی آداسی۔
- 6 بس یو کی!
- 7 اک خوف دامن گیر رہتا ہے
- 8 مجھ میں کوئی فقیر رہتا ہے
- 9 بہت خراب گویا آپ فقیر ہیں۔
- 10 جی۔ مانگنے والے فقیر نہیں دینے والے فقیر۔
- 11 میں کچھ مانگوں تو دو گی۔
- 12 وہ اصل میں بات یہ ہے کہ۔
- 13 بی بی دینا اتنا آسان نہیں ہوتا۔
- 14 تم بھی تو دو مانگتے ہو جو میرے پاس ہے ہی نہیں۔
- 15 خیر یہ تو وقت ہی بتائے گا کس کے پاس کیا ہے۔
- 16 میں چائے بنا کے لاتی ہوں۔
- 17 ضرور۔
- 18 پیسے پیسے سو گئے کیا۔
- 19 ہاں تم یہی سمجھو۔
- 20 ناراض ہو گیا۔
- 21 ہاں ہوں تو پھر.....
- 22 میں سنا تا چاہتی ہوں۔
- 23 نہ مانوں تو.....
- 24 تو میں ناراض ہو جاؤں گی۔

۱۔ پھر کیسے مانو گی۔
۲۔ اب یہ بھی میں ہی بتاؤں۔
۳۔ نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔
۴۔ کیوں اس کی ضرورت کیوں نہیں۔
۵۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو ہی نہیں سکتیں۔
۶۔ اس کا مان تو مجھے بھی تھا۔
۷۔ تو کیا ہوا تمہارے مان کو۔
۸۔ بہت صحیح سلامت ہے۔
۹۔ مطلب۔
۱۰۔ مطلب یہ کہ تم بھی مجھ سے ناراض نہیں ہو سکتے۔
۱۱۔ کیوں کیوں میں تم سے ناراض ہوں۔
۱۲۔ ایسے ناراض ہوتے ہیں۔
۱۳۔ تو کیسے ہوتے ہیں۔
۱۴۔ کہ از کم ہمارا لنگی میں زبان چپ ہوتی ہے۔
۱۵۔ اچھا۔
۱۶۔ البتہ آنکھیں کبھی کبھی کوئی بات ضرور کر لیتی ہیں۔
۱۷۔ ایسا بھلا کیوں ہے۔
۱۸۔ شاید اس لئے کہ زبان ”زبان درازی“ پہ اتر آتی ہے مگر آنکھیں ”آنکھ درازی“ پہ نہیں اتر سکتیں اور ویسے بھی آنکھیں کبھی جھوٹ نہیں کہتیں۔
۱۹۔ میری طرف دیکھو۔
۲۰۔ کیوں۔
۲۱۔ دیکھو نا۔
۲۲۔ لیکن کیوں۔
۲۳۔ کہنا کہ دیکھو کیونکہ میں کوئی جی بات سننا چاہتا ہوں۔

۱۔ مطلب ۔ !
۲۔ مطلب یہ کہ جب بھی میں نے پوچھا تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔ تم کہتی ہو مجھے پتا نہیں یہ بات تم نظریں چرا کر جھکا کر کہتی ہو ملا کے نہیں۔ گویا تم جھوٹ کہتی ہو۔
۳۔ نہیں میں سچ کہتی ہوں۔
۴۔ ہاں جیسے اب کہہ رہی ہو مسلسل بے متعقد ہاتھوں کی لکیروں کو گھور رہی ہو حالانکہ مجھے پتا ہے کہ تمہیں کچھ نظر نہیں آ رہا اس کے باوجود۔
۵۔ کیوں..... کیوں نظریں آ رہا دیکھو یہ لکیر پہلے نہیں تھی۔ سنا ہے لکیریں نوے دن کے بعد بدل جاتی ہیں۔
۶۔ یہ بات میں نوے دن کے اندر اندر سودھ پوچھ چکا ہوں۔
۷۔ اپنا ہاتھ دکھاؤ ذرا۔
۸۔ بات کو پختہ کی کوشش نہ کرو۔
۹۔ تم بھی تو کوئی اور بات کرو نا۔
۱۰۔ اگر نہ کروں تو.....
۱۱۔ تو پہلے کی طرح پیٹنے پیٹنے سو جاؤ۔
۱۲۔ بہت خوب پہلے خود ہی ملاتی ہو اور پھر.....
۱۳۔ Sorry For Disturbance
۱۴۔ No Accepting
۱۵۔ کیوں ۔۔
۱۶۔ یہ ایک خوبصورت سا جملہ تمہارے لبوں سے کیوں ادا نہیں ہو جاتا۔
۱۷۔ میں تمہیں خوبصورت لفظوں کی بد صورتی سے پچانا چاہتی ہوں۔
۱۸۔ کب تک بھاتی رہو گی۔
۱۹۔ جب تک تمہیں خود پہننے کی عادت نہ ہو جائے۔
۲۰۔ جب تک بچانے والے ہوں یہ عادت نہیں جاتی۔
۲۱۔ تو کیا چاہتے ہو بچانے والے کہاں چلے جائیں۔

۱ کہیں نہیں ہیں رہیں، ہمیشہ قریب ایک بات تو بتاؤ۔ اقرار کرنے میں تمہارا کیا جاتا ہے۔

۲ افراد کے بعد میرے پاس رہ گیا جاتا ہے۔

۳ کیا مطلب ہے تمہارا۔

۴ مطلب یہ کہ اسی اک اقرار پیلے ہی تو بتا دوں۔

۵ بتاؤ گا پیر

۶ چاہے کہ میں اقرار سننے کے لئے جب تم دانتوں میں ہونٹ دہائے آنکھوں کو بھی جھپکے بنا مجھ پر لکے سانس تک روکے ہوئے، کیجئے ہوساری دنیا کو بھول جاتے ہو چند لمحوں ہی کے لئے سبھی لیکن صرف یہ ہی طوفان کیجئے۔

۷

۸ میری اپنی سانسوں سے جاتی ہیں روں میں خون نہ بہہ جاتا ہے۔

۹ جیسے اب۔

۱۰ ہاں عجیب، اس فوشی سے موت تین میں کیوں سو رہا نہیں۔

۱۱ ہوں تو یہ شہادت ہے۔

۱۲ نہیں، ویسے بھی مجھے چاہئیں۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں یا نہیں۔

۱۳ ان سب باتوں کے باوجود۔

۱۴ ہاں ان سب باتوں کے باوجود اس کے باوجود کہ میں نے اپنے ہاتھ اٹھائی ہو تمہارا نام نہ پڑا جاتا ہے۔

۱۵ پھر بھی تمہیں چاہئیں۔

۱۶ ہاں پھر بھی مجھے چاہئیں چتا میں فیصد میں مر پائی۔

۱۷ یہ اتنی بے یقینی ہے اتنا ہی ہے، اتنا ہی کیوں ہے۔

۱۸ مجھے نہیں پتا کیا تمہیں بات ہے کہ تم

۱۹ مجھے تو پتا ہے کہ میں محبت کرتا ہوں اور تم سے ہی کرتا ہوں۔

۲۰ اس کے باوجود بھی کہ شاید ہم کبھی مل سکیں۔

۲۱ محبت پانے یا نہ پانے سے ماورا ہوتی ہے۔

۱ میں ایسی کتابی اور وقتی محبت کو نہیں مانتی شاید اسی لئے نہیں جان پائی اسی لئے یقین نہیں کر پائی میں کہتی ہوں کہ جس سے محبت کی جائے نہایتی صرف اور صرف اسی سے ہو ورنہ ہوتی نہ۔

۲ کیا مطلب۔

۳ میں محبت میں بھی تو حیدر کی قابل ہوں تم ہو

۴ ہاں ہوں۔

۵ میں محبت میں مناسروں کی سمجھتی ہوں جیسے، دن کے لئے سوچا، ات کے لئے پناہ بھول کیلئے شہید، بائیلے پانی دل کے لئے جڑ کنیں اور زندگی کے لئے سانس۔

۶ میں سمجھتا نہیں۔

۷ میں اس کی ہرگز فکر نہیں ہوں کہ محبت ہی سے کی جا۔ نہایتی کسی سے۔

۸ وہ تو حیک ہے لیکن

۹ کھو اُریہ زندگی کسی کے بغیر گزاری جاسکتی ہے تو انجی زندگی بھی اس کے بغیر گزارا نہ کر

۱۰ کوئی حرج نہیں۔ یہ کیا بات ہوئی کہ جسم و جان کسی اور کو دیا جائے، پور روح کسی اور کی نہ

۱۱ ہو۔ محبت کی معراج تو یہ ہے کہ اس زندگی میں بھی، ہی ماوراء روح بھی اسی سے ہے۔

۱۲ اس بے ایمانی کے بارے میں تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا لیکن

۱۳ یعنی یہ کہ حوییاں نہیں ملا اس نے وہاں کیا ملنا ہے اور حوییاں ملا، کیا عالم اور احاس رقیبوں کی رو میں بیٹے گا۔

۱۴ ہاں جہاں روح نہ سو وہاں جسم کا کیا فائدہ۔ تو طے یہ پایا کہ محبت میں ملنا ضروری ہے۔

۱۵ ہاں نہیں تو محبت کا کیا مطلب پھر احترام کیا جائے۔ کس موقع میں پڑ گئے۔

۱۶ ہم خدا کو بھی تو اسی لئے چاہتے ہیں کہ ہمیں اس کے بارے میں یقین ہے کہ وہ آج بھی

۱۷ ہمارا ہے اور کل بھی ہمارا ہوگا۔

۱۸ جی جناب !

۱۹ تم نے تو واقعی مجھے سوچ میں ڈال دیا۔

۲۰ تو کیا اب تک تم بے سوچے گئے۔

Chapter 7

1. سنو۔

2. ہوں۔

3. میرا آجھ سامان تمہارے پاس پڑا ہے وہ بھجوا دو۔

4. اور جو میرا سارا سامان ہی تمہارے پاس پڑا ہے ایسا کر وہ اس کے ساتھ تو آ جاؤ۔ چلیز سکتے

5. دن جو مجھے تمہیں دیکھے۔

6. ایسے سے ہوسکتا ہے۔

7. تو ایسا کر تو تم سامان رہنے دو خود آ جاؤ۔

8. میرا خیال ہے تم مجھے تو رہتی ہو

9. نہیں برز نہیں۔

10. Face کرنا دیکھو حالات کو۔

11. کیسے حالات کہاں کے حالات قدرت کی طرف سے ہوں تو مان بھی لوں اپنے ہی جیسے

12. لوگوں کے بنائے ہوئے حالات کو کیونکر قبول کروں۔ میں لڑوں گا۔

13. کس سے۔

14. حالات سے۔

15. ہار جاؤ گے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

16. کیوں۔

17. کیونکہ حالات پیدا کرنے والے میرے اپنے تمہارے اپنے لوگ ہیں جیسے لڑا جاسکتا ہے۔

18. ہم لوگ رشتوں، طوں کی ان دیکھی مہربت مضبوط زنجیروں مشکوٰوں سے جکڑے ہوئے

19. ہیں آزاد نہیں ہو سکتے۔

20. اُوروہم سے لڑ سکتے ہیں تو ہم ان سے کیوں نہیں لڑ سکتے۔

21. شاید اس لئے کہ ہم اسی لئے اور وہ بہت سارے لوگ ہیں۔

1. تنہا رہے۔

2. نہیں پیار سے۔

3. دھن دھن۔

4. کس بات کا۔

5. آپ کے نامناوائے کا۔

6. تو کہہ دیکھو یہ ادا۔

7. اکٹھی آ کر لگی۔

8. اور نیکی (Oh Really)

9. چہیز۔

10. شکر یہ۔

☆☆☆

- ان لوگوں کو شرم نہیں آتی اتنے ساروں کو ایک اکیلے سے لڑتے ہوئے۔
- ابھی شاید ان ہوتا ہے ایک اکیلے پر اور شاید اپنی طاقت کا زعم بھی۔
- یہ انسانی کب تک ہوتی رہے گی۔
- جب تک انسانی سینے کی عادت نہیں جاتی جہاں محبت انسان کو مضبوط بناتی ہے وہاں اسے کمزور بھی بنا دیتی ہے۔
- دیکھو۔ تمام محبتوں کے حامی ہونے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ سب کی سمجھ میں کیوں نہیں آتا۔ ایک وقت ہوتا ہے ماں باپ بہن بھائیوں کی محبتوں کا وقت پھر دوست احباب محبوب محبتوں کا وقت پھر بیوی بچوں کی محبتوں کا وقت یہ ایک منجھل سانچک ہے ہم لوگ اسے اُن گھمانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ ساتھ چل کر انہیں مضبوط اور خوبصورت کیوں نہیں بنا لیتے۔
- اس کی وجہ شاید محبتوں کی کمی ہوتی ہے۔ بر محبت میں سے اس کا اصل حصے سے کاٹ کر دوسرے کو دینا پڑتا ہے۔ شاید یہ کئی اگلی نسلوں کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے آنے والی نسلوں کو اُداس کریں اور انہیں بھی مجبور کرتی ہیں کہ اپنے سے اگلی نسل کو خوش نہ ہونے دیں۔ جس دن ہم نے یہ کی پوری کر لی ہر کسی کو اس کی محبت کا پورا حصہ دینا شروع کر دیا تو یہ دنیا بہت خوبصورت ہو جائے گی۔
- دیکھو۔ میں ہر کسی کو اس کا حصہ دینا آ رہا ہوں مگر پھر بھی یہ لوگ مجھے ہیرا حصہ دینے کیلئے تیار نہیں۔
- ان میں کی ہے نا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے حصوں سے دیا ہوا ہے اور جس دن تم نے بھی اپنے حصے میں سے دے دیا پھر تم بھی دوسروں سے زیادہ طلب کرنے لگو گے۔
- مجھے تو سمجھ نہیں آتا مجھے کوئی راستہ بھلاؤ۔
- میں راستے سمجھتا ہوں کبھی سمجھ نہیں سکتی۔
- تو ٹھیک ہے راستے سچاؤ میں انہی پے چل پڑوں گا۔
- لوگ باتیں بنا نہیں گے۔
- لوگوں کو اس کا کیا حق۔

- انہیں شاید ہر طرح کا حق حاصل ہوتا ہے۔
- ہر طرح کا حق ہوتا ہے تو یہ مخالفت ہی کیوں کرتے ہیں حمایت کیوں نہیں کرتے۔
- کرتے ہیں حمایت کا حق بھی استعمال مگر ظالموں یا ظالم سماجوں کی حمایت۔
- محبت اتنی ہی مڑی تھی تو یہ ہی کیوں۔
- امتحان کے لئے
- جس میں کوئی پاس نہیں ہوتا۔
- نہیں پاس بھی ہو جاتے ہیں مگر تھوڑی بہت رشوت سے۔
- محبت میں رشوت طلب۔
- محبت میں رشوت نہیں بلکہ محبت کے لئے رشوت۔
- نہیں سمجھا۔
- مطلب یہ کہ تم لوگوں کو یقین دلاؤ کہ تم جس سے شادی کرنا چاہتے ہو جنہیں اس سے کوئی محبت و جنت نہیں ہے تم اسے دل کی مافی نہیں گھر کی نوکرائی بنا کر لانا چاہتے ہو۔
- اس سے کیا ہوگا۔
- دوسروں کی تسکین۔
- اپنے سزا پہیلے پڑتے ہیں۔
- اس سے بھی زیادہ۔
- کتنی نا انصافی ہے نا کہ جس کی ایک بندہ ضرورت ہی محسوس نہ کرے۔ جس کے لئے اپنے دل میں کوئی نرم گوشہ ہی محسوس نہ کرے جس کے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق ہی نہ پڑے تو لوگ اسے ہی سزا دینا چاہتے ہیں اور جس کیلئے وہ اپنے دل میں کب محسوس کرے اس کی ضرورت ہو جس کے دیکھنے سے آنکھیں ستاروں کی چمکے لگیں اس کی مخالفتیں شروع کر دیتے ہیں کیوں۔
- یہی دنیا ہے۔

یہی دنیا ہے تو ایسی دنیا کیوں ہے۔

لیکن یہ طے ہے کہ نقصان دکھائیں اور اذیتیں دینے کے لئے نفرتیں ضروری نہیں ہوتیں
بعض دفعہ تو یہ کام نجیتیں ہی کر لیا کرتی ہیں تاہم یہ نادان مجتہدیں۔

پھر کسی نے کچھ کہہ دیا۔

چاہئے ہوتا رہا ہے مگر ازلے مجھ سے نفی محبت کرتے تھے اور اب کتنا ...

آئی ایم سورنی

میں نے کہا بھی تھا کہ میری حمایت نہ کرنا مجھ سے برداشت نہیں ہوں گی وہ مخالفتیں جو
تمہاری اک حمایت سے اٹھ کھڑی ہوں گی۔

محبت انسان کو کتنا خوبصورت بنا دیتی ہے اس کا احساس ہی نہیں ہے ہم لوگوں کوور نہ کبھی بھی
کوئی نفرتوں کہ دورتوں سے اپنا چہرہ نہ بگاڑے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہمیں اپنی
بد صورتی کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ تم حوصلہ رکھو اور ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔

میں کسی سے نہیں ڈرتی اور نہ ہی مجھے کسی کی پرواہ ہے لیکن میں دنیا کو خوبصورت دیکھنا چاہتی
ہوں۔ صرف اک اپنی خوشی کیلئے دوسرے چہروں کو مجھڑتے نہیں دیکھنا چاہتی۔

اتنا اچھا ہوا بھی ٹھیک نہیں مائی ڈیئر۔

اور اتنا اچھا ہوتا بھی شاید !

تمہاری آنکھوں میں آنسو

جہاں اتنا عرصہ تم چپ رہے خاموش رہے تو اب بھی خاموش ہی رہتے ہیں کچھ دن اور
آزاد رہو گے۔

تم اسے قید کب رہی ہو۔

کوئی قیدی قید۔ تم نے مجھے میری سوچ میرے عمل میری آزادی میں قید کر دیا ہے اتنا کہ
بعض دفعہ میرا دم جھٹکتا ہے۔

یہ سب کیوں ہے۔

اس لئے کہ میں یقین اور بے یقینی کے دو پاٹوں میں پس رہی ہوں۔ تم نے اپنی محبتوں کے
بوجھ مجھ پر کیوں ڈالے۔ مجھے کیوں بتایا۔

اظہار تو محبت کی پہلی سیرجی ہے۔ میں نے تو JUST ابھی پہلی سیرجی پہ پاؤں رکھا ہے اور
تم اتنا دکھ رہی ہو۔

آگے مجھے کیا دکھ کم ہیں کہ تم نے بھی ... پہلے میں صرف جسم و جاں کے ادھورے پن
کے جذبات میں جھلا جی اور اب میری روح بھی مجھے ادھوری ادھوری ہی لگنے لگی ہے۔

میں اسے مکمل کر دوں گا۔

اور نہ کر سکتے تو

تم ایسا کیوں سوچتی ہو ...

ایسا نہ سوچنے کی کوئی وجہ بھی تو ہوتی میرے کہ اب کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اگر کبھی کرنا چاہو تو
کسی نرم و نازک ملائم ریشم سے آج کل کسی کانٹوں بھری جھاری پر ڈال کر کھینچنا نہیں
اندازہ ہو جائے گا۔

پلیز فار گاڈ سب کچھ تو خیال کرو۔

تم نے مجھے کیوں بتایا کہ تم مجھے چاہتے ہو یہ بتا کر تم نے میری سوچوں میں جنمیں میں
امانت سمجھتی ہوں خیانت پر مجبور کیا۔

تمہارے بے خبری میری جان لے لی تھی

اور اب یہی باخبری میری جان لے لے لی تھی تم خوش ہو جاؤ۔

میرا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔ مجھے ڈرتا تھا کہ یہ راز تم پر آشکار نہ ہوا تو میرے سینے میں ہی دم
توڑ جائے گا۔ میرے چہرے کی اور سہر جانے کی عادت اسے ہمیشہ کی نیند ملا دے گی
اب کم از کم مجھے اپنے کہنے کا مان تو رکھنا ہے مجھے کچھ کرنا تو ہے۔

نبول جاؤ ... تم سمجھو کہ جو تم نے کہا وہ کسی نے سنا ہی نہیں اپنی طرف آتے کسی نے نہیں
دیکھا ہی نہیں لوٹ جاؤ۔ دے قدموں پلٹ جاؤ۔

کیسے اور کیوں جب کہ مجھے یہ بھی پتا ہو کہ کوئی میری آجیوں کو کوسوں دور سے سن لیتا ہے۔

میری ان باتوں کو جان لیتا ہے جنہیں میں خود نہیں چاہ سکتا۔ لیکن اگر تم یونہی پریشان رہیں تو میرا کیا ہوگا

آئی اے سوری۔ میں یہ سب نہیں کہنا چاہتی تھی لیکن تمہیں دوست کہا ہے تا یہ سب دوست سے نہ کہتی تو کیا فائدہ تھا تمہارا دوست۔ کتنا عجیب لگتا ہے، ایک لڑکی کا ایک لڑکے کو دوست کہنا کہتے جھوٹے اور وہ غلط انسان ہیں ہم لوگ۔ کبھی نہ سمجھتی تھی آئی

بے خود پر

شکر ہے تم نہیں تو... ورنہ میں تو ہونے لگا تھا اللہ کو پیارا۔

اب اتنی آسانی سے تم نہیں نہیں جانتے۔

لگتا ہے کالے بادل چھٹ گئے ہیں مطلق صاف ہو گیا ہے۔

شاید۔

کبھی کبھی تو میرا دل چاہتا ہے کہ تمہیں صرف دل کے لئے مخصوص کر لیا جائے۔ تم سے دنیا

کا کوئی مسئلہ کوئی بات نہ کی جائے جب بھی کی جائے صرف دل کی بات کی جائے۔

کیوں آپ مجھے کارڈ پلو جسٹ میرا مطلب ہے ماہر امراض دل تجھنے لگے ہیں کیا۔۔۔۔۔

ہاں جس کا مرض خاص صرف میں ہی ہوں۔

بہت باتیں کرنی آگئی ہیں آپ جناب کو۔

ہاں ورنہ تم بھی مشہور تھے اپنی بے زبانی میں۔

بد تیز۔

پتا ہے جب تم مجھے بد تیز کہتی ہو تو مجھے لگتا ہے کہ دنیا میں مجھ سے زیادہ تیز دار کوئی نہیں۔

Stupid

پتا ہے Stupid کے کیا معنی ہوتے ہیں۔

کسے نہیں پتا۔

جو میں بتانے جا رہا ہوں وہ ہر کسی کو نہیں پتا۔

اب پتا بھی چلو۔

Stupid

S T U P I D

Sincere Trust Worthy Unique Polite Intelligent Dynamic

Sincere, Trust Worthy, Unique, Polite, Intelligent,

Dynamic تو کیا پتا۔

ویری گڈ Very Positive Thinking

شکریہ۔

☆☆☆

Chapter # 8

تہہ دار کیا خیال ہے محبت پہلی نظر میں ہو جا یا کرتی ہے۔

مطلب۔

مطلب یہ کہ کیا یہ سچ ہے۔

نہیں میرا نہیں خیال۔

گویا تم پہلی نظر کی محبت کی جانک نہیں ہو۔

نہیں کیونکہ میرے خیال میں محبت ہو نہیں جاتی ہمہ سوجھ بوجھ کر جان بوجھ کر کی جاتی ہے۔

کیا مطلب !

ہاں ہاں کوئی محبت ایک نظر میں نہیں ہوتی یہ تو صدیوں سے انسان کے اندر ہوتی ہے بس کسی

شریف نہ کھٹ سے ملے میں سامنے آ جاتی ہے اور انسان کہتا ہے کہ اسے محبت ایک نظر میں

ہوئی۔ اصل میں یہ ڈیفنس میکانزم (Defence Mechanism) ہے اور شاید اس

کا بھی کو حق ہے۔

شاید۔

شاید نہیں۔ محدود زیادہ حیر مرانجی۔

کیا مطلب۔

چونہیں۔

ایک بات تو بتاؤ۔

ہوں پچھو۔

تم نے بولنا کہاں سے سیکھا ہے۔

مجھے بولنا کہاں آتا ہے۔

تمہیں نہ صرف اچھا بولنا بلکہ اچھا سننا اچھا لکھنا اچھا بننا بھی آتا ہے۔

میرا نہیں خیال۔

نہیں یہ آپ کا نہیں میرا ہی خیال ہے۔ میں جو روز اتنی دور سے کی کام چھوڑ کے دوڑا

چلا آتا ہوں تو یقیناً یہی وجہ ہے۔

مجھے تو خود سے شکوہ ہے کہ میں کبھی بھی دو نہیں کہہ پاتی جو کہنا چاہتی ہوں اور خاص کر اس

وقت جب کہ وہ کہنا چاہئے۔

یہ ایک کامن پرائم ہے اور تقریباً ہر کسی کے ساتھ ہے۔ اکثر یہی بات کر چکے کے بعد خیال

آتا ہے کہ کاش یہ کہنا ہوتا تو اچھا تھا۔

ہاں اکثر۔ مجھے تو اکثر ہی ہوا افسوس ہوتا ہے کہ کاش یہ کہنا ہوتا۔

اصل وجہ جتا ہے کیا ہے۔

کیا۔

دوسرا کیا کہہ رہا ہے ہمیں ہمارے دھیان سے ہٹنے ہی نہیں ہیں مجھے نہیں ہیں۔ ہمیں بس

اپنے Views کہنے کی جلدی ہوتی ہے اور ہم کہہ دیتے ہیں اور بعض دفعہ تو دوسرے کی

بات کو مکمل ہونے ہی نہیں دیتے۔

گویا آپ کہنا چاہتے ہیں کہ پہلے تو لو بھر بولو۔

بلکہ پہلے سنو پھر بولو۔

اس طرح تو گاڑی نکل جائے گی۔

نہیں نکلتی اب بتاؤ مجھ سے بات چیت میں اتنی دفعہ تم نے محسوس کیا کہ میں یہ کہتی تو اچھا تھا یہ

نہ کہتی تو اچھا تھا۔

زیادہ دفعہ نہیں بہت ہی کم۔

وجہ۔

وجہ یہ کہ تمہیں سننا مجھے اچھا لگتا ہے اور میں تمہیں ایسے ہی مثنیٰ ہوں جیسے تم مجھے سنتے ہو۔

تو محترمہ جس طرح میں نہیں دیکھتا ہوں تم مجھے ایسا ہی کیوں نہیں دیکھتیں اور جس طرح

میں تمہیں جانتا ہوں تم اسی طرح مجھے کیوں نہیں جانتیں۔

کتنے چالاک ہو تم

اس میں چالاکی کی کیا بات۔

۱۔ چلو ذہانت کی تو ہے۔

۲۔ ہاں یہ کہہ سکتی ہوں تمہیں ذہین لوگ پسند ہیں؟

۳۔ ہاں مجھے ذہین لوگ پسند ہیں۔

۴۔ مجھے پسند کرنے کا شکر یہ۔

۵۔ تمہیں کس نے پسند کیا۔

۶۔ تم نے ۔۔۔ !

۷۔ میں نے کب کیا۔

۸۔ ابھی تو اقرار کیا۔

۹۔ لیکن کب کیسے ۔

۱۰۔ ذہانت کی بات میں نے کی لہذا میں ذہین ہوا اور تم ذہین لوگوں کو پسند کرتی ہو لہذا تم نے

مجھے پسند کیا لیکن ۔۔۔ کیا یہی بہتر ہوتا کہ تم ذہین لوگوں سے محبت بھی کرتی ہوتیں۔

۱۱۔ میرے خدا ۔۔۔۔۔ !!

۱۲۔ ویسے مجھے یہ خوف لوگ پسند ہیں اور لڑکیاں ہوں تو اور بھی پسند آتی ہیں جیسے تم !

۱۳۔ چوتیز۔

۱۴۔ شکر یہ۔

۱۵۔ کوئی اور بات کرو۔

۱۶۔ حد ہو گئی ۔۔۔۔۔ !

۱۷۔ کس کی ۔۔

۱۸۔ میرے ممبر کی۔

۱۹۔ کیا مطلب۔

۲۰۔ مطلب نہ پوچھا کرو میری جان جلتی ہے۔

۲۱۔ اور

۲۲۔ اور تم جلتی پریٹل کا کام کرتی ہو۔

۲۳۔ ماشاء اللہ کیا خیالات ہیں آپ کے۔

۱۔ ان حالات میں بھی نہ ہوں۔

۲۔ پتا نہیں۔

۳۔ ویسے تمہیں کافی ساری باتوں کا پتا نہیں اس کی کیا وجہ ہے۔

۴۔ میری کم علمی

۵۔ کم فہمی بھی کہہ سکتی ہو۔

۶۔ چلو تم خوش ہو جاؤ۔

۷۔ مجھے خوش ہونے کے لئے اور بھی کچھ چاہئے۔

۸۔ مثلاً ۔۔۔ !

۹۔ مثلاً تمہارا اقرار ۔۔۔ تمہارا پیار۔

۱۰۔ ابھی تک ختم نہیں ہوا تمہارا یہ اصرار۔

۱۱۔ ترے کوشش ہی نہیں کی۔

۱۲۔ نہیں کوشش تو کی لیکن کامیاب نہیں ہو سکی۔

۱۳۔ دل سے نہیں کی ہوگی۔

۱۴۔ واقعی دل سے نہیں کی تھی بلکہ عقل سے کی تھی۔

۱۵۔ ۔

۱۶۔ اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاس بان عقل

۱۷۔ لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

۱۸۔ تم نے تو ہمیشہ ہی اسے تنہا چھوڑا ہے کیا ملا تمہیں ۔

۱۹۔ ہمیشہ نہیں چھوڑنا چاہئے تا لیکن کیا کروں اپنے بس میں نہیں ہے۔

۲۰۔ آپ کی کار میں تو ہو گا۔

۲۱۔ کیا ۔۔۔۔۔ ۔

۲۲۔ کچھ نہیں۔

۲۳۔ تم بہت ساری باتیں کہہ نہیں پاتی ہو کیا بات ہے۔

۲۴۔ میں اظہارِ فکر کے لئے مخصوص سمجھتی ہوں۔ لڑکیوں پر یہ بے باکی نجیبی نہیں ہے۔

- ۱۔ ہاں دل جلانے کا ٹھیکہ جوان کے پاس ہوتا ہے۔
- ۲۔ کیا مطلب !
- ۳۔ جانے دو اب۔ میرے زخموں پہ نیک نہ چڑھو۔
- ۴۔ اور اے ایسے تو نہ بھڑکو۔
- ۵۔ خدا تمہیں سمجھے گا۔
- ۶۔ ایسی کیا خطا ہوئی مجھ سے۔
- ۷۔ کوئی ایک ہو تو بتاؤں۔
- ۸۔ صرف ایک ہی بتاؤں۔
- ۹۔ سنو۔
- ۱۰۔ ہوں۔
- ۱۱۔ میرا شادی کرنے کا سخت سوڈ ہو رہا ہے۔
- ۱۲۔ تو کمر ڈالو کس نے منع کیا ہے۔
- ۱۳۔ تمہارا دوستی تو کب کام چکا ہوتا۔
- ۱۴۔ تمہارے گھر والوں کا کیا حال ہے۔
- ۱۵۔ تمہارے حق میں دوٹ نہیں ڈالتے اور میں ویٹو کا حق استعمال کر رہا ہوں۔
- ۱۶۔ ویسے میں ان کی ہم خیال ہوں۔
- ۱۷۔ دل کو سمجھا لیا ہے کیا۔
- ۱۸۔ سمجھا نامی پڑتا ہے۔
- ۱۹۔ لیکن میں نہیں سمجھا پایا۔
- ۲۰۔ ویسے اتنا مشکل نہیں۔
- ۲۱۔ تم نے محبت نہیں کی ماس لئے کہہ رہی ہوں میں نے تو محبت کی ہے۔
- ۲۲۔ میں تجربات سے زیادہ مشاہدات کو ترجیح دیتی ہوں۔
- ۲۳۔ اور میں تم کو ان سب پر ترجیح دیتا ہوں۔
- ۲۴۔ پلیز۔ بار بار یہ اقرار کیوں کرتے ہو۔

- ۱۔ شاید کہ تم پر اثر ہو جائے اس لئے۔
- ۲۔ سنو تم جیج کہیں شادی کرلو۔
- ۳۔ مجھے مشورہ دینے کی بجائے تم خود کیوں نہیں اس پہ عمل کرتیں۔
- ۴۔ میں ذرا مصروف ہوں آج کل۔
- ۵۔ دوسروں کو Underestimate کرنے میں اور یہ بتانے میں کہ تمہاری نظر میں دوسروں کی کوئی وقعت نہیں۔
- ۶۔ پلیز تم ایسا کیوں سوچتے ہو۔ میں اچھے لوگوں کی قدر کرتی ہوں۔
- ۷۔ قدریں ہی کرتی رہنا چاہیے وہ۔
- ۸۔ پلیز خدا کیلئے
- ۹۔ ان باتوں کو دور نہ کرنا۔
- ۱۰۔ بدترین
- ۱۱۔ شکر ہے۔

☆☆☆

1. وہ کیوں بیٹھے ہو اور یہ سے کیوں آئے۔
2. تم سے بھی دُشمن ہیں تم رازگار کے۔
3. تم نے کاشگریہ۔ کافی دنوں کے بعد ملاقات نہیں ہو رہی۔
4. شکر ہے کہ تمہیں بھی احساس ہوا ورنہ جب میں کہتا تھا تو تم کہتی تھی کہ ابھی کل ہی تو بات ہوئی ہے۔
5. بیوی باتیں یاد رکھتے ہو۔
6. ساری دنیا کو بھول کر صرف تمہاری باتیں یاد رکھتا ہوں۔
7. دنیا کی باتیں بھی یاد رکھا کرو۔
8. ان کے لئے تم کافی نہیں ہو کیا۔
9. میں تو اپنے حصے کی یاد رکھتی ہوں۔
10. تم اپنے ہی حصے کی نہیں میرے حصے کی بھی خبر رکھتی ہو۔
11. کیا کہوں تم سے ملنا ملنا جو ہوتا ہے۔
12. پھر تو ضرور رکھا کرو۔
13. خیر یہ بتاؤ اتنے دنوں کس جگہ میں تھے۔
14. میں دوسری شادی کرنے کے جگہ میں تھا۔
15. جہاں ہوئی کیا۔
16. وہ نہیں ہو سکی اسی لئے تو کہہ رہا ہوں۔
17. ایک ہو نہیں سکی دوسرے کرنے چلے ہیں۔
18. اے تمہارا کیا خیال ہے دوسری شادی کے بارے میں۔
19. میرے خیال میں تو کوئی جرح نہیں مگر حال میرا یہ خیال صرف اپنی حد تک ہے۔
20. تمہیں کوئی دوسری شادی کیلئے آفر کرے تو۔

1. انکار کروں گی۔
2. ابھی تو تم نے دوسری شادی کے حق میں ووٹ دیا تھا۔
3. یہ تو Depend کرتا ہے کہ حالات کیا ہیں ابھی خاصی بیوی کے ہوتے ہوئے اولاد کے ہوتے ہوئے کوئی مجھے آفر کرے تو اس کی بہت نہیں ہونی چاہئے۔
4. نہیں..... بالخصوص اچانک کوئی ایسی لڑکی مل جائے کہ جس کے بارے میں یہ خیال ستائے کہ یہ پہلے کیوں نہیں ملی۔
5. میں سمجھی نہیں۔
6. مطلب یہ کہ اچانک اس سے محبت ہو جائے تو۔
7. بیوی بچوں کی موجودگی میں۔
8. ہاں.....!
9. تو حتم۔۔۔ یہ محبت نہیں سوچنی سمجھی انکسہم ہو سکتی ہے۔
10. آپ پہلے دوسری شادی کے حق میں ووٹ دے چکی ہیں۔
11. میرا یہ خیال صرف اپنی ذاتی زندگی تک ہے کہ میرا ٹریک سفر انکسہم دوسرے کو ٹریک سفر کرتا چاہے گا تو میں اس کی یہ خواہش پوری کر دوں گی۔
12. ویسے اتنی فراخ دلی ابھی نہیں ہوتی۔
13. اگر میری وجہ سے کسی دوسرے کا بھلا ہو جاتا ہے تو میرے خیال میں مجھے روڑے نہیں آنکھنے چاہئیں۔
14. یہ کیا بات ہوئی۔
15. کسی کو باندھ کے رکھنا مجھے کبھی پسند نہیں رہا جس کے کھونے کا ڈر ہو وہ کھو ہی جائے تو بہتر ہے۔
16. تو کیا تم اس سے بعد میں تعلق نہیں رکھو گی۔
17. جب اسے میری ضرورت ہی نہیں رہے گی مجھ سے بہتر کوئی اسے مل جائے گا تو تعلق رکھنے سے فائدہ۔
18. کی نامحور توں والی بات۔
19. کیا مطلب۔

3. مطلب غارت برداشت ہی نہیں کر سکتی دوسری عورت کو۔
 4. یہ مرد برداشت کر سکتا ہے دوسرے مرد کو۔
 3. قطعی نہیں۔
 4. بچر عورت یوں کرے۔
 3. میں تمہارا یہ روپ پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں۔
 4. تم جہلی دفعہ ایک بات جو کر رہے ہو۔
 3. سو ری شاید میں نے تمہیں ڈسٹرب (Disturb) کیا۔
 4. نہیں ایک بات نہیں ہے میں ابھی بھی کھڑ نہیں کر سکتی۔
 3. میں سمجھ گیا۔
 4. کیا۔
 3. یہی کہ تمہیں ”دوسری“ یہ اعتراض نہیں ہے بلکہ ”دوسری بننے“ پر اعتراض ہے۔ لیکن اس سے باوجود تمہارے اندر ایک عورت ہے جو دوسری کو برداشت نہیں کر پائی۔
 4. پہلے بھی ایک دفعہ میری ایک دوست سے اس سلسلے میں بات ہوئی۔
 3. کیا۔
 4. یہی کہ اگر مرد پہلے سے شادی شدہ ہو تو کیا اس سے شادی کرنا چاہئے۔
 3. تم نے کیا کہا۔
 4. یہی کہ اگر مرد کے گوارے مر گئے ہوں تو شادی شدہ سے کرلو ورنہ کوئی ٹلک نہیں بنتی کوئی مجبوری ہو تو الگ بات ہوتی ہے۔
 3. محبت سے بڑھ کر مجبوری کیا ہوگی۔
 4. باز آئے ایسی محبت سے۔ بہر حال میں اپنے ساتھ تو یہ زیادتی برداشت کر سکتی ہوں لیکن کسی کے ساتھ یہ زیادتی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔
 3. اس کا مطلب ہے تمام شادی شدہ عورتوں کو تمہاری طرف سے مطمئن ہو جانا چاہئے۔
 4. بلکہ تمام شادی شدہ مردوں کو بھی۔
 3. دل آخروں ہے۔

4. کیوں دل کو عزت داس نہیں آتی کیا۔
 3. تم یہ بتاؤ تم شادی شدہ مردوں کا کرتی کیا ہو۔
 4. اپنی ذاتی ہوں بدتمیز۔ یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔
 3. سو ری میرا مطلب تھا انہیں کس کنکری میں رکھتی ہو۔
 4. میرے نزدیک شادی شدہ مرد قابل احترام قابل عزت ہوتے ہیں اور بس !
 3. محترمہ ویسے وہ قابل رحم بھی ہوتے ہیں۔
 4. ہوتے نہیں ہیں بنا لیتے ہیں خود کو۔
 3. خیر یہ تو مذاق میں بات ہو رہی تھی۔
 4. کیا سوچنے لگا۔
 3. تمہارے بارے میں سوچ رہا تھا۔
 4. کیا۔
 3. تم دوسری خواتین سے مختلف ہو یقیناً تم فنی خوش ”دوسری“ اپنے ہاتھوں سے لاسکتی ہو لیکن میرے خیال میں تم اس سے تعلق نہیں رکھ سکو گی۔
 4. میرے خیال میں دو افسانہ جسے انجام تک لانا نہ ہو ممکن اسے اک خوبصورت موزوں کے چھوڑنا بہتر۔
 3. تو ویسا تم کوئی۔
 4. چلو اک بار پھر سے انجینی بن جائیں ہم دونوں
 3. مرد آئے گا۔
 3. نس بات میں ”انجینی بننے میں“۔
 4. ہاں۔
 3. بہت مشکل ہوتا ہے۔
 4. یقیناً لیکن میں وہاں رہنا چاہتی ہوں جہاں میری ضرورت و حاجت ہو جگہ ہو۔ اسی لئے تو مجھے یہ دنیا بہت چھٹی ہے نہ میری یہاں ضرورت ہے نہ حاجت نہ جگہ۔ میرے زہرہ رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا یقیناً میرے مرنے سے بھی۔

خدا کے لئے بات کرتے ہوئے کسی دوسرے کا خیال تو کر لیا کرو۔

کیا ہوا تمہارا رنگ فیض کیوں ہو گیا تم اتنے مختصرے کیوں ہو رہے ہو۔

تمہاری بے وفائی پر۔

لیکن میں نے وفا کا دعویٰ ہی کب کیا۔ تم اتنے بے چین کیوں ہو گئے ہو کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی۔

سنو کوئی ہے آلو کا چٹھا جس کے لئے اہیت رکھتا ہے تمہارا خوش تا خوش ہونا اس کو

ضرورت ہے اور صرف تمہاری ضرورت ہے۔ اس کے نزدیک کسی کی اہیت ہے تو صرف

تمہاری اس کے پاس کچھ ہے تو صرف تمہارے لئے۔ میں نے دل کے بند دروازے کو

صرف تمہارے لئے کھولا اور تم ہو کہ تجانے کس کس کو اور حوصلہ شکنی ہو اور خود قدم بھی نہیں

رکھتیں۔ تم تو جانتی ہو کسی کیسی دشمنوں کو میں نے نظر انداز کیا ہے تمہاری تو چاہ نے اتنا

شور مچایا کہ... اور تم کتنا اتراتی ہو۔

کہناں جا رہے ہو۔

پانی پیئے۔

میں لا دیتی ہوں۔

اس پانی کے ساتھ آنسوؤں کا جڑ ہر اُدھر جا کے مجھے اپنے اندر اتارتا ہے وہ اُدھر ممکن نہیں۔

تمہارے سامنے اس سے زیادہ گرا میرے بس میں نہیں۔

خاک کا ڈسک میری بات سنو۔

کوئی کمی رہ گئی ہے کیا۔

مجھے معاف کر دو شاید میں نے تمہارا دل دکھایا ہے۔

یہاں بھی تمہیں یقین نہیں ہے کہ تم نے میرا دل دکھایا ہے اور کس چیز کی معافی مانگ رہی

ہو جو تمہارے بس میں ہے ہی نہیں۔

کبھی کبھی تو تم مجھے بہت ڈسٹرب کر دیتے ہو۔

اور تم جو ہمیشہ مجھے ڈسٹرب کرتی ہو۔

ہم کوئی اور بات نہیں کر سکتے کیا۔

سوری... میں شاید زیادہ ہی عجیب ہو گیا ہوں۔

اپنے اندر سے یہ کڑواہٹ نکال دو۔

کیسے نکال دہنئس میں سرائیت کر چکی ہے لبو میں رنج بس مٹی ہے۔

خدا کیلئے یہ تمہیں کیا ہوتا جا رہا ہے تم ایسے ہلڑ نہیں تھے۔

مجھے ایسا بتایا گیا ہے اور مزید بنایا جا رہا ہے۔

میرے خیال میں کہیں باہر چلنا چاہئے۔

باہر کے موسم بھی اندر کی وجہ سے ہوتے ہیں اندر آگ لگی ہو تو باہر کا سادھن بھی جلانے لگتا

ہے۔ اندر بادل ہوں تو باہر کی آگ بھی کچھ نہیں کہہ سکتی۔

لیکن پھر مجھ کا ماحول کا اثر موڈ پر ضرور پڑتا ہے۔

ایک بات مانو گی۔

کبو !

کوئی گیت گلستا دو پلیز۔

میں... نہیں تم گلستا دو

تمہیں میرے مندر تمہیں میری پوجا تمہیں دیوتا ہو

کوئی میری آنکھوں سے دیکھو تو سمجھو کہ تم میرے کیا ہو

پلیز میرے مستقبل کو تاریک نہ کرو میرے اندھیروں میں صرف ایک تم ہی روشنی ہو۔

میں تمہیں اُجالے سے دو تو دھرم بہت سے دوسرے چراغ جو بجھیں گے۔

کوئی نہیں مجھے گلاب قرائیں گے کچھ لکھوں کے لئے بھرا پٹی بٹاء کے لئے درد و شور سے

جلنا شروع کر دیں گے۔

تم بھی ان جیسے کیوں نہیں ہو جاتے۔

میرے بس میں نہیں ہے۔

آپ کے ذک میں تو ہوگا۔

بذخیر۔

- ۱ شکر یہ آپ مسکرائے تو
۲ عجیب دھوپ چھاؤں بادل بجلی زری قتی پھول کا نئے آگ اور پانی ہوا۔
۳ کیا مطلب۔
۴ مطلب تضاد ہی تضاد۔
۵ مویا آزاد ہی آزادو۔
۶ جی نہیں قیدی قید۔
۷ کیا مطلب۔
۸ اپنی نہیں دوسروں کی قید۔
۹ عجیب ہے یہ عجیب۔
۱۰ تم ہو پڑی تیز۔
۱۱ آپ ہیں بڑے شیر۔
۱۲ غیر بولیں غر۔
۱۳ کل سہی بن ہوگی دیر۔
۱۴ میں بار گیا۔
۱۵ جیتنا سیکو۔
۱۶ میں جیتا تو تم ہار جاؤ گی۔
۱۷ میری فکر نہ کرو مجھے مارنے کی عادت ہے۔
۱۸ کیوں ہارتی ہو۔ جب کہ جیتنا تمہارا۔ لے ڈرا بھی مشکل نہیں ہوتا۔
۱۹ پتا نہیں۔
۲۰ تمہیں بہت ساری باتوں کا پتا نہیں۔
۲۱ ہاں یہ تو ہے۔
۲۲ اور اپنی ہی باتوں کا پتا نہیں۔

- ۱ شاید۔
۲ شاید نہیں یقیناً۔
۳ تو پھر۔
۴ پتا ہونا چاہئے۔
۵ جو پتا ہیں وہی عذاب کم ہیں کیا۔
۶ تم اے عذاب کہتی ہو۔
۷ کیونکہ اس کا ثواب کوئی نہیں۔ اس لئے کہنا ہی پڑتا ہے۔
۸ عجیب لڑکی ہو۔
۹ غریب بھی۔
۱۰ ارے ہاں تمہارا جنگ ٹینکس جو آج زبرد ہو گیا۔
۱۱ کوئی ایک زیر قسمت کے اکاؤنٹ میں تو زبرد ہی زیر ہے شمار Uncountable۔
۱۲ انتظار کرو۔
۱۳ کس کا۔
۱۴ ان Uncountable زبرد کے آگے ایک آگے کا۔
۱۵ ایک کیوں نو (9) کیوں نہیں۔
۱۶ اچھی گنتی ہیں تمہاری یہ امید کی تسخیر مٹی سی کر نہیں۔
۱۷ اندھیروں سے بچائے رکھتی ہیں۔
۱۸ تمہیں اب کوئی فیصلہ کر لینا چاہئے۔
۱۹ کیسا فیصلہ۔
۲۰ تمہانیوں سے اپنی ذات کے حصار سے باہر نکلنے کا۔
۲۱ ۔

کبھی نہ نوٹنے والا حصار بن جاؤں
وہ میری ذات میں رہنے کا فیصلہ تو کرے

میں فیصد کر چکا ہوں۔

وہ تو ایسے ہی ایک شعر یاد آ گیا تھا تم میری تنہائیوں کی بات کر رہے ہو میں تنہا نہیں ہوں۔

جن کی سوچیں ارادے اچھے ہوں وہ تنہا نہیں ہوتے۔

وہی تو تنہا ہوتے ہیں مائی ڈیئر۔

میرا نہیں خیال۔

جانتی ہو میں اور میری تنہائی اکٹرا کیا باتیں کرتی ہیں۔

کیا۔۔۔

تم ہو تیس تو ایسا ہوتا تم ہو تیس تو ایسا ہوتا۔

میں اور تم جتنا ملتے ہیں اتنا کافی نہیں ہے کیا۔

جتنا ملتے ہیں تو کافی ہے مگر جیسے ملتے ہیں وہ کافی نہیں۔

مضطرب۔

چھوڑو یہ بتاؤ تم مجھے کسی پار کیوں نہیں گئے دیتیں۔

میں نے تمہیں کب روکا ہے۔

تو روکو۔

سورج میرے ہاتھوں کی اوٹ میں چھپ سکتا ہے کیا۔

تمہارا کیا علاقہ کیا جائے۔

میرا کوئی علاقہ نہیں میں اطلاع ہوں۔

ان ایجادات کے دور میں بھی۔

جس کا کوئی علاقہ نہ ہو وہ۔۔۔ تنہائی پڑتا ہے۔

ہاں لیکن میرے ہاں تو جس کا علاقہ ہے وہ بھی سہنا پڑ رہا ہے۔

بہر حال یہ تمہاری غلطی ہے۔

جانتا ہوں یہ میری بڑائی بھی ہے لیکن بہر حال چلتا ہوں۔

ضرور چلتی کا نام گاڑی ہے۔

کچھ دن شاید ملاقات نہ ہو سکے۔

اچھا۔

پوچھو گی نہیں کیوں۔۔۔

ظاہر ہے تم بڑی (Bussy) ہو گئے اس لئے۔

اس لئے بھی اور کچھ اور وجہ بھی ہے۔

وہ کنوسی وجہ ہے۔

وہ وجہ تم ہو۔

میں میں کبھی نہیں۔

تاکچھ نادان پاگل دیوانی تم جانے تلکی ہو تو میں تمہیں روک لیت ہوں کہ نہیں۔

ہاں بے تو

بھلا کیوں۔

کیوں کہ تم چاہتے ہو۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ

ہاں ہاں ٹھیک ہے میں چاہتا ہی ہوں اس میں گھبرانے کی کیا بات ہے۔

نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا۔

خیر جو بھی تھا یہ بتاؤ کہ تمہارا۔۔۔ ابھی نہیں چاہتا کہ مجھے روکو۔۔۔ ہمیشہ کیا اچھا ٹھیک ہے تمہاری

مرضی۔

وہ اصل میں۔۔۔ !!

ہاں بتاؤ۔

مجھے نہیں پتا۔

یہی فرق ہے تم میں اور مجھ میں۔ یعنی عورت اور مرد میں۔ بگلی دل چاہے تو روک لیا کرو۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اب ہر چیز کیا دیکھ رہی ہو روکو۔

نہیں جائے کو دل چاہ رہا تو رک جاؤ۔

شبابش بہت خوب بڑا اچھا روکا جائے ہی روکتے ہیں جانے والوں کو تمہارے پیسے
ہی بعد میں کہتے ہیں۔

میں نے روکا بھی نہیں اور وہ ٹھہرا بھی نہیں

میں چلتا ہوں۔

سنو۔

نوں کیا ہے۔

اچھا پیچھے نہیں جاؤ۔

ہائے بے چارنی عورت۔

ہائے (Bye)۔

☆☆☆

Chapter #10

سیو !!

جی..... کس سے بات کرنی ہے۔

آواز پہچاننے کے بعد بھی پوچھ رہی ہو۔

اسی لئے تو پوچھ رہی ہوں۔

حد ہو گئی ہے۔

کس کی۔

آپ کی کمینگی کی۔

کیوں۔

اسنے دنوں بعد فون کیا اور.....!

اب بھی نہ کرتے تو احسان ہی ہوتا۔

خیر تمہیں تو توفیق ہوئی ہی نہیں۔

کیوں نہیں ہوئی ہر روز تمہارے آفس 12 بجے کون تمہاری بیٹوں کے فون بند کرتا تھا۔

تو یہ آپ تمہیں بات کیوں نہیں کرتی تھیں۔

تمہارے آس پاس کے لوگوں کا خیال ہوتا تھا۔

اور میرا خیال نہیں ہوتا تھا۔

نہیں.....!

انتہائی بے حرمت بدلچاؤ اور..... چنانہیں کیا کیا ہیں آپ۔

ہاں ہوں تو پھر

لڑنے کا موڈ ہو رہا ہے میں آجاتا ہوں کھڑکیاں دروازے بند کر دیں گے ریڈیو نی وی کی

آواز Full فیل کر دیں گے پھر چاہے جتنا لڑنا۔

میں کون ہوتی ہوں تم سے لڑنے والی۔

3. بتا دوں۔

4. ضرورت نہیں ہے یہ بتاؤ فون کیوں کیا ہے۔

3. میں تمہیں مس (Miss) کر رہا ہوں۔

4. اچھا مذاق ہے۔

3. یہ مذاق تمہیں ہے میں واقعی تمہیں مس کر رہا ہوں۔

4. کہاں۔ اچھا مذاق ہے۔

3. تم اسے مذاق سمجھ رہی ہو۔

4. تو اور کیا سمجھو۔ اس لئے کہ تم مذاق نہ کر رہے ہو تو یوں اتنے دنوں بعد فون کرتے

3. جلد یہاں ہوتے۔

3. اس طرح ہاتھ ہیں اگر کسی کو بلانا ہو تو

4. میں کسی کو نہیں بلارہی۔

3. بھائی اسے بلانا ہی کہتے ہیں خیر تم نہیں جانتی میں کس قدر بڑی (Bussy) ہوں۔ اس

وقت بھی بہت مصروفیات ہیں۔ لیکن سوچا پہلے تمہیں فون کر لوں۔

4. شکریہ اس احسان کا۔

3. دیکھو !

4. پیارے کھانے کی ضرورت نہیں۔

3. اچھا میں آ رہا ہوں۔

4. ضرورت نہیں ہے۔

3. تمہیں نہیں ہے مجھے ضرورت ہے۔

4. میں مارکیٹ جا رہی ہوں تمہارا آنا فضول ہوگا۔

3. وہ تو ہمیشہ سے فضول رہا ہے اور بات نہ دو اور تم نہیں جانتی ہو میرا انتظار کرو۔

4. سنو سنو سنو بند کر دیا۔ چھیڑا ہے آپ کو کتنا کیا ہے۔ اتنے دنوں بعد فون کیا

اور عرب کہتا رہا تھا۔ بڑی تو خیر ضرور ہوگا۔ لیکن مجھے اس سے کیا۔ فرصت میں کسی سے

ملنے ملنے وقت نکال لیا کسی سے ملنے چلا جانا کسی کو یاد کر لینا تو کوئی کمال نہ ہوتا۔ اصل

بات تو مصروفیات میں یاد رکھنے کی ہوتی ہے۔ اصل بندہ کی اہمیت کا ہوتا صرف ان ہی

حالات میں چلتا ہے۔ انوہ میں کتنی خود غرض ہوگئی ہوں جانتی ہوں اسے میری سنی پرواہ

ہے مگر اس کے باوجود میں اس سے بڑ بڑتی ہوں خواہ وہ اسے پریشان کر دیتی ہوں۔ کیا

کروں۔ کسی کام میں دل نہیں لگا رہا۔ گھڑی دیکھ کر تو میری آنکھیں تھک گئی ہیں۔

کتنی دیر ہوگئی نہیں آیا۔ آنا ہی نہیں تھا بس ذرا فرصت ملی ہوگی تو سوچا ہوگا کہ چلو زرا مذاق

ہی کر لوں۔ انوہ کیا کروں۔ چائے پینی چاہئے۔ لیکن میں تو چائے ہی نہیں

چاہئے تو اس کو پی پیند ہے۔ تو کیا ہوا میں چائے نہیں پی سکتی کیا۔

3. کوئی ہے گھر پر !

4. نہیں کوئی نہیں ہے گھر پر۔

3. اچھا تو یہ یقیناً کوئی روح ہوگی مجھے بڑا شوق ہے کسی روح سے ملنے کا۔ آئی یہ خواہش بھی

پوری ہوئی تھی ہے۔ روح بچی میں کیا کر رہی ہے۔ انوہ چائے بن رہی ہے میرے لئے

بنائی ہے تمہیں پتا ہے کہ مجھے چائے پیند ہے۔ اسی لئے بنائی ہے۔

4. خوش بھی ہے آپ کی میں نے اپنے لئے چائے بنائی ہے۔

3. اپنے لئے بنائی تھی تو ایک آپ ہی بنائی تھی یہ دوسرا کپ بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ اور

ویسے بھی تمہیں پتا ہے پیند نہیں تھی ابھی کل کی بات ہے۔

4. نہیں پیند تھی اب ہے کوئی اعتراض ہے۔

3. اتنی جلدی بدل جاتی ہے تمہاری پیند۔

4. میری مرضی۔

3. جی ہاں آپ کی مرضی۔ ویسے چائے اچھی ہے۔

4. شکریہ۔ یہ بتاؤ کیوں آئے ہو۔

3. تمہاری بی بی بائیں مس کر رہا تھا۔

4. کیوں۔

3. کچھ باتوں کی بظاہر کوئی وجہ نہیں ہوتی بہت دن ہو گئے تھے کسی نے اس طرح بات نہیں کی تھی۔

4. کس طرح۔

دیکھی جائے گی۔

باقی سب کہاں ہیں۔

شادی میں گئے ہیں۔

تم اس لئے نہیں گئیں نا کہ میں نے آنا تھا تمہیں انتظار تھا تا میرا۔

کیا بچوں والی باتیں کر رہے ہو۔

میں بچوں والی باتیں ہیوں والی باتیں کر رہا ہوں بچوں والی باتیں تو تم کر رہی ہو۔ کیوں نہیں

کہہ دیتی ہو کہ.....

اس مسئلے کو کیوں پھیرتے ہو جس کا کوئی حل نہیں۔

لیکن مسئلہ تو اہم ہے نا اس پر سوچ بچار تو کرنی ہے کہ نہیں۔

پتا نہیں۔

خیر یہی کیا تمہیں تو بہت سی دوسری باتوں کا بھی پتا نہیں۔ کیوں میں چلا آتا ہوں تم سے ملنے

کیوں مس کرتا ہوں میں تمہیں۔ کوئی خاص بات نہیں ہے تم میں ایک عام سی لڑکی ہو۔

شکریہ..... یہ احساس دلانے کا۔

میرا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا جو تم سمجھی ہو عام سی لڑکی ہونے کے باوجود کوئی خاص بات

ہے ضرور تم میں اور اس کا تمہاری طرح مجھے بھی پتا نہیں۔

تمہیں..... یعنی تمہیں پتا نہیں۔

اس میں حیران ہونے کی کیا بات ہے۔

بس عجیب سا لگا مجھے کہ کوئی ایسی بات بھی ہے دنیا میں جس کا تمہیں بھی پتا نہیں۔

بڑی خوش ہو رہی ہو۔

بات ہی ایسی ہے۔

نہیں اب ایسی بھی خوش ہونے کی نہیں ہے۔

نہ سہی۔

تم ہنستی اچھا ہو۔

بدلتی ہے۔

خیر چھوڑو ذرا احساس نہیں ہے تمہیں کتنا مصروف تھا میں کتنے کام چھوڑ کے آدھ گھنٹے کا

راستہ چند روہنت میں ملے کر کے پہنچا ہوں اگر کچھ ہو جاتا تو

تمہیں کس نے دعوت دی تھی۔

میرا دل بھی کتنا پاگل ہے۔

علاج کرواؤ اس کا۔

ڈاکٹر کہتا ہے دوا کی نہیں دعا کی ضرورت ہے۔

کسی فیئر فیئر رشکے پاس جاتا تھا۔

میرا قبلہ کعبہ مسجد منبروی تو مینڈا عشق دی توں مینڈا۔

ابھی آواز ہے۔

کسی کو اتنا نظر انداز کرنا بھی اچھا نہیں ہوتا ایک بات تو بتاؤ۔

پوچھو۔

تمہیں میرے فون کی خوشی نہیں ہوئی۔ تمہیں میرا یہ کہنا کہ میں تمہیں بس کر رہا ہوں۔ اچھا

نہیں لگا کیا۔ تمہیں اس انتظار کی دقت نہیں ہوئی کیا تمہیں میرا آنا اچھا نہیں لگا کیا۔

پتا نہیں۔

کوئی پتا کرنے والا آلا بجا دہوا تو سب سے پہلے میں تمہیں ہی ٹفٹ کروں گا۔

ضرور۔

چلتا ہوں۔

آئے کیوں تھے۔

دماغ خراب تھا۔

ٹھیک ہو گیا کیا۔

یقیناً۔

جلدی ہے جانے کی۔

بہت اچھا سواگت کیا ہے اتنے عرصے بعد کوئی ملے آئے تو اس کا استقبال اس طرح

کرتے ہیں کچھ کچھ کو تو بہتر ہے ورنہ آگے بڑی مشکل ہو جائے گی۔

۱۰. شکر یہ۔

۱۱. ایسے کیا دیکھ رہے ہو یہی سوچ رہے ہو نا کہ بھلا کس کے لئے دنیا چھوڑی۔

۱۲. ایسا سوچ رہا ہوں تو کوئی غلط بھی نہیں۔

۱۳. ابھی کچھ دیر تو نہیں سوئی چلنا چاہتا رہتا ہے تمہارے پاس۔

۱۴. تم نے کیسے یہ سوچ لیا آئندہ اگر میں نے تم سے ایسی بات سنی تو مجھ سے لڑا کوئی نہیں ہوگا۔

۱۵. افسوس ہو رہا ہے۔

۱۶. نہیں اب کیا بچتا جاؤ جب چڑیاں چٹک لگیں نہایت اور فضلیں بھی آگائی جا سکتی ہیں۔

۱۷. ہاں۔

۱۸. مجھے ہے۔

۱۹. تو تم آؤ اور دکھائیں۔

۲۰. تم کہاں چلیں۔

۲۱. اور بھی تم ہیں دنیا میں آپ سے سوا۔

۲۲. مثلاً۔

۲۳. پینٹ کا دوزخ

۲۴. بھلا کئی ہے۔ ماں! اور جی دن تھے کہ وقت نے تقسیم کیجھ لی تھی تم یا ابھی آتی تھیں تو

دو اور اس سے دھوپ ڈھلنے کے بعد دوڑ نہ تو پہلے تم دنیا تم روزگار.....!

۲۵. ہاں جی۔۔۔۔۔ تم دنیا تم روزگار اور میں تھی تھی نہ ہی بات تھی تاکہ میں تھی۔!

۲۶۔۔۔۔۔ میں تو بچہ زندگی تھی۔ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں میری زندگی میں تم نے آئی ہو تھیں تو میں

س قدر نامعلوم اور تنہا ہوتا۔ گو کہ میں تمہیں کچھ بھی نہیں دے سکا جس کی تم حق دار تھیں بلکہ

دنیا بھر کی محنتیں تمہارے اہن میں ڈال دیں۔

۲۷. میرا اہن بہت وسیع ہے یہ محنتیں یہ قربانیاں خود ہی سمایتیں اور تمہیں بن چا میں گی۔

۲۸. آر یو سیر (Are You Sure)

۲۹. یس آئی ایم۔

۳۰. ہاؤ (How Much)۔

۱. ہنڈرڈ پرسنٹ (100%)

۲. آج ہنڈرڈ پرسنٹ نہیں ہے۔

۳. مطلب۔

۴. آئی ڈونٹ تھینک سو (I don't think so)۔

۵. واکی ڈونٹ یو تھینک (Why don't you think)۔

۶. یہ ڈک بہت خود غرض ہیں۔

۷. تمام لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔

۸. کیوں۔ کیوں ہوتے ہیں۔ یہ خواہ مخواہ کی ضد کے لئے دوسروں کی زندگیوں کا عذاب

۹. یہاں بنا رہے ہیں۔

۱۰. There have been some time.

۱۱. بہر حال! زندگی دھوپ تم گھٹنا سائیہ۔

۱۲. شکر یہ۔

۱۳. مجھے ادا کرنا چاہئے تم نے میرے اندھیروں کو روشنی دی میرے پاؤں سے

کانٹوں کو پھول کر دیا۔ مجھے جتنی جھلکتی دھوپ میں اپنا سایہ دیا۔ میں تمہارے ہنا کچھ نہیں

ہوں میرے ہونے کی شاید ایک ویپہ تم ہو اور وہ بھی ٹوٹ مجھ سے چھیننا چاہتے ہیں۔

۱۴. لوگوں سے ڈرتے ہو جانتے ہو دنیا کے ڈراتی ہے جو ڈر جاتا ہے آگ سے بڑے والوں کو

تو یہ بھی نہیں پھینکنا چاہئے خوشیاں کسے ملتی ہیں۔

۱۵. جنہیں خوشیوں کی تمنا ہو۔

۱۶. نہیں خوشیوں کی تمنا تو ہر کسی کو ہوتی ہے خوشیاں صرف انہیں ملتی ہیں جنہیں ان کی

کھوج ہو جو غم ادا ہی رہجوش اور ناراضگیوں کی گرد اس پہ سے جھانڈنا جانتے ہوں۔

۱۷. خوشیاں تو گملا پالی ہیں جنہیں غلامی میں کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے۔ خوشیاں آسانی سے

نہیں مل جاتا کرکس بلکہ بعض اوقات تو اس کے لئے گھوڑے گئے بھونانے پڑتے ہیں۔

۱۸. تم نے کہاں سے سیکھیں ہیں یہ باتیں۔

۱۹. دنیا ایک اسکول ہے اور زندگی ایک پیپر جو ہر وقت On Duty ہوتی ہے یہی سکھاتی ہے

سب کو۔

۱۔ مگر انہیں جو سیکھنا چاہتے ہیں۔

۲۔ بالکل ہمیں ویسا ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ ہمیں ویسا ہے جس کی ہم
کوشش کرتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ تو وہ بھی نہیں ملتا جس کی بہت زیادہ کوشش کی جاتی
ہیں۔ ہاں لیکن بیشایا نہیں ہوتا۔۳۔ یہ ہوئی نہ بات۔ لے ہی آتی ہوا اپنی راہ پر۔ چنانچہ دوبارہ ان رستوں ان راہوں ان
پتھروں کو ہمارے قدم چھو بھی سکیں یا نہیں۔

۴۔ کسے خبر۔

۵۔ میں جا کے لوٹ آتا ہوں یا یہ کہ جاتے جاتے رو جاتا ہوں پھر بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم
مجھے یاد کرو گی۔

۶۔ تو مجھے پوچھنا چاہئے۔

۷۔ کیوں۔

۸۔ کیونکہ جس جگہ میں ہوں وہاں قدم قدم پر تمہاری پرچھائیاں تمہاری یادیں اور تمہاری
باتیں بکھری پڑی ہیں اک اک رستے پر۔ اس شہر میں کوئی جگہ ایسی نہیں جو میری آنکھوں
سے تمہاری آنکھوں کے ساتھ مل کر نہ دیکھی ہو۔ جب کچھ نہیں رہا تو۔ تم اچھا نہیں
کرتے ہو۔

۹۔ کیا کہنا چاہ رہی ہو۔

۱۰۔ تم جہاں جاؤ گے وہاں تمہارے پاس تو صرف یادوں کی پرچھائیاں ہی ہوں گی اور یہاں
میرے پاس زندہ و جاوید منظر قدم قدم پر میری نظریں ٹھوکریں کھا رہی گی۔ کتنے دُخ نگین
میں مجھے کون سنبھالے گا۔ یہاں تو کوئی میرا زخم بھی نہیں ہے کسے کوئے بکھرنے کی کہانی
سناؤں گی۔ ہر کسی سے تو انکاری رہی ہوں تمہارے پاس تو اس کی بھی Advantage
ہوگی کہ ان لوگوں کو اس ایک فرق کی بابت بتانے میں اس کے متعلق بات کرنے میں کیا
حرج جس کے بارے میں وہ جانتے ہی نہ ہوں۔ کافی مواقع ہوں گے تمہارے پاس خود کو
Change کرنے کے ایک اچھے اور مخلص دوست کے ہاتھ میں تمہیں اس کا مشورہ

دیتی ہوں۔

۱۔ جو تفتیش میں لے کے جاؤں گا اس کا احساس تو تمہیں ہے ہی نہیں کہ تم نے آج تک میری
پاس اپنے پاس گروی رکھی ہوئی ہے اور میرے پاس تو کچھ بھی نہیں کہ اسے چھڑا لے
جاؤں۔ شاید اسی لئے میں یہ سائنس مول لے لوں کہ اپنی تفتیش کو چھڑانے کیلئے میرے
پاس کچھ تاوان تو ہو۔

۲۔ میں اس کی طلب جا نہیں ہوں۔

۳۔ مجھے پتا ہے لیکن تمہاری وجہ سے لوگ اس کے طلبگار ہیں۔

۴۔ میری طرف سے تم پوری طرح آزاد ہو۔

۵۔ میں آزادی ہی تو نہیں چاہتا۔ میں تو اپنی گرفتاری پیش کرنا چاہتا ہوں میں ساری دنیا کے
سامنے اقرار کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اپنے پیادے سے محبت ہو گئی ہے۔ میں اس کی زلفوں کا
اسیر ہو گیا ہوں مجھے اگر آزاد کیا گیا تو خدا میں مر جاؤ گا۔

۶۔ فارگاہ سیک۔ ایسی باتیں نہ کیا کرو مجھے ڈر لگتا ہے۔

۷۔ مجھے تو ان سب ذروں سے ملتی مل گئی تم بھی اقرار کرو میری طرح قبول کرلو۔

۸۔ یہ تو شاید مجھ سے کہی نہ ہو سکے۔

۹۔ کیوں آخر کیوں۔

۱۰۔ تمہیں ستانے میں مجھے مزہ آتا ہے۔

۱۱۔ یاد رکھنا۔

۱۲۔ کوشش کروں گی۔

۱۳۔ اب زیادہ اتراؤ انہیں۔ چلو اٹھو یہ بوری ہے۔

۱۴۔ کہاں جانے کی جلدی ہے۔

۱۵۔ جہاں میری بات چوں ضرورتوں کی قیمت نکلتی ہے سب بولی لگا کے بیٹھے ہوں گے۔

۱۶۔ بُری بات ہے تم ایسا سوچتے ہو۔

۱۷۔ تم نے رات کی گفتگو نہیں کی تھی۔ سنی ہوئی تو ایسا نہ کہتیں۔ سب اپنے اپنے رونے اس لئے
رورہ تھے کہ میں اپنا رونا نہ سکوں۔

۱ یوں بیٹے نہ دیکھو دراز میں تو میں نے اپنے اندر چھپا رکھی ہیں یقین کرو یہ حق ہے نہیں جھٹیں
۲ ہیں۔ جنہیں میں نے غمی کا لہادہ اوڑھا دیا ہے۔

۳ ارے تم تو سچیدہ ہو گئیں تم کیا سمجھتی ہو میں ان سب باتوں کو نہیں جانتا زیادہ مت جفا
۴ کرو زیادہ غمی انسان کے دل کو مرادہ کر دیتی ہے۔

۵ زندہ کن رہنا چاہتا ہے۔

۶ تمہیں چاہے ہمارے مذہب میں خودکشی حرام ہے۔

۷ ظاہر ہے نعمتوں کو بھگوانا کہیں بھی جائز نہیں۔ زندگی کو بھگوانا کفرانِ نعمت ہی تو ہے۔

۸ تو بھرا !

۹ لیکن تم کیا سمجھتے ہو موت صرف ماسنوں کی غنا میں اکڑ جانے کی دھڑکنوں کے رک
۱۰ جانے کا نام ہے۔ تو خیر چھوڑ دو میں بھی کیا باتیں لے کر بیٹھتی ہوں۔

۱۱ تمہارے اندر کی ہے کجبت منوں یعنی مایوس لڑکی کو دل چاہتا ہے کہ گولی مار دوں۔

۱۲ اچھا جی اتنی محبت ہوئی ہے آپ کو کہ میرے لئے ہی سمجھتے !

۱۳ تمہیں اندازہ ہی نہیں احساس ہی نہیں میری چاہتوں میری محبتوں میرے جنون کا دور نہ تم

۱۴ چنگی مرنے کی باتیں کرتیں خیر چھوڑو تمہیں نہی احساس ہو تو بہتر ہے ۔ ورنہ !!

۱۵ کسی نے شاید تمہارے لئے ہی کہا ہے کہ۔

ان سے ملو ضرور سنیقے سے لوگ ہیں

سر بھی قلم کریں گے بڑے احترام سے

۱۶ اور آپ سے بات میں کسی نے چٹختیں نہ کیا۔

۱۷ کہا ہے ! گل نہا ہے۔

۱۸ کیا کیا ہے۔

۱۹ ۔

ملنے کہاں ہیں ایسے محبت رسیدہ لوگ

کرتے رہو تباری زیارت کبھی کبھی

۲۰ کبھی کبھی کیوں ہمیشہ کیوں نہیں۔

۱ چلو تم میرے سامنے رو لو۔

۲ تمہارے سامنے روؤں۔

۳ ہاں ہاں آنسو زہر ہوتے ہیں اس زہر کو آنکھوں سے نکل جانا چاہئے۔ چاہے وہ عورت
۴ کی آنکھوں میں ہوں یا مرد کی آنکھوں میں اس سے فرق نہیں پڑتا۔

۵ چاہیں ابھی کتنے موفقے انہیں گے انسو بہانے کے جو جائے گی تمہاری یہ رزد بھی پوری۔

۶ میں تو میڈیکل پناخت آف دیو سے کبدری ہوں۔

۷ تم اندھیروں کو بھی کس طرح روشن کر دیتی ہو کانٹوں کو بھی کیسے پھول کر دیتی ہو تم بہت یاد
۸ آؤ گی۔

۹ جہاں جاؤ گے وہاں اتنے غم ہوں گے یعنی غم دنیا غم روزگار۔ ذرا مہی فرصت ملے گی تمہیں
۱۰ ان فضولیات سے ملے۔

۱۱ میں جتنا قریب آنا چاہتا ہوں تم دعا کا دے کر اٹھا دی دوں کر دیتی ہو تم سمجھتی کیا ہوا ہے آپ کو۔

۱۲ اب اونی کینڑا آداب عرض ہے۔

۱۳ تم بہت بد تمیز ہو۔

۱۴ -عاز اللہ یہ آپ نے اپنا خطاب ہمیں کیوں دے دیا۔

۱۵ بد تمیز !! ابھی ہم تمہارے ہیں اس لئے جو چاہے ہم کر لو۔

۱۶ دو دوسرا کہو کیا کہتے ہو تم ... ہاں !

ابھی ہم تمہارے ہیں

بہت ہی پیارے ہیں

۱۷ اُف اللہ ہم تو کچھ کبہ بھی نہیں سکتے۔

۱۸ سنبھلی ضرورت بھی نہیں۔

۱۹ یوں۔ ضرورت کیوں نہیں اتنے بے ضرورت ہو گئے ہو۔

۲۰ دیکھو !

۲۱ دکھاؤ..... !

۲۲ بغض دفعہ کر دیتی ہو تم اتنی مضبوط کیوں ہو۔

چلو تم ہمیشہ کرلو۔

میں ہمیشہ ہی تو زیارت کرنا چاہتا ہوں۔

سنو.....!

ایک پہنوں کا گھر اور گھر میں تمہیں

ہم بسا لیں تو کیسا رہے گا

ایک پھولوں کا گھر اور اس میں تمہیں

ہم سجا لیں تو کیسا رہے گا

اجھالے۔

بس کے مال دیتی ہو۔

بھض دندہ ہمارا بھلا اسی میں ہوتا ہے۔

کیا سونے لگی ہو۔

مجھے کیا کرنا چاہئے میں کیا کروں میں کس کو کھا جاؤں مجھے کوئی کام ہٹاؤ۔

کیا کرنا چاہتی ہو۔

بس ہوں ہی ہے کچھا چھانے کی۔

ہوں اور ابھی۔

ہیں بے کاشت پہلو ہے۔

کمال کی لڑکی ہو۔

نہیں! میرے ابو کا نام کمال نہیں ہے۔

مجھے پتا ہے۔

تو پھر کیوں کہہ رہے تھے کمال کی لڑکی ہو۔

غلطی ہوئی معافی چاہتا ہوں۔

چلو معاف کیا کیا یا کرو گے کس غبی سے پالا جا رہے۔

شیر یہ دیے بھی ابھی ہم تمہارے ہیں، سارے ستم آزمائو۔

خیر بات ہو رہی تھی کچھا چھانے کی ہوں کی۔

تو کیا سوچا۔

سمجھ میں نہیں آتی کیا کروں۔ ایک خواب کو ہاتھ پکڑا نہیں پاتی کہ دوسرا ہاتھ بڑھا دیتا ہے

اس کو پکڑتی ہوں تو تیسرا اور اس طرح ایک سے ہاتھ چھڑاتی ایک کا ہاتھ پکڑتی جاتی ہوں

سکتی دیر ہوگئی مگر یونی ایسے ہی ہوں بلکہ شاید ایک ہی جگہ ایک سائیکل (Cycle) میں

چکر لگا کر جہاں سے چلتی ہوں وہیں آکھڑی ہوتی ہوں نہ رتے ختم ہوتے ہیں نہ منزلوں

کی خواہش۔ خیر تمہارے دوست کا کیا ہوا جس کی محبت کا کوئی چکر نہ کر تھا۔

تجلی سی آ جاتی تھی یونی اس کے لیے میں ہوں وہ شخص دل کا ڈرائیو تھا اور پھر یہ کیڑا نہ بھی

اس سے نیچے پہلا ہوا تھا۔ اس کو دیا کیا تھا جس طرح وہ چلتا بس وہی چلتا تھا اور جینا

بھی کیا تھا۔ بس سانس ہی لیتا رہا دل و حشر کتنے ہوئے، بکتار باور کرتا بھی کیا۔ کبھی کبھی وہ

سڑک کنارے ٹھٹکتا جاتا تھا۔ کبھی ایئر پورٹ کبھی ریڈیو اسٹیشن چلا جاتا یونی آتے جاتے

لوگوں کو بکتار ہٹاتا کیا سوچتا رہتا تھا خبر کسی کو نہ تھی۔ کیا لیتا تھا وہ کسی کا ایسا بے ضرر سامندہ

صرف منت ہی تو کرتا تھا۔

کیا ہوا ہے۔

مر گیا ہے چاروہ۔

کیسے۔۔۔

جیسے مرتے ہیں لیکن وہ تو بے موت مرا۔ خیر تمہارے افسانے کا کیا ہوا جس کا تم فیصلہ نہیں

کر رہی تھیں کہ دونوں کی شادی کر دی جائے یا نہیں۔

فیصلہ میں اب بھی نہیں کر پاتی۔

مشکل کیا ہے۔

بات یہ ہے کہ جو مجھے پتا ہے وہ تو لکھ رہی ہوں جو نہیں پتا وہ کیسے لکھوں۔ اصل میں وہ باتیں

اتنی کر پکے ہیں کہ اب مزید باتیں کرنے کو سوچتی ہوں۔ مزید سوچنے کیلئے ٹائم ہی نہیں ملتا۔

تو پھر میری مانوا ان کی شادی کر دو۔

پھر ایک مسئلہ ہے۔

ہمارے ہاں افسانوں کا ایک ٹریڈ ہے کہ شادی پہ افسانہ ختم کر دیا جاتا ہے جبکہ میرا خیال ہے

اصل افسانہ یعنی ڈرامہ شادی کے بعد ہی شروع ہوتا ہے۔

تو جناب یہاں پہ یہ افسانہ ختم کر دیجئے اور دوسرا یہی سے شروع کرو دیجئے۔ شادی کے بعد۔
کس کی۔

ان کی بھی اور اپنی بھی !

نچیک کہتے ہو تم کریں گے کچھ اُف!

میں ہمیشہ نچیک کہتا ہوں کیا ہوا۔

ہوں کچھ طبیعت خراب ہے۔

نئی ریت ڈال کر دکھایا ہے۔

ہوں! بس ذرا سی Anxiety تھوڑی سی ٹینشن اور پھر تمہیں پتا ہے پریشر شوہر یا بارت۔

تسلیں کیا ہے۔

تھوڑا سا پریشر لگ رہا ہے بند کا۔

یعنی بند پریشر۔

ادھر نیچے تو ہوتا رہتا ہے۔

تم اسے دھونیں ڈالو۔

میرا یقین ہے کہ انسان کے جتن دن کٹھن گئے ہیں وہ بہر حال پورے ہوں گے نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد۔

وہ نچیک ہے لیکن دنیا میں ویسے ہی اچھے اور خوبصورت لوگوں کی کمی ہے۔ Take

Care of Your Self: دیا تمہارا جیسے ہی لوگوں کی وجہ سے قائم ہے۔

یہ ساری خوش نہیں ہے ویسے تعریف کرنے کا شکر یہ۔ غلط بھی ہو سکتی ہے۔

یا فرق ہے نہ ٹھنکی اور خوش نہیں میں۔

غلط بھی اچھی اچھا انسان وہ نہیں ہوتی جتنی کہ خطرناک خوش فہمی ہوتی ہے۔ غلط بھی دوسرے کے

متعلق ہوتی ہے اس لئے جلد ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اس سے آتی چیز میں بھی نہیں آتیں۔ آتی

بھی ہیں تو اندر دنیٰ ذرا سی احتیاط سے بچت ہو جاتی ہے۔ لیکن خوش فہمی... اس کا علاج

بھی حکیم لقمان کے پاس نہیں تھا۔ پہلی بات یہ کہ خوش فہمی اگر ہو جائے تو ختم نہیں ہوتی۔

مسلل چومیں نکلتی ہیں مرنے کی بات بندے کو پتا نہیں چلتا خراشیں دراڑیں اس کے
چہرے پہ نشان پاتی چلی جاتی ہیں۔ بندے کو فرصت ہی نہیں ملتی کہ آئینہ دیکھ لے۔

مجھے ذرا کو نہیں۔

دعوت تو تمہیں نے دی تھی بولنے کی۔

☆☆☆

Chapter # 11

3. چوہاں کے پے پیتے ہیں۔

4. چائے کا سوڈا نہیں پوربا۔

3. عشق Unromantic بات کی ہے تم نے۔

4. چائے کا روٹاؤں کے ساتھ کیا قطع۔

3. تمہیں نہیں پتا۔

4. نہیں۔

3. میں بتاؤں چلو تصور باندھو۔

4. تمہیں نہ پاندھ لوں۔

3. مجھے تم پاندھادی چکی ہو۔

4. انہوں دوں۔

3. عادت ہو چکی ہے۔

4. ہر تیز۔

3. شہر یہ۔ میں تمہیں بتا رہا تھا پے کا روٹاؤں سے قطع۔

4. تا بھی چکو۔

3. پہلے آنکھیں بند کرو۔

4. کیوں کیا مطلب ہے۔

3. اعتماد نہیں ہے۔

4. لیکن اتنا نہیں ہے۔

3. کتنا ہے بتاؤ تاکہ مجھے اپنی اوقات کا تو پتا چلے۔

4. اب سنجیدہ نہ ہو جانا میں تو جو بھی مذاق کر رہی تھی۔

3. نہ کیا کرو میری جان چلتی ہے۔

4. تم کوئی بات کر رہے تھے۔

3. ہاں چائے اور روٹاؤں کی تم جانتی ہو چائے چٹا کتنا روٹاؤں کاٹا ہے۔ جب دو افراد میز

کے گرد بیٹھے ہوں اک دو بے کو کچھ کہنا چاہ رہے ہوں مگر کہہ نہ پا رہے ہوں اس وقت

چائے پینے سے بہترین حل کوئی نہیں ہوتا۔ خود کو اس سٹے سے باہر نکالنے کیلئے۔ مگر پھر

مسکد کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب چائے کے کپ سے نرم گرم بھاپ اٹھ رہی ہو کسی کسی سی

خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی ہو اور جب چائے کا کپ لیتے ہوئے نظر سے نظر کٹاؤں کوئی نظر

انہی کی انہی رہ جائے اور کوئی نظر نہ جھٹ جائے۔

4. بس کر رہیں !

3. پائے نظر سے نظر کیا جاتی ہے۔

4. Shut Up۔ ان اٹلی سیدھی باتوں کے علاوہ تمہیں کچھ آتا بھی ہے۔ نہیں۔

3. کچھ غلط ہو گیا ہے کیا۔

4. کچھ تمہیں پتا ہے تمہاری یہ اٹلی سیدھی باتیں مجھے بہت یاد آتی ہیں جب تم نہیں ہوتے۔

3. تم مجھے یاد کرتی ہو مجھے بھیج بتاؤ۔

4. نہیں !

3. اچھی دھار لٹاؤ نہ ہو یا کر دیکھی بتا دیا کرو یہاں چھپاتی ہو۔

4. ہوں چودہر ہو رہی ہے۔

3. عشق رہا کروا پے ہونے کا احساس رہتا ہے۔

4. تم بھی چلو کیا کرو گے یہاں۔

3. ایک دوست کو کانٹم دیا ہوا ہے آنے کی والا ہے۔ پانچ دس منٹ کا کام ہے پھر میں بھی چٹا

ہوں۔ تمہارے بغیر کیا کروں گا یہاں۔

4. Ok See You

☆☆☆

4. 5733381 بیلو!

۱۰۱. پیار کا لحاظ رکھنے میں وقت تو لگتا ہے۔

۱۰۲. سب سے زیادہ جانتے رہو گے یا کچھ بولو گے بھی۔

۱۰۳. جناب

۱۰۴. آپ دن۔

۱۰۵. جسے آپ نے فون کیا۔

۱۰۶. لیکن اصولاً تو آپ کو اس وقت یہاں نہیں ہونا چاہئے تھا بلکہ گھر پہ ہونا چاہئے تھا۔

۱۰۷. چاہئے تو تھا۔

۱۰۸. کئے نہیں۔

۱۰۹. ابھی چھوٹے باقی ہیں۔

۱۱۰. کبھی نہیں کیا کر رہے ہو۔

۱۱۱. اخلاقی جرم۔

۱۱۲. مغضب۔

۱۱۳. تاہم جو وہاں بگڑی ہوئی کسی کا خط یا ڈائری وغیرہ اس کی اجازت کے بغیر پڑھنا اخلاقی جرم

۱۱۴. بنی تو ہے۔

۱۱۵. کیا صاحب نہیں میری ڈائری تو نہیں پڑھ رہے۔

۱۱۶. ٹھیک سمجھی ہو۔

۱۱۷. اسی لئے میں نے فون کیا تھا تمہاری بھیل پر ڈائری روٹی تھی۔ دنوں میں جانے کیا کیا کیا ہوا

۱۱۸. ہے۔ چلیز نہ پڑھو۔

۱۱۹. اسی نے تو ابھی تک بٹھایا ہوا ہے۔

۱۲۰. رستی سے اندھ دیا ہے کیا۔

۱۲۱. رسیوں سنکھوں سے مشہور لفظوں درخوں نے جکڑا ہوا ہے۔ کس قدر عجیب و غریب سے

۱۲۲. لہجہ ہیں۔ ان لفظوں ان درخوں نے۔ اٹھنا چاہا تو اٹھ نہیں پایا ایک لفظ پڑھا ایک سے دوسرا

۱۰۱. ایک صفحہ پڑھا ایک سے دوسرا دوسرے سے تیسرا اور اس طرح۔ کوئی عجیب سی مگر

۱۰۲. خوبصورت بات ہے تمہاری تحریروں میں اور اتنی کہ یقیناً مانو تمہارا ڈسٹرب کرنا بھی نہ اگا۔

۱۰۳. کوئی اور ہوتا تو اب تک سوری رائٹ نمبر Sorry Wrong Number کہہ کر بند

۱۰۴. کر چکا ہوتا۔

۱۰۵. بند کر دوں۔

۱۰۶. تم مخاطب بھی ہو قریب بھی ہو

۱۰۷. تم کو دیکھوں کہ تم سے بات کروں

۱۰۸. ابھی کیا بات ہے۔

۱۰۹. قہر میں یا تحریروں میں۔

۱۱۰. تحریروں میں۔

۱۱۱. اصل میں کہیں بھی ایسا نہیں لگا کہ زبردستی کے الفاظ آگئے ہوں یوں ترتیب اور چناؤ سے

۱۱۲. لفظ کے بعد لفظ آتا ہے کہ نہ مکمل سا بن گیا ہے اور نہ مکمل دیکھنا سے پسند نہیں۔

۱۱۳. It's too much! خود بخود ابھی تعریفیں۔

۱۱۴. تمہیں ابھی طرح بتا رہے ہیں خود بخود تعریف نہیں کیا کرتا۔ مجھے بعض دفعہ چوتھریں چھ

۱۱۵. بار پڑھنی پڑیں دو دفعہ تو اس لئے کہ تمہاری Writing اتنی ابھی نہیں مزید چار دفعہ اس

۱۱۶. لئے کہ مجھے یہ بہت ابھی نہیں۔ تم ہنس رہی ہو۔

۱۱۷. ظاہر ہے۔

۱۱۸. اچھا تم اندازہ لگا لو کہ میں تمہارے ساتھ ہی گھر چائے پیتے تھے تھوڑے بس دوست سے ہیں

۱۱۹. پندرہ منٹ لگے تھے۔ اسے ہی آف کر کے واپس بھیل پہ گاڑی کی چابی لینے آیا تو تمہاری

۱۲۰. ڈائری پر نظر پڑی۔ یونہی کھرے کھرے ورق روانی کی اور پھر بیٹھ گیا۔ پڑھنا شروع کیا

۱۲۱. تو پڑھتا ہی چاکا کیا یہ تو تمہارے دنوں سے اندازہ ہوا کہ کیا وقت ہو گیا۔

Chapter # 12

سنو تمہاری میری شادی ہو جائے گی نا !

شاید۔

شاید نہیں انا واللہ کہو۔

ہاں اگر اللہ نے چاہا۔

اگر اللہ نے نہ چاہا تو بڑی مشکل ہو جائے گی۔

دیکھو وہی ہوتا ہے جو اوپر لکھا ہوتا ہے۔

یہ خیال ہے ایسا نہیں ہے۔

کیا مطلب۔

مطلب یہ کہ لکھتا تو وہی ہے لیکن کچھ ہم بھی کھواتے ہیں۔

نہیں کبھی۔

سب کچھ وہ اپنی مرضی سے ہی کرتا ہے لیکن کچھ ہماری بھی کمی کرتا ہے۔

شاید۔

میں یہ تو نہیں کہتا کہ تم نہ ملیں تو سر جاؤں گا لیکن بہت عجیب سا لگتا ہے تمہارے بغیر۔ اپنی زندگی کا تصور۔

This is the way things are زندگی یہی ہے ایسا ہی ہوتا ہے بعض دفعہ۔ جو

چیزیں ہمیں پسند ہوتی ہیں ہمیں نہ صرف ان کے بغیر رہنا پڑتا ہے بلکہ جو چیزیں ہمیں

نا پسند ہوتی ہیں ان کے ساتھ رہنا پڑتا ہے مرنا تو کوئی نہیں۔

سمجھاتا ہوں بہت سمجھاتا ہوں خود کو مگر اک پل بھی دماغ کی بات دل ماننے کو راضی نہیں

ہوتا ڈانٹ کے چپ کر داتا ہے۔

بڑا تیز ہے۔

کون۔

اجتہاب تھک چکے ہو گئے تمہارے سر میں درد ہو رہا تھا نیند آ رہی تھی تمہیں باقی کل پڑھ لینا۔
ابھی پڑھ کے ہی انہوں کا اتنا گپ بھی برا لگ رہا ہے کہ گھر لے جاؤں اور وہاں جا کے
پڑھوں۔ بلکہ راستے میں تو انہیں یاد کر کے سرور آئے گا۔

مجھے انداز نہیں تھا۔

تمہیں نہ اپنا انداز ہے نہ اپنی چیزوں کا نہ دوسرے کی چاہت کا۔

Ok میں فون بند کرتی ہوں میں مزید آپ کے اور اپنے عجیب حال کی رہنمائی چاہتی۔

Thank You۔

بد تیز آج خود ہی تھک چکا کہ یو کہہ کر فون بند کرو یا رو نہ تو ضد ہی کرتا رہتا تھا کہ پہلے تم بند کرو
اور بار کے بجائے ہی بند کرتا پڑتا تھا۔ مجھے اپنے آپ سے جیسی فیل ہو رہی ہے کلا بات
کروں گی۔ اور خوشی بھی عجیب خوشیاں ہوتی ہیں۔

☆☆☆

آپ کا دل۔

ہاں ہے تو۔

علاج کرواؤ اس کا۔

اتنا وقت نہیں ہے میرے پاس۔ انسان کتنا عجیب ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے جو وہ کر رہا ہے۔

وہ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا اور دنیا اس کے ذمے ہے۔ مگر جب مرنا ہے تو دنیا وہی اپنے

انداز سے چلتی رہتی ہے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ گویا جب تک زندہ رہتا ہے اس خوش فہمی میں

رہتا ہے کہ دنیا اس کی وجہ سے چل رہی ہے۔ مرنے کے بعد خیال آتا ہے کہ ایسا تو نہیں تھا۔

ہی تم بھی اپنے دل کے علاج کیلئے وقت نکالو۔

نہیں ہلکی ہو۔

وہ کیسے۔

ایک بات تو اتنا تم مجھ سے محبت تو خیر کرتی ہی نہیں لیکن کیا پسند بھی نہیں کرتیں کہ یوں جان

چھڑاتی رہتی ہو۔

پتا نہیں؟ نہ محبت کی جا سکتی ہے کہ نہیں لیکن اتنا ضرور ہے کہ تم کو پسند کیا جا سکتا ہے۔

بھلا وہ کیسے اور کیوں۔

اب بھلا ایسے غفلت کو ناپسند کرنے کی کیا وجہ جو آپ کی ذرا ذرا سی بات کو اتنی اہمیت دیتا ہو کہ

جب ملے چوٹی چھوٹی سی بات کو بھی ٹوٹ کر لیتا ہو۔ آج خوش آج آواں ہو۔ آج رو

کے آج ہو جو یہ احساس دلاتا ہو تمہارا۔ ہاتھ اٹھتے ہیں۔ تمہارے دانت خوبصورت ہیں تم

بہشتی اچھا ہو تمہاری آواز پیاری ہے۔ تمہیں یہ کلوٹ کرنا ہے تمہارے پاؤں میں یہ جھیل

گنتی ہے۔ تمہاری بے آواز بازیگاہی بھی تھی تھی ہے۔ چوڑیاں تم چھتی ہیں۔ تم نے آج

نیل پالش میری پسندیدہ گھڑی لگائی ہے فلاں دن تم نے فلاں جھمکے پہنے تھے آج بالیاں

پہنی ہیں۔ جسے آپ ملو تو اسے وقت کا احساس ہی نہ ہو۔ جسے یہ احساس ہو کہ تم سے

بہترین دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں ایک سے ایک بڑھ کر ہستی ہو۔ اور اس کی آنکھوں میں

آپ کی صورت بہتی ہو۔ وہ آپ کو ایسے جانتا ہو جیسے آپ خود بھی خود کو نہ جانتے ہوں۔

سنو چاہنے والے بہت ہوتے ہیں لیکن یوں جاننے والا کوئی کوئی تم میں سے ایک

ہو تمہیں نہ صرف خود مکمل ہونے بلکہ دوسروں کو بھی مکمل کرنے کا طریقہ ملتا آتا ہے۔ تم

نہیں جانتے میرے کتنے ادھر سے ہیں کو تم نے نامعلوم نامعلوم طریقے سے مکمل کیا ہے۔

جب بھی ملتے ہو میرے اندر چھپے ہوئے انسان سے مجھے ملوا دیتے ہو۔ کیا کہوں کہ تم کیا

ہو۔

عجیب برفیاب انسان ہوں میں بھی۔

کیا مطلب۔

یہ نفسی نہیں ہے تو اور کیا ہے کہ آپ کی بر بات ہر ادا کسی کو پسند ہوا چھی گئی ہو بچی گئی ہو مگر

پھر بھی دوسرے کے پاس کوئی جواز نہیں مجھ سے محبت کرنے کا۔

سنو۔ اس محبت کے سوا بھی بہت سارے ایسے رشتے ہیں جو سچے اچھے کھرے

اور پیارے ہیں۔

مجھے بس ایک ہی رشتہ ایک ہی رابطہ چاہئے اور وہ تمہیں مجھ سے دینا پڑے گا۔

تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے میں نے انکار کیا ہے۔ مجبور ہوں تو تمہاری اپنی ہیں۔ اتنی

روشنیاں تم سے وابستہ ہیں کہ تمہارا اپنی جگہ سے ہلنا ان کو ختم نہیں تو مدھم مدھم کر دے گا۔

اگر ان روشنیوں کو اپنی تمازتوں کا احساس نہیں انہیں خیال نہیں کہ طوفانی ہوا میں مجھ تک

نہیں آتی چاہیں تو مجھے بھی۔

مت بھولو کہ زندگی اپنے لئے ہی جینے کا نام نہیں۔ دوسروں کے کام آنے کا بھی نام ہے۔

کاش تم میں کوئی خامی ہوئی کوئی بُرائی ہوئی تم ہے وہاں ہو تم میں ہر جگہ ہو تم میں کم از کم تم سے

چھڑتا تو آسان ہوتا تم اپنی دوستی وہ دشمنی میں نہیں بدل سکتیں کیا۔

کوشش کرو گی اب تم دھیرج رکھو خود کو اور خود کو پریشان مت کرو۔

اتنے خلوص اتنے پیار سے کی تو ہو چکی دشمنی۔

میں چوں۔

ایک منٹ۔ تمہیں پسند ہے نابے مقصد مردوں پر گھونٹا اور پورٹ اٹشن پر چکر لگانا وہاں

کسی شیخ پر بیٹھ کر آتے جاتے لوگوں کو ٹکٹا ان پر فخر سے کرنا۔

ہاں بہت۔ میں لڑکا ہوں تو راتوں کو مسجدوں میں دیئے جلاتی کسی نیم کے چڑتے بیٹھو

کر بائری بجاتی آتی جاتی لڑکیوں پر فخر سے کسی اور نہیں تو کسی غیے والے کے پاس کھڑے ہو کر وہ کیا پکڑے اور پکڑیاں کھاتی۔

یہ سب تو اب بھی ہو سکتا ہے چوایز پورٹ چلتے ہیں یا کسی انشیشن کے پلیٹ فارم پر کسی بیچ پر دھرمادار کر بیٹھ جائیں گے اور وہاں جو غیے والے ہوتے ہیں نا ان سے ناں پکڑے۔
کر کھائیں گے گرم گرم چائے پیئیں گے۔۔۔۔۔ کہاں کھائیں گے۔

اگر ایسا ہوتا کیسا لگے۔

سڑک دیکھ لیتے ہیں۔

یقیناً بہت اچھا لگے گا بہت مزہ آئے گا یہ سب ہو میں ہوں اور تم ہو۔

تجوری کیا ہے۔

تجربہ کیا ہے کہ یہ سب میرے اصولوں کے خلاف ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے پیچہ اصول بنائے ہیں۔

اتنی چھوٹی سی جگہ نہ کہتے ہیں۔ بڑے اصول بنائے ہیں۔ مجھے تو پرکھی بھی بہت فخر آتا ہے اور اپنی بے بسی پر بھی۔ لیکن میں نے بھی مہد کر کھا ہے کہ کسی دن تمہارے اصول نہ توڑ دیتے تو جو چاہے کہنا۔

دیکھو کوئی برقی نہیں ہوتی چاہئے۔

جی نہیں سب چوتھیں کے دائرے میں ہوگا۔

خیر۔ ان باتوں کو چھوڑو کسی اور موضوع پر بات کرتے ہیں۔ اچھا یہ بتاؤ یہ ادب ہوتا کیسا ہے۔

بے ادبی کی آخری حد۔

مطلب۔

مطلب یہ کہ اب کو جتنا اچھا اور بہتر ہیں بے ادب بے لحاظ اور بے احساس لوگ تخلیق کر سکتے ہیں اتنا ایک سیدھے سادے نیک و شریف بندے کے بس کی بات نہیں۔

تو یہ۔ اتنا بے لاف تبصرہ۔

سب باک بھی۔

ویسے تم یہ زیادتی کر گئے ہو میں یہاں تجھیں سینہ نہیں کرتی۔

Let Me Clear اب دیکھ لو میں نے اس دن تجھیں پر حاوی طلب تمہاری تحریروں کو تمہاری ساری تحریروں میں اپنا آپ جھلکتے تمہارا خلوص یا مامعصومیت تمہارے اندر کی خوبصورتی لڑکی ابھی تک کوئی برا کر دار تخلیق نہیں کر سکیں جس دن تم نے ایسا کر لیا اپنے آپ کی نفی کر لی تو ہم بھی ادب تخلیق کر لوگی۔

میں اب بھی نہیں سمجھتی تم کیا کہنا چاہ رہے ہو۔

یہ لوگ اپنی عادت و کردار کی بدصورتی کو اپنے الفاظ سے خوبصورت بنا دیتے ہیں کہ لوگ

انہیں خوبصورت انسان سمجھتے تھے ہیں مگر کہ

There Exceptional is always there, but exception proves the rule.

میرا خیال ہے کہ ہر کسی کو حق ہوتا ہے کہ وہ اپنی کمی کو اپنی بدصورتی کو کسی طرف ختم نہیں تو کر سکتے چھپا سکتے۔

جی ضرور مگر! یہ بدصورتی اپنی ذات اپنے کردار سے ختم کرے اسے اندر چھپا کر سوسے ہوئے ناگ کی طرح نہر کرے کہ جب چاہے وہ اٹھ کر فوس لے۔

تجربہ کیا ہے کہ یہ سب حساس اور معاشرے کے خوبصورت انسانوں کی بات کر رہے ہیں۔

ایک اچھا شاعر ایک اچھا لکھنے والا ایک اچھا انسان بھی ہو یہ ضروری نہیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے ایک اچھے انسان کیلئے ضروری نہیں کہ وہ شاعر یا ادیب بھی ہو۔

یہ کیا بات ہوئی لکھنے والا کہنے والا اچھا ہے تو اچھا کہا اچھا لکھا نا۔!

بہت کم ہوتا ہے بہت ہی کم۔ مجھے تو ابھی تک ان سے مل کر مایوسی ہوئی ہے مجھے تو ابھی تک یہی نظر آیا ہے کہ۔

دوڑی دوڑی پونٹاں تے تے تے لوگ

تے تے تے لوگاں نوں دڑے دڑے روگ

کیا سوچتے نہیں۔

سوچ رہی ہوں جانے تمہاری طرح کتنے لوگوں کے لبوں میں اتنی نزوہت ہو۔ اور کیا کل

میرا بھی ان لوگوں میں شمار ہوگا کل میرے لئے بھی کوئی ایسے ہی زہرا لگے گا۔

۱؎ یگی ۔ میں اس بات سے انکار نہیں کرتا کہ خوبصورت انسان نہیں ہیں لیکن وہ بہت کم ہیں اور تمہارا شمار دوسرے بھی تا یاب کہ یاب لوگوں میں ہوتا ہے تم تاؤ تمہیں ابھی تک کسی نے متاثر کیا۔

۲؎ میں ابھی تک کسی سے ملی کہاں ہوں صرف انہیں دیکھا ہے تھوڑی سی دیر کے لئے۔

۳؎ ملنا بھی نہیں تم حساس لڑکی ہو بہت دکھوگی۔

۴؎ تم یہ سب کہے کہہ سکتے ہو۔

۵؎ دیکھو جو شباب کے بغیر ادب تخلیق نہ کر سکے وہ بے ادب نہیں تو کیا۔ دولاہین نہیں تو کیا مکاری و عیاری نہیں تو کیا بد صورتی نہیں تو کیا۔

۶؎ بس کرو مجھے ڈر لگ رہا ہے۔

۷؎ جو نہ اے ہم اسے بُرا کیوں نہیں کہہ سکتے اور ان کے منہ نہ۔

۸؎ میرا تو خیال ہے کہ کسی کی اچھائی دیکھو تو اس کی تعریف کرو اگر کسی میں غامی یا برائی دیکھو تو اسے نظر انداز کرو و چھپا جاؤ۔

۹؎ تاکہ وہ اور شیر ہو جائے۔

۱۰؎ تمہیں پتا ہے جب ہم اپنی طاقت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں تو اصل میں دوسرے کی کمزوری کی بات کر رہے ہوتے ہیں جب کسی کی بُرائی کر رہے ہوتے ہیں تو اصل میں اپنی اچھائی کر رہے ہوتے ہیں۔

۱۱؎ جیسے میں اپنی محبت کا اظہار کر رہا ہوتا ہوں تو اصل میں تمہاری نفرت کی بات کر رہا ہوتا ہوں۔

۱۲؎ خدا را یہ نفرت کہاں سے لے آئے ہو میں چلتی ہوں۔

۱۳؎ بیٹھ جاؤ مجھے رہو۔ اس دنگ میں ایک فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔

۱۴؎ وہ کیا۔

۱۵؎ دو یہ۔ یا تم طویا یا اکل نہ طلو۔

۱۶؎ تم نہ رو سکو گے اگر نہ ملنے کا فیصلہ ہوا تو

۱۷؎ تم رہ سکو گی۔

۱۸؎ مشکل لگتا ہے۔

۱؎ تم چاہتی کیا ہو۔

۲؎ تمہارے دل سے اپنی خواہنجواہ کی Attachment قسم کرنا۔

۳؎ محبت کیوں نہیں کہتیں... لوگ محبتوں کے درخت لگاتے ہیں اور تم لگائے درخت کی جڑیں اپنے ہاتھوں سے کھناڑیاں مار مار کے کاٹ رہی ہو۔

۴؎ چلو ایسا ہی کھجولو۔

۵؎ ایسا کیا کھجولوں ایسا ہی ہے... میں چلتا ہوں۔

۶؎ As You Wish

۷؎ It's not my wish, it's your wish

۸؎ اوکے یہ میری سی ڈش سنی۔

۹؎ God Bless Us.

۱۰؎ شکر یہ

☆☆☆

Chapter # 13

- ۱ بہت انتظار کروایا۔
- ۲ بہت کوشش کرتا ہوں کہ آپ سے کام نہ لے لیکن پھر کوئی نہ کوئی کام نکل ہی آتا ہے۔
- ۳ اس قدر جتنی لہجہ، کہاں ہو اس وقت۔
- ۴ میں جہاں بھی ہوں آپ سے بہت دور ہوں آپ نے خود اپنے ہاتھوں سے اس چیز کی جڑیں کاٹی ہیں جتنے نوپے ہیں مہنیاں توڑی ہیں جو آپ کی محبت کا میرے دل میں لگے تھا۔
- ۵ مانتی ہوں چاہے مجھے اس کے سوا چارہ ہی کوئی نہیں تھا۔
- ۶ اُف میرے خدا! وہی لہجہ مصیقتوں والا تیارہ جاؤ گی اور اتنا کمر جاؤ گی تم۔
- ۷ اس سے ابھی کیا بات ہو سکتی ہے۔
- ۸ کیا ملا تمہیں خود کو مجھ سے دور کر کے...
- ۹ جو تمہارے قریب ہوتے نہیں ملا تھا۔
- ۱۰ بہت عجیب لڑکی ہو تم یوں ہر طرح سے خوبیوں خامیوں سمیت میرے آئینہ میں کے فریم میں فٹ آتی ہو کسی دن میں تمہاری ساری مصیقتوں اصولوں سمیت تمہیں تم سے چھانکے لے جاؤں گا اور تم جتنی چلائی رو جاؤ گی۔
- ۱۱ یہ چوری چکاری کب سے شروع کر دی۔
- ۱۲ جب سے لوگوں نے مجھے میرا حصہ بنا چھوڑ دیا۔
- ۱۳ حصہ یا بھتہ۔
- ۱۴ جو چاہے کبہ جو چاہے سمجھو تم اپنے آپ کو تو میری نظروں سے اوجھل کر سکتی ہو اپنی یاد کو نہیں خیال کو تصور کو نہیں جو تھوڑے سے وقت میں میں نے بہت سادقت تمہارے ساتھ گزارا ہے وہ میرا سرمایہ ہے۔
- ۱۵ ایسا سرمایہ جس کا فائدہ کوئی نہیں۔
- ۱۶ تم اتنی بے حس بے احساس نہیں ہو اور نہ کوشش کرو بننے کی مت کانٹے بکھیر دچلو گی تو اپنے

آپ کو کڑی کر لو گی جنوی تو اپنے ہاتھوں کو بولہ بان کر لو گی۔ یوں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور مجھ پر بھی رحم کرو۔

- ۱ کیا کروں بھول میری قسمت میں نہیں ہیں۔ بس کانٹے ہی کانٹے ہیں۔
- ۲ کانٹے ہوئے کا مطلب تو یہی ہے کہ سبھی کہیں آس پاس تمہارے بھول بھی ہیں۔
- ۳ واقعی... اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ "تھینک یو دیری عج" میں بہت اُداس تھی تم سے بات کر کے میری.....
- ۴ میری اُداسی کون دور کرے گا۔
- ۵ کسے کرنی چاہئے۔
- ۶ میں نے کس کی کی۔
- ۷ میری۔
- ۸ تو بھر
- ۹ یعنی مجھے۔
- ۱۰ بالکل۔
- ۱۱ وہ کیسے۔
- ۱۲ تمہاری اُداسی تو میری آواز سن کے دور ہو گی میری اُداسی بے قراری تمہیں دیکھے ہا چہین نہیں پائے گی۔
- ۱۳ میرا گھر میرا آفس میرا راستہ... تمہارے گھر تمہارے آفس تمہارے راستے سے دور تو ہے لیکن تمہارے شہر میں ہی ہے۔
- ۱۴ بلاری ہو۔
- ۱۵ ہاں مگر اس طرح
- ۱۶ یونی کبھی کبھار ملیں کوئی بات ہو
- ۱۷ یہ کب کہا ہے کہ وہ خوش بدن ہمارا ہو
- ۱۸ اگر یہ کہہ لیں یہ چاہ لیں تو محترمہ مجھ پر برا احسان ہوگا۔ کیونکہ کبھی کبھار ملنے لینے اور بات کرنے سے میرا دل نہیں بھرتا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ وہ صرف میرا اور میرا ہی ہو۔ ویسے

ابھی ہم تمہارے اور بہت سی پیارے ہیں۔

اب زیادہ فوری نہ ہو۔ فوراً چری سے اتر جاتے ہو۔

اور تم بھی تو فوراً لال جھنڈی لہرائے نکلتی ہو۔

ہاتیس بہت کرنی آتی ہیں تمہیں۔

تمہیں اچھا نہیں لگتا۔

پتا نہیں۔ اچھا سنو میری ڈائری تمہارے پاس ہے زحمت نہ ہو تو آفس ڈراپ کرتے جاؤ۔

ڈائری والی کو پک نہ کرتا جاؤں۔

بدلتیری نہیں..... اپنی پہلی فرصت میں ڈائری پہنچا دو بہت یاد آ رہی ہے مجھے

اور مجھے تم یاد آ رہی ہو۔

تو یہ ہے۔

اور چھ

نہیں اور کچھ نہیں۔ ویسے کیا ہو رہا تھا آج کل۔

کیا کرو گی پوچھ کر۔

یہ میری بات کا جواب نہیں۔

آپ کی تو کسی بات کا جواب نہیں۔

ظفر کر رہے ہو۔

مجھے کیا پڑی کسی پر ظفر کرنے کی۔

کسی پر لینے کسی پر "میں سب سے شامل ہو گئی" کسی میں۔

جب سے آپ کو کسی کی کوئی خبر نہیں اپنا مطلب ہوا تو بات کر لی۔

یہ بات ٹھیک ہے کہ میں ذرا مصروف تھی لیکن تمہیں بھولی ہرگز نہیں۔

کوئی ثبوت۔

ایسی باتوں کا ثبوت کہاں ہوتا ہے۔

جب ثبوت نہیں ہے تو

ثبوت کیلئے مجھے کیا کرنا چاہئے۔

اتنا نہ آزماد۔

تم سے ملوں تو مصیبت تم سے نہ ملوں تو مصیبت۔

اچھا اب میں چتا ہوں۔

کچھ دیر ضرور لگے نہیں۔

یہ کوئی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن.....

لیکن۔

کچھ نہیں۔ اتنے عرصے بعد ملے ہو اور یوں دل جلا رہے ہو۔

کس کا۔

اپنا بھی اور میرا بھی۔

بتاؤ میں کیا کروں۔

مجھ سے پوچھ رہے ہو جیسے خود پتا نہیں۔

کس سے پوچھوں کون بتائے گا اس مسئلے کا حل۔ ایک قدم آگے بڑھتا ہوں دس قدم

پیچھے ہٹے جاتے ہیں۔

ایسا کروا لانا چنانہ شروع کر دو۔

میری جان پر مبنی ہے تمہیں مذاق سو بھر رہا ہے۔

جس کا علاج نہ ہو وہ سہنا ہی پڑتا ہے۔

اچھا اب کہیں ملو نہیں کڈنیپ (Kidnap) نہ کر لوں تو کہنا۔

خدا حافظ.....!

خدا ہی حافظ۔

Chapter # 14

- آؤ بیٹھو... بیٹھو، لوگ کیا سوچیں گے میں لڑکی کو زبردستی لٹ دے رہا ہوں۔
- ویسے لٹ تو زبردستی ہی دے رہے ہو۔
- گازری میں بیٹھنے کا شکر یہ۔
- یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔
- جانتا ہوں۔
- پھر ایسا کیوں کیا۔
- جان بوجھ کر بڑا دل چاہتا تھا تم سے تمہارے اصول کی خلاف ورزی کرواؤں۔ آج موقع مل گیا ویسے Last Time تمہیں یاد ہوگا کہ میں نے کہا تھا کہ اب کہیں نظر آئیں تو کڈیپ (Kidnap) کر لوں گا۔
- مجھے کچھ یاد نہیں۔
- یاد دلاؤں۔
- نہیں شکر یہ۔
- تاراض ہو۔
- یقیناً۔
- کیوں۔
- تم نے اچھا نہیں کیا۔
- یہ لٹ دینے کی
- ہاں پہلے بھی تم کئی دفعہ پاس سے گزر چکے ہو مگر اس طرح کی حرکت نہیں کی۔
- مجھے جانتا تھا کہ یوں سڑک پر تم انکار نہیں کر سکو گی۔
- تم نے اچھا نہیں کیا۔
- بے شک مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے میں نے بارہا سوچا تھا کہ تم میرے ساتھ نہیں

میں تمہارے ساتھ سڑکوں کا تو کیا گئے گا۔

پھر کیا لگ رہا ہے۔

تمہارا کوئی خواب ایک دم سے حقیقت بن کے سامنے آیا کہی۔

ہاں تلخ خواب اکثر۔

چلیز..... اتنے اچھے خوبصورت موقع پر کوئی بدشگونی نہیں ہوگی۔

یہ کہاں جا رہے ہو۔

پٹرول ڈلوالوں پھر جاتا ہوں۔

نیکی فیل کیوں کروائی۔

تاکہ راستے میں دوبارہ کہیں رکنے کی دھت نہ کرنی پڑے۔

مطلب۔

میں تو چلا جا رہا تھا۔

کیا مطلب۔

جناب جب تک اس گاڑی میں پٹرول کا آخری قطرہ ہے ہم نہیں رکیں گے۔

ایک دو بد تمیزی تھی ایک یہ بد تمیزی ہے۔

وہ تو کسی۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے والی۔ جب تم نے گاڑی میرے سامنے روک کر بیٹھنے پر اصرار کیا

اور اس سے پہلے جو زوردار بریک لگائے تھے۔

وہ تو دلی مراد یوں سامنے آنے پر بریک تو لیتے ہی ہیں۔

اور ہارن کس خوشی میں بجایا تھا۔

تمہیں متوجہ کرنے کے لئے۔

اور جو اتنے سارے لوگ متوجہ ہو گئے تھے۔

ان کی خبر ہے۔

تمہیں بتا ہے اس وقت میں نے کیا کہا تھا۔

میں نے تمہارے بٹے لبوں سے امدادہ لگالیا تھا کہ تم نے کیا کہا ہوگا۔

کیا کہا ہوگا۔

آلو کا پنما۔

بالکل سبکی کہا تھا۔

مجھے اندازہ تھا

تھیں تباہیہ Reaction، دوسرا ابھی ہو سکتا تھا۔ تمہارے اس طرحی سڑک پر روکنے پر۔

جی جناب! مجھے پورا پورا اندازہ تھا کہ مجھے ایک زوردار چھڑی پر دستک ہے لیکن وہ کہتے ہیں تا کہ امید پدید آیا قائم ہے۔

اوہ میرے خدا! یہ تو بارش شروع ہو گئی۔

اسے بار کریم آن آتا برس آتا برس کہ وہ چاہے نہیں۔

گاہ بند کرو اور گاڑی کو کسی سائڈ پر لگا دو بارش میں نہیں چلانی چاہئے۔

ویسے بھی مجھے سرنے کا ابھی کوئی شوق نہیں بہت سے کام کرنے والے ہیں۔

اس چیز کا مجھے تم سے زیادہ خیال ہے اور وہ کہ گاڑی اور یہ لو ٹیپ آن کر دی۔

پتا نہیں تھی دیر بارش ہوتی رہے گی۔

اس پریشانی کو بھول کر یہ محسوس کرنے کی کوشش کرو کہ قدر حسین لمحات میں اور گانا ابھی۔

لگ جائے کہ پھر یہ حسین رات ہو نہ ہو

ٹیپ بند کر دو دیکھو وہ سامنے والی گاڑی کو بے چارے سے کراس پر سی روک لی۔

وہ بے چارہ نہیں بے چارہ ہے۔

میرا خیال ہے تمہیں اس کی مدد کرنی چاہئے۔

تا کہ تم یہ گاڑی لے کر دو گیارہ ہو جاؤ۔

کتنا مزے آئے گا وہ لڑکی تمہیں لفٹ دے گی تمہارے گھر تمہیں چھوڑنے جائے گی تم

اسے چائے کی دعوت دو گے اور۔۔۔

رہے دو ایک تو سنبھالی نہیں جا رہی مجھ سے ویسے ایک بات بتاؤں بالکل سنجیدگی سے۔

ارے تم تو سنجیدہ ہو گئے۔

یقین جانو مجھے تمہارے سوا کوئی لڑکی ابھی نہیں لگتی میں بہت ساری لڑکیوں سے ملتا ہوں

ان سے باتیں کرتا ہوں۔ میری دوستی ہے، باتوں کے ساتھ مگر جو تمہاری بات ہے وہ مجھے

کسی اور میں نظر ہی نہیں آتی۔ میں چاہتا ہوں تم سے بغاوت کرنا لیکن کر نہیں پاتا۔ ایک دو

دفعہ کوشش بھی کی لیکن اپنے کا نہ سے پر تمہارا ان دیکھا ہاتھ پیچھے کھینچتا ہوا محسوس ہوا۔ میں

نے جھکا بھی لیکن دل نے ڈانٹ دیا۔ آنکھوں نے کہا تم کیا بے ایمانی کر رہے ہو۔

خوبصورت سے خوبصورت لڑکی دیکھ لوں۔ بات کروں اسے چھو لوں کچھ نہیں ہوتا۔ مگر

تمہاری آہستہ سی سن لوں تو دل میں کہیں جھنجھکی ہی نہ جاتی ہے دل کے تار بجنے لگتے ہیں۔

خوشی سکون اطمینان کہیں آپ ہی آپ دل و دماغ میں دھنک رنگوں کی طرح اُترتے

ہیں۔ میرے ساتھ ایسا کیوں اور تمہارے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہے۔

پتا نہیں۔

یہ خطرہ محبت بھی محروا میں کھلے پھول کی طرح ہے نہ سیرے میں جی پاتا ہے نہ کسی جواز سے

میں لگ پاتا ہے نہ کسی تربت پہ میری محبت بھی مجھے محروا میں کھلے پھول کی مانند لگتی ہے۔

تم مجھ سے کیا چاہتے ہو آخر خاک بھرم ہے رہنے دوا ہے۔

سوری .. چھوڑو یہ بتاؤ تمہاری گاڑی کہاں ہے۔

آج کل درکشاپ میں۔

میں تمہیں روز لینے آ جایا کروں۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

اچھا یہ بتاؤ اتنا کچھ کر لیا تم نے اب کیا ارادہ ہے۔

انتظار۔

کس کا۔

یہ ابھی سوچنا ہے کس کا انتظار کرتا چاہئے اور کس کا نہیں۔

اُن میں کہیں کہ میرا انتظار کرتا۔

ابھی میں نے یہ سوچنا شروع نہیں کیا۔

بہر حال جب بھی سوچو مجھے بھی دھیان میں رکھنا۔

انتظار کر سکو گئے۔۔

- تم بھی ہار گئیں۔
میں بھی جیت کر کیا کروں گی۔
ویسے خوب گزرے گی جوں بیٹھے گے ہارے ہوئے دو۔
بڑے چالاک ہو۔
چالاک ہی ہوں تا تمہاری طرح دوغلا تو نہیں۔
بار مانی ہے تا اس لئے جو چاہے بہرلو۔
ویسے کوئی کوئی ہی ہوتا ہے جس کے جیتنے سے کوئی ہار جاتا ہے۔
چلیں دیر ہو گئی ہے بارش بھی تھم گئی ہے۔
کل میں تمہارے آفس آ رہا ہوں۔
میں انتظار کروں گی۔

☆☆☆

- انتظار یا صبر۔
میرا خیال ہے دونوں ایک ہی چیز کے نام ہیں۔
نہیں فرق ہے۔
مثلاً۔
مثلاً انتظار کا پھل ہو یا نہ ہو صبر کا پھل ضرور ہوتا ہے۔ میٹھا ہو یا کڑوا ہو۔
تو پھر ایسا کرو صبر کے ساتھ انتظار کرو۔
ایسا ہی کر رہا ہوں ویسے سنو... تمہیں مجھ پر رحم نہیں آتا۔
مجھ پر رحم کرنے والے نے رحم نہیں کیا میں کسی پر کیا رحم کروں۔
دوسروں کے بدلے مجھ سے تو نہ دو۔
تم خود ہی جان لو مجھ کو زرد میں جاتے ہو دوسروں کی طرح اس دائرے سے نکل کیوں نہیں جاتے۔
میں گھبرانک کرتا چاہتا ہوں اور تم توڑنے کا مشورہ دے رہی ہو۔
فیس لئے بغیر مشورہ دیا ہے تا اس لئے قدر نہیں کی۔
فیس لے لو مگر خدا را ایسے مشورے تو نہ دو۔
جو چاہے کرو میں کون ہوتی ہوں کچھ کہنے والی۔
تم ہی تو ہو۔
اچھا اب بد تمیزی نہ کرو۔
اس میں بد تمیزی والی کون سی بات ہے۔
تمہیں توڑنے کا بہانہ چاہئے۔
اور تمہیں تو چاہیے ہی نہیں۔ اچھا بابا تم جیتیں میں ہاراکے کیونکہ...
ابھی تم ہمارے ہو
اور بہت ہی پیارے ہو
ہار گئے۔
جیت کر کیا کروں گا۔
جیسے تمہاری مرضی۔

Chapter # 15

- 3 کیا ہو رہا ہے۔
- 4 بیٹھو مگر کچھ دیر چپ بیٹھو میں تمہوڑا سا یہ کام کر لوں۔
- 3 اسے تمہیں کچھ اعزاز دے میں کتنی دیر سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور تمہارے ہی سامنے۔
- 4 ایک منٹ ... !
- 3 کوئی ایک منٹ دفت نہیں۔
- 4 ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو بہت ضروری کا تھوڑا ہیں پلیز۔
- 3 Short Up
- 4 ارے ارے پلیز دم کرو میری کئی دنوں کی محنت میں بس تمہوڑا سارا دیا گیا ہے بھرتا میں کریں گے۔
- 3 جے تیرے رہے سہارے تے ساری عمر بے کھوار۔۔
- 4 بدتمیز۔
- 3 پرانی بات ہے کوئی نئی بات کرو۔
- 4 تم نہیں سنے تو میں کافی بول رہی ہوں۔
- 3 Really
- 4 لیکن تم سن رہے ہو تو زیادہ بول رہی ہوں۔
- 3 بدتمیز۔
- 4 شکریہ۔ پرانی بات ہے کوئی نئی بات کرو۔
- 3 فوراً بند چکا دیا۔
- 4 زبانی کلامی جو چکا تھا۔
- 3 سنو !
- 4 ہوں۔
- 3 عورت کو "دل داری" کیلئے بنایا گیا ہے تم کہاں "دنیا داری" میں پھنس گئی ہو۔

- 4 تم نے "دل داری" ہی کرتی ہے تو میری "طرف داری" کرو یہ پہچان مجھے واپس کر دو۔
- 3 یہ میری بات کا جواب نہیں۔
- 4 آپ کی بات کا یہ جواب ہے کہ جو اس آئے وہی کرنا چاہئے۔
- 3 کرو یا بابا..... جو دل میں آئے وہی کرو میں کچھ دنوں کیلئے شہر سے باہر جا رہا ہوں۔
- 4 جلدی آ جانا۔
- 3 کیوں تو جاؤں گی نا۔
- 4 تمہیں فوراً کئے کا بہانہ چاہئے۔
- 3 چلا گیا تو پچھتاؤ گی۔
- 4 جہاں اتنے پچھتاوے وہاں اک اور کسی۔
- 3 تمہیں دکھ کیا ہے..... آج بتا دی دو۔
- 4 دکھ یہ ہے کہ:
- دکھ کوئی نہیں ہے سکھ کوئی نہیں ہے
- کسی سے ملنے کا کسی سے بچھڑنے کا
- کسی کو پانے کا کسی کو کھونے کا
- کسی کو آنے کا کسی کو جانے کا
- سلیقہ نہیں ہے
- دکھ یہ ہے کہ دکھ کوئی نہیں سکھ کوئی نہیں
- مجھے جہاں نہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن میں بہت اداس ہوں۔ اب یہ نہ کہتا
- کہ تم اداس کتب نہیں ہوتیں۔ کیونکہ اس طرح کی اداس میں کبھی نہیں رہی۔ چلے آؤ پلیز
- ہم کو اس سے کیا مطلب یہ کیسے ہو یہ کیونکر ہو دے تم اچھا سلوک نہیں کر رہے ہو میرے
- ساتھ۔ تمہاری محبت کا یہی دین ایمان ہے کہ کسی پتھر کو دم کرو اور یوں پھٹنے اور بکھرنے
- دو کسی سانچے میں نہ ڈالو..... بولو! مگر تم کیوں بولنے لگے۔
- 4 ایسا نہیں ہے۔
- 4 ایسا ہی تو ہے تم اس وقت تک میرے آس پاس آگے پیچھے رہے جب تک تم نے میری
- آنکھوں میں پانی نہیں بھردیا۔ میری ہنسی کو میرا نہیں رہنے دیا۔ میں کس قدر بے خبر ہے

پردہ چلی جا رہی تھی۔ بد لحاظ ہوا نہیں بھی میرا لحاظ کر کے چلا کرتی تھیں بلکہ آج کل کو چھوٹے کی ہمت ان میں بھی نہیں تھی میری چوڑیوں کو ٹھٹھکنے کیلئے میری پائل کو بچنے کیلئے میرے گھروں کو دھکیلنے کیلئے کسی کا انتظار نہیں کرتا پڑتا تھا میں خود پہ بہت اترا یا کرتی تھی آئیے میں جب بھی کچھ تھی اپنی ہی صورت نظر آتی تھی کوئی نہیں جھانکتا تھا ان آنکھوں میں کیا آ زاوی مجھ سے ان تجھے رات ہوتے ہی سو جانا اور صبح دیر ملے سوتے رہنا۔

کیا پڑھ رہی ہو۔

دیکھو یہ کتنے خوبصورت ڈائلاگ ہیں۔

دکھاؤ مجھے تو حسرت سیری کی کہ کوئی مجھے بھی یہ کہے۔

تمہیں پتا ہے عورت کس مقام پہ یہ سب باتیں کرتی ہے۔ جہاں سے رنے کا شدید خطرہ

ہوتا ہے۔ یہ اتنا نازک مقام ہوتا ہے کہ ٹھٹھکانا ممکن ہوتا ہے مگر جو سنہیل جاتا ہے۔

دو تہہ پار طرح ایک ناقابل شکست سیسر پائی ہوئی ناٹوئے والی دیوار بن جاتی ہے جس

سے دوسرا ہانڈا نکلوا کر مر تو سکتا ہے لیکن۔

میری بھی تو سنو!

کیا سنوں۔ وی عقیدت بھری کہانیاں جن کی وجہ سے تمہیں بھی کبھی کبھی محبت ہی ہونے

لگتی ہے۔

تم انہیں کہانیاں کہہ رہے ہو۔

نہیں عقیدت جس سے محبت کے ہاتھ بندھے ہوتے ہیں۔

محبت کے ہاتھ تو ہوتے ہی بندھے ہیں۔ ہاں لیکن محبت میں ایک ہاتھ اپنا تو دوسرا کسی اور کا

ہوتا ہے اور عقیدت میں دونوں اپنے ہی ہاتھ بندھے ہوتے ہیں۔

خوبصورت بات کبھی ہے تم نے جو اسے کو دل چاہ رہا ہے۔

کے۔

تمہیں۔

بد تمیزی نہ کیا کرو۔

سنو تم رنجشی ہو اور نوراً خود ہی مان جاتی ہو جیسے کوئی بات یاد آ جاتی ہو۔

ابھی Observation ہے تمہاری مگر کیوں پوچھ رہے ہو۔

اصل میں مجھے مٹا بہت اچھا آتا ہے کبھی روغوثا۔

میں آج تک کسی سے نہیں روغی۔

کیوں۔۔۔۔۔

کسی پر امتحان نہیں کر پاتی کہ میں روغی تو وہ مٹا لے گا۔ بالفرض اگر اس نے نہ مٹایا تو یہی

خیال مجھے روٹھنے نہیں دیتا۔

بگلی۔ لیکن ایک اور بات بھی ہے اور وہ یہ کہ تم سے کوئی روغھا ہوا ہے ناراض ہے اس کا بھی

پتا نہیں چلتا یا یہ کراسا نہیں ہوتا تمہیں۔

نکاو کی بگلی سی تبدیلی کو محسوس کر لیتی ہوں۔

پھر کیا کرتی ہو۔

ان میری وجہ سے کسی کے ماتھے پہ ہل پڑے ہوں یا کسی کی آنکھوں کو میری وجہ سے اپنا

زاویہ بدلتا پڑے تو میں خودی دہاں سے ہٹ جایا کرتی ہوں۔

گو یا روٹھنے والے سے خودی روٹھ جاتی ہو۔

اس کا مجھے اندازہ نہیں۔

مجھے پتا ہے تمہیں نہ صرف روغھا بلکہ مٹا بھی بہت اچھا آتا ہے لیکن ڈرتی ہوں کہ تم پہ کسی کو

پیار نہ آ جائے۔

شاید۔

شاید نہیں یقیناً لیکن شاید تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ اس کے باوجود جس کو تم پہ پیار آتا ہوتا

ہے اسے آ ہی جاتا ہے۔

اتنے براؤ مانڈ ڈبنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تمہارے جیسی لڑکی کے ساتھ بننا پڑتا ہے تمہیں پتا ہے یونیورسٹی آنے سے پہلے کالج لائف

میں میں بڑا اندر مانڈ ڈبوا کرتا تھا۔ میرے ساتھ میری کزن پڑھا کرتی تھی وہ بہت پیاری

سی اور معصوم تھی۔ لڑکے جب اس کی تعریف کیا کرتے تھے یا اس سے بات کیا کرتے تھے

تو میں کھول اٹھتا تھا انہیں تو کچھ نہیں کہہ پاتا تھا لیکن اس بے چاری سے لڑ پڑتا تھا۔

پھر.....!

پھر اس نے ٹنگ آ کر میری وجہ سے کالج کیا پڑھنا ہی چھوڑ دیا۔ پھر اس کی شادی ہو گئی کچھ عرصے بعد حالات ایسے آئے کہ اسے جاب (Job) کرنا پڑا اب وہ ایک معمولی سی جاب کر رہی ہے۔ ٹائپنگ سیکھ کر ایک آفس میں Typist مگنی ہوئی ہے۔
I Feel Guilty

کیوں.....

اس لئے کہ میں اسے کالج میں ٹنگ نہ کرتا تو وہ اور کچھ پڑھ لیتی تعلیم اچھی ہوتی تو جاب ابھی مل جاتی۔

ہاں یہ تو ہے..... اسے چاہئے تعلیم بھی ساتھ ساتھ جاری رکھے۔

میں نے اسے کہا تھا وہ اب لی اسے کی تیاری کر رہی ہے میں بہت اداں ہو جاتا ہوں اس کا سوچ کر۔ اس کیلئے بہت دعا کرتا ہوں۔

میں بھی حیران ہوا کرتی تھی کہ عام حالات میں مرد اتنا فراخ دل ہوتا نہیں جتنے تم ہو۔ I Still Remember جب تم یونیورسٹی میں اس لڑکے کو میرے پاس کینٹین میں لے آئے تھے جب ہمارا گروپ میٹا ہوا تھا اور اس سے کہا تھا کہ صاحب اس کے باوجود کے ٹھیک نہیں بتا یہ مجھے پسند کرتی ہے یا نہیں لیکن میں اسے پسند کر رہی ہوں اور اس سے شادی کرنے کا بھی پکارا وہ رکھتا ہوں۔ اس کے باوجود تم ٹرائی کر کے دیکھ لو اگر یہ محترمہ راضی ہو جائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں سب نے بڑا انجوائے کیا تھا تمہارے اس مذاق کو۔
دیئے بائی داوے اس نے کیا کہا تھا۔

اس نے کہا کہ آپ کے گروپ کی فلاں محترمہ مجھے بہت پسند ہیں میں رشتے کی بات کرنا چاہتا ہوں اگر تم مدد کرو تو.....

تو اچھی مدد کی تھی تم نے..... اتنا شرمندہ کیا کہ دو بارہ نظری نہیں آیا۔

ملا تھا مجھے پچھلے دنوں اپنی پہلی کراٹھ مارکیٹ میں پوچھ رہا تھا سناؤ کتنے بچے ہیں تمہارے۔

تم نے کیا کہا۔

کیا بتاتا کہ میں تو اب تک Try ہی کر رہا ہوں۔ محترمہ نے اس وقت بھی مذاق سمجھا تھا اور اب بھی مذاق ہی سمجھتی ہیں۔

اس کی بددعا تو نہیں لگ گئی۔

اس کی کیا..... کئی دوسروں کی بھی لگی گئی ہیں میں نے تو اب تمہیں بتانا ہی چھوڑ دیا ہے کہ میں لوگوں کو کیسے کیسے ٹالنا ہوں تم تک پہنچنے ہی نہیں دیتا۔

کمال ہے..... ایسی کیا خاص بات ہے مجھ میں معمولی سی ایک لڑکی ہوں۔

اپنی طرح ہر کسی کو کوڑ لگاؤ تو نہ سمجھو لوگ خوبصورتی کو پتا نہیں کن کن جگہوں اور باتوں میں ڈھونڈ نکالنے ہیں۔

مثلاً

مثلاً تم نے اپنی ہنسی پر غور کیا ہے۔

ہاں خاصی بھڑکی ہے۔ تم جتنے خوبصورت ہو۔ عدم کی چشم حیراں میں۔ لوگ تمہیں اتنا خوبصورت تو نہیں کہتے۔

کیوں نہیں کہتے۔

اس لئے کہ ہوں ہی نہیں۔

کیا..... اتنی فضول جتنی تم خود کو سمجھتی ہو۔

شکر ہے کہ یہاں میری جگہ کوئی اور نہیں ہے ورنہ تو وہ کب کی تمہاری باتوں کی وجہ سے زمین پہ چلنا بھول چکی ہوتی۔ ویسے تمہیں فن آتا ہے لڑکیوں کو چانے کا۔

اور تمہیں فن آتا ہے لڑکوں کو بھگانے کا۔

میں تو بڑے اخلاق سے ہنس کے ہلتی ہوں۔

جی صرف اس وقت تک جب تک یہ نہ پتا چل جائے کہ یہ کوئی گڑ بڑ کرنے والا ہے۔

ایسا ہی ہونا چاہئے..... کیونکہ جوڑے تو آسمانوں پر بننے ہیں پھر انسان زمین پر نکلے ہیں کیوں مارے بہر حال میرا خیال ہے لڑکے بہت معصوم اور سادہ ہوتے ہیں۔

جی..... بے وقوف نہیں ہوتے میری طرح..... شکر ہی ہے ورنہ تو یہاں لائن لگی ہوتی لڑکے زیادہ دیر ایک لڑکی پر وقت ضائع نہیں کرتے وہ تو بس میری ہی سوئی اک جگہ آ تک

گئی ہے۔

تمہیں ڈش کون سی پسند ہے۔

مجھے ڈش انینا پسند ہے۔

میں نے کھانے والی ڈش کا پوچھا ہے دکھانے والی ڈش کا نہیں۔

دیے مجھے ڈشوں میں Fish اور Fish میں بھی سلیش (Selfish) پسند ہے۔

اچھا تم یہ کتاب پڑھو میں ڈرا ہیڈ آفس تک ہو کر آتی ہوں۔ پور نہیں ہوتا وہ سامنے بچن ہے

چائے کو دل چاہے تو بنا لینا کچھ کھانے کو دل چاہے تو فریج کی تلاش لیے لینا۔

کیا بنے گا اس لڑکی کا۔

☆☆☆

Chapter # 16

2. دیر نہیں ہو گئی۔

3. ہاں کچھ دیر ہو ہی گئی۔

4. تنہائی نہیں ہو کا نہ ہے اس بیک سے ہاتھوں کی ان کتابوں ان فائلوں اس مصروفیت

5. سے اتنی مصروفیت اور مصروف لوگ اچھے کہتے ہیں کیا۔

6. مجھے مصروف لوگ بہت بُرے لگتے ہیں۔

7. اس کے باوجود کہ تم خود اتنی مصروف رہتی ہو۔

8. ہاں اس کے باوجود

9. دیکھو زندگی محبت کیلئے ہی کم ہے اور ہم فصول سے کاموں میں گزار دیتے ہیں۔

10. مطلب۔

11. تمہارا دل نہیں چاہتا کہ کوئی تمہارے کا نہ ہے سے بیک تمہارے ہاتھوں سے ان کتابوں

12. ان فائلوں کو تم سے تمہاری مصروفیت کو لے کے ایک طرف رکھ دے اور صرف اور صرف

13. تمہیں اپنا انتظار دے دے۔ صبح دو جانے بھی نہ پائے کہ واپس آنے کا انتظار کہیں سے

14. فون آنے کا انتظار اس کی باتوں شرارتوں اس کے رونگٹے اس کے منہ کا انتظار اس سے

15. اس کی باتوں اپنی باتوں کا انتظار۔ اس کے انتظار کے شکوے کا انتظار اور اس کے

16. انتظار کی تکمیل کا انتظار۔ ہر روز یہ انتظار۔ ہر ادب اور ہر روز انتظار ہو تمہارا دل نہیں چاہتا۔

17. اک "عامی لڑکی" بن کے تو دیکھو بہت خوبصورت ہوتی ہے۔

18. کبھی کبھی تو بہت دل چاہتا ہے ایک عامی لڑکی بن جانے کو مجھے چاہے عام لڑکی بہت

19. خوبصورت کو دل اور تازک ہوتی ہے لیکن وہ بہت جلد مر جاتی ہے یا یہ کہ مادی جاتی ہے تم

20. لوگ..... بے موت مار دیتے ہو اس معصوم کو اتنی جلدی برت لیتے ہو اس کے شاید وہ

21. جلد آ جاتی ہے تمہارے ہاتھ اس لئے۔ میں جلدی مرنا نہیں چاہتی۔

۱۔ وہ تو ٹھیک ہے لیکن کبھی کبھی تو مجھے تمہارے اس "خاص لڑکی" ہونے سے بڑی چوہ ہوتی ہے۔
۲۔ تمہیں تو ہمیشہ ہوتی چاہئے بلکہ کبھی کو۔

۳۔ کیوں۔
۴۔ کیونکہ میں نے کبھی موقع ہی نہیں دیا تمہیں یا کسی کو بھی کہ وہ میرے اندر کی عام سی کوئی نازک سی ڈرپوک سی دیوانی سی لڑکی کو دیکھ سکے۔ کبھی کبھی تو مجھے ڈر ہی لگتا ہے کہ میں بغیر محبت کے ہی نہ مر جاؤں۔ حالانکہ میں روٹنا چاہتی ہوں کسی سے میں کسی کو مرنے چاہتی ہوں میں جیتنا چاہتی ہوں کسی کو میں بارہا چاہتی ہوں کسی سے ٹکر دینی نہیں ہے جس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کے اس سے اپنا نام پوچھوں جس کو اپنی بیعت جتاؤں جس سے اس کی شام پوچھوں۔

۵۔ میں حاضر ہوں میری آنکھیں حاضر ہیں۔
۶۔ تو کچھ نہیں ہے میرا ان پر۔
۷۔ کچھ تو حق مٹا ہے۔
۸۔ ہے کبھی تو یہ طے نہیں ہے۔
۹۔ میرے اپنے اور کس حد تک تمہارے اپنے تک تو یہ طے ہے۔

۱۰۔ یہ کافی نہیں ہے۔
۱۱۔ چائے تو ہے نا۔
۱۲۔ نہیں کڑوا تو ہے۔
۱۳۔ چینی ڈال لوں۔
۱۴۔ پنکٹی تو پھر بھی نہیں بن سکے گی۔

۱۵۔ ایسا کرتا ہوں اور ک یا وہ یہ یا لہوں کا قبو لینی لیتا ہوں عشق کا بخار تو کم ہوگا۔
۱۶۔ تھرا یا سٹر ایک منٹ رکھا جائے یا ایک غنڈہ جتنا نمبر بچہ ہوتا تھی مٹا تا ہے۔
۱۷۔ کبھی شاعری میں ابہام پیدا کرتی ہو کبھی ڈاکٹری میں۔
۱۸۔ نہ بابا۔ کہاں میں اور کہاں یہ سچا۔
۱۹۔ ڈاکٹروں کو سچا کہہ رہی ہو۔

۱۔ نہیں سچاؤں کو ڈاکٹر کہہ رہی ہوں۔
۲۔ کبھی ان سچاؤں کو تریب سے دیکھا ہے۔
۳۔ نہیں کبھی اتنا بیمار نہیں ہوتی۔
۴۔ ہوتا بھی نہیں۔
۵۔ کیا..... بیمار یا قریب۔
۶۔ دونوں۔
۷۔ پرنیز۔
۸۔ شریہ۔ سنو۔ کبھی اپنے اندر کی عام لڑکی سے ملو ڈا، ہمیشہ اس ایک خاص لڑکی سے ملوایا ہے جو ہر وقت Creation کے موڈ میں ہوتی ہے ہمیشہ مصروف ہوتی ہے کسی نہ کسی کام میں۔
۹۔ جس دن تم نے اس عام لڑکی سے مل لیا تا پھر تمہارے لئے ہی مشکل ہو جائے گی۔
۱۰۔ وہ تو اب بھی ہے۔
۱۱۔ تب اور بھی ہو جائے گی۔ پوچھو کیوں۔
۱۲۔ کیوں.....
۱۳۔ کیونکہ وہ بہت خوبصورت ہے اتنی خوبصورت کہ بخشی کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔
۱۴۔ وہ تو مجھے اندازہ ہے۔ شروع شروع میں جھک دیکھی تھی اس کی۔ پھر پتا نہیں تم نے کہاں چھپا دیا ہے۔ ویسے تم ملے میں ایسی نہیں ہو جیسی دیکھنے میں۔
۱۵۔ یعنی جیسی دیکھنے میں ہوں ویسی ملے میں نہیں۔
۱۶۔ ہاں اک نظر دیکھ کے دوسری نظر پلٹ کے دیکھنے والے بہت کم ہوں گے تمہیں۔
۱۷۔ بہت ہی کم مگر میں خوش ہوں۔
۱۸۔ کیوں.....
۱۹۔ یہ پتا نہیں۔
۲۰۔ اصل میں تمہارے اندر کی لڑکی فطرتاً شریف ہے۔

- ۱۔ یہ ابھی خوبصورت لڑکیاں میرے اندر ہی کیوں ہیں۔
- ۲۔ کھل کے عیب و بیز تو تمہارے شاہی کے بعد ہی سامنے آئیں گے۔
- ۳۔ مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔ میرے پیوں کو بھر کرنے والا نہ ملتا۔
- ۴۔ کیا مطلب۔
- ۵۔ ذرا تو بوس بہت رانیکاٹی سے۔ ضائع نہیں ہو جا چلتی۔ بہت زیادتی ہوگی اگر کوئی ایسا نہ ملا جس نے میرے عیب و بیز کو گھج سے پینڈل نہ کیا۔
- ۶۔ اور اس نے عیب و بیز کہاں جا نہیں گئے۔
- ۷۔ ظاہر ہے میں کس مرض کی دوا ہوں گی صرف اس صورت میں اُمراس کے دل میں عزت و احترام اور محوڑی ہی کہیں محبت بھی ہوئی تو۔۔۔۔۔
- ۸۔ تم نے محبت کو پہلے اور عزت و احترام کو بعد میں کیوں نہیں کہا جب کہ میرے خیال میں تو جہاں محبت ہو عزت و احترام خود بخود آ جا ہے۔
- ۹۔ ایسا بہت کم ہے۔
- ۱۰۔ زیادہ کیا ہے۔
- ۱۱۔ بے غزنی بڑا احترامی اذیت ظلم اور بھنے خانی صحبت کا نام نہ آتا ہے۔ تم نے اکثر دیکھا یا سنا ہوگا تو دل سے کہ ”اوتوں چند مار دیتی تے کی ہوا یاد اوتوں پیار دیتی تے بڑا کردا اے۔“
- ۱۲۔ ہے تو۔۔۔۔۔!
- ۱۳۔ خیر!
- ۱۴۔ مجھے تم بہت مان ہے۔
- ۱۵۔ یہ کانٹے نہ ہی نیچو تو اچھا ہے۔
- ۱۶۔ میں نے کبھی خود سے ایسا نہیں کیا۔
- ۱۷۔ ہاں۔ مان کیا نہیں جا تا خود بخود جو جاتا ہے۔ رہو نے والی چیز کی نہیں جاتی ہو جا یا کرتی ہے۔
- ۱۸۔ اک خواہش دل میں ابھری ہے۔

- ۱۔ وہ کیا۔
- ۲۔ بڑی معصوم ہی ہے۔
- ۳۔ سید بھی چکو۔
- ۴۔ بُرا تو نہیں مانو گی۔
- ۵۔ شاید۔
- ۶۔ آئے سامنے بیٹھ کے باتوں میں ہاتھ لے کے چپ کی زباں میں آج باتیں کریں اور اتنی کرئیں کہ جھک جا نہیں۔
- ۷۔ واقعی معصوم خواہش ہے۔ کہاں جا رہے ہو۔
- ۸۔ تمہیں سیسے پتا چلا کہ میں پھر نور (Tour) چار بابوں۔
- ۹۔ جبر سے پرانی دوستی بے پچھن کیسا آ رہا ہے میرے ساتھ میرے ساتھ پلا بڑھا ہے۔
- ۱۰۔ تمہیں احساس نہیں ہونے دوں گا کہ میں تم سے دور ہوں اس لئے کہ مجھے شہر میں کیا بھری دنیا میں اک تمہیں کو دوست کہا ہے اور تمہارے اک دوست کہنے سے میں شہر کیا اپنے آپ میں بھری دنیا ہو گیا ہوں مجھے خبر ہے میرے ہونے کی وجہ تم ہو۔
- ۱۱۔ اور چلیز۔۔۔۔۔ تم میرے نہ ہونے کی وجہ نہ بن جانا۔
- ۱۲۔ Come On میں تمہیں روز فون کروں گا اور خطا کھوں گا انتظار کر رہے کرو گی؟
- ۱۳۔ یہ فضل فرجی ہوگی بچت کرنا۔
- ۱۴۔ بچت سے اگر تان محل بنے تو کروں ورنہ فائدہ۔ میرے لئے بڑا مشکل ہو جاتا ہے نئے شہر نئے لوگوں میں
- ۱۵۔ کچھ دن مشکل کچھ راتیں کٹھن ہوتی ہیں ہر نئے شہر میں۔ واپسی کب ہوگی۔
- ۱۶۔ پہلے جانے تو دور۔۔۔۔۔ ارے بہت خوبصورت چیل پوئی ہے دکھاؤ۔ تمہارے پاؤں کتنے نازک کتنے چھوئے چھوئے ہیں۔
- ۱۷۔ اتنے بھائیوں کی بہن جو ہوں۔

پاؤں چھوئے ہونے سے بھائیوں کا کیا تعلق۔

تمہیں نہیں معلوم۔

نہیں !

ارے بابا ! بھائیوں کو کوئی لڑکی پسند آ جائے تو وہ بہنوں کے جوئے کیا پاؤں بھی دبا دیا

کے نہیں کرتے ہیں اور بھران کے گھر کے چکر لگا لگا کے بہنوں کے پاؤں محسوس کرتے ہیں۔ اس

لئے جتنے بھائی ہوں اتنے پاؤں چھوئے

اچھا کہا ! چتا ہوں۔

یہی زندگی ہے۔

بھائی بھی بواور اداس بھی کرتی ہو۔ سنو ! ابھی ہم تمہارے ہیں خیال رکھنا۔

☆☆☆

Chapter # 17

کہنا تھا روزِ دفن کروں گا خط نکھوں گا اتنے دن جو مجھے صرف پہلے دن فون کیا اور ایک خط،

کہتا ہے یہاں کے وہ سبکدوش بہت عجیب ہیں تمہیں کیا بتاؤں کہ تم کچھ نہ پاؤ گی میں سمجھ

نہیں پاؤ گی جو پٹی پوچی ہی ان عجیب سے سکھوں میں ہے۔ اسے مان ہے کہ اس کی

چاہتیں اس کی محبتیں اتنی کمزور نہیں کہ ذرا سی دوری سے ذرا سی دوری اور زیادہ دوری

کیا ہوتی ہے۔ دوری تو دوری ہوتی ہے مجبور ہوتی ہے اور ویسے بھی ہوا ہی نہیں ہو گی تو

سائنس کیسے آئیں گی چائیں گی جب سائنس ہی نہیں آئیں گی چائیں گی تو دل ایسے دھڑکے گا

اور دل کا نہ دھڑکنا ہی تو موت ہے۔ کتنے دن ہو گئے مجھے مرنے والوں پر مٹھوں تو دیکھنے لگتی

ہیں۔ کوئی نہیں جس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کے اس سے اپنا نام پوچھوں جس کو اپنا دن

بتاؤں جس سے اس کی شام پوچھوں۔

کون ہو میری آنکھوں سے ہاتھ ہٹاؤ۔

پہلے مجھے میرا نام بتاؤ۔

تم ... کون ہیں آپ۔

مجھے نہیں چاہتیں مجھے نہیں پہچانی تیں۔

اگر جانتی بھی تھی پہچانتی بھی تھی تو اب نہیں۔

میں یاد دلاؤں تمہیں ہم کتنا سا تھرا رہے ہیں سچی باتیں کہیں کتنا شہر چلایا ہم نے۔

اور میں یاد دلاؤں تمہیں کہ ہم کتنا دور رہے ہیں کتنے خاموش کتنے چپ رہے ہیں۔

دور رہ کر بھی میرا اک اک لمحہ تمہاری یاد میں گزارا تمہارے خیال سے ہاتھیں کرتے۔

تو اب اسی سے جواب مانگو مجھ سے کیا کہتے ہو۔

دیکھو دیکھو یہ اک اک حرف میری ڈائری میں تم سے وابستہ ہے۔ اک اک دن کا

اک اک لمحہ کا حساب ہے اس میں۔

اپنے پاس رکھو مجھے نہیں چاہئے وہ کرب و دکھ و اذیت مجھے پڑھنے نہیں دین گے جنہیں تم

نے خاموشی سناؤں چپ کی گہری کھائیوں میں جھکیلی دیا۔

اس بات پہ ناراض ہوتا کہ میں نے تمہیں خط نہیں لکھے فون نہیں کیے اصل میں

مجھے صرف وہ تاج محل دکھا دو ہوتے نہ فطوں اور فونوں سے بچا کے بنایا ہے۔

اصل میں !

پلیئر میرے سامنے سے بہت جاؤ اس سے پہلے کہ میرا دم گھٹ جائے مجھ تک ہوا نے دو۔

مجھے نہیں چاہتا یہ ذرا سی دوری۔

یہ ذرا سی دوری اور پھر دوری۔ تو بولا کرتی ہے چینا کرتی ہے شور مچایا کرتی ہے۔

دیکھ رہا ہوں اسے بول چٹھ شور مچاتا مجھے خوشی ہو رہی ہے مجھے یقین نہیں آ رہا کہ یہ تم ہو۔

یوں سنبھل سنبھل کے احتیاط سے پہننے والی لڑکی جو ساری عمر نہ کہہ سکی آج

آئی ہیٹ You I Hate You ا۔ چلے جاؤ مجھے دُشمن نہ کرو میں تمہاری پہلے بھی عادی

نہیں تھی بس تمہاری تھوڑی سی عادت ہوئی تھی۔ سو وہاں نہیں رہی۔ میرے رستوں میں

تمہارے قدموں کی منجاکش نہیں رہی۔ چلے جاؤ پلیئر۔

چلا جاتا ہوں مگر سن لو میرے رستے بنے ہی تمہارے قدموں کے لئے ہیں۔ تمہیں دُکھ

پہنچا۔ "آئی ایم ری سورئی" خدا حافظ

گئے ہو سلسلے توڑنے تو چھوڑا اور پھر مجھے چھوڑا دوسرے بڑھانے دو

کچھ مان تھے جو یونہی میں نے تم پر کئے تھے تم سے پوچھتے بنا

تمہارے پتھر وہ اپنی آنکھوں میں بھر لئے تھے مجھے ان آنکھوں سے آنکھیں چرانے دو

تمہارا نام میرا لب پہ بار بار آتا ہے مجھے یہ نام بھلانے دو

سنو۔

ہوں۔

پلٹ کے دیکھو۔

ڈرتا ہوں پتھر کا نہ ہو جانوں۔

پتھروں سے گر نکرا لیا ہے تو رُخوں سے ڈرتے ہو۔

نہ پتھروں سے ڈرتا ہوں نہ رُخوں سے بس تمہارے لہجے کی کاٹ تمہاری ناراضگی روح تک

کو چھوڑ دیتی ہے۔ آج تم نے اپنی نفرت کا اظہار کیا تو اپنی محبت کا احساس ہوا مجھے۔

تمہیں تو کہتے ہو جب ہم اپنی وفا کی بات کر رہے ہوتے ہیں تو اصل میں ہم دوسرے کی

بے وفائی کی بات کر رہے ہوتے ہیں۔ آئی ایم سورئی۔۔۔۔۔

سنو مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔

کیوں۔

تمہارے عرصے بعد آئے اور میں جاہلوں کی طرح لڑ پڑی میں اتنی کمزور بھی نہ تھی۔

دیوانی کی سی نہ بات کرنے تو اور کرے دیوانی کیا۔

بہر حال میں مانتا ہوں کہ میں سن زیادہ مصور بہرا ہے۔ مجھے سوئی کہنا چاہئے۔

اس سے یہ نہ بھنکا کہ مجھے تم سے لڑنا ہی نہیں ہے کوئی شکوہ ہی نہیں کوئی ٹھوٹ نہیں مجھے اس یہ

احساس ہے کہ گھر اور دوست کی طرف وہی آتا ہے جسے سکون کی طلب ہو اور میں اس بات کا

بیخبر خیال رکھتی ہوں کہ کسی آنے والے کو یہ احساس نہ ہو کہ اس نے آکر غلطی کی ہے کہیں اور

ہی جھک مار لیتا تو اچھا تھا۔

تھیک ہو۔

جن سے مل کر زندگی سے عشق ہو جائے وہ لوگ

آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر ایسے بھی ہیں

مجھے کہہ رہے ہو مجھے بتا رہے ہو جس کے سامنے زندہ وہ جاوید ثبوت بیٹھا ہو تمہاری صورت میں۔

آج تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔

آئینہ دیکھا تھا میں نے۔

کہہ رہا تھا تاکہ تاکہ کے مصور نے توڑا قلم۔

یہ سدا رہے مصور کی وال۔

تمہیں یہ احساس کتنی کیوں۔

احساس برتری سے بہتر ہے۔

۱۔ وہ کیسے۔

۲۔ انسان اپنے جائے میں رہتا ہے۔

۳۔ تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ جائے سے باہر وہی ہوتا ہے جسے احساس برتری ہو۔

۴۔ اگر کے چلنا تو خدا کو بھی پسند نہیں۔

۵۔ کس چیز کی کمی ہے تم میں۔

۶۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے لیکن بندہ ہمیشہ سے ہاشمرا ہے بس میں خود سے مطمئن نہیں ہوں۔

۷۔ تم خوبصورتی کے کتنی بولساچہ زائد گورا چہرہ رکھتے۔

۸۔ نہیں برز نہیں میری محبت اور دوستی کی بنیاد کبھی اس بات پہ نہیں رہی۔ میں حسن

صورت کی نہیں حسن عیبت کی قائل ہوں۔ تم یہ کہتا ہے کہ:

ہر کچھ پر خوبصورتی کا مقام

بر کسی کے چہرے میں

اے حیا سی ہوتی ہے

زین کے ایک حصے میں

حسن کے علاقے میں

اک ادا سی ہوتی ہے

اس کو میں نے دیکھا تھا

مگر م خوں مبینوں میں

شہر کے کینوں میں

اک طرف کھڑے تھا

جس طرف کو رستے تھے

جن کے ساتھ گھلیاں تھیں

جن میں لوگ بستے تھے

بے کشش مکانوں میں

جیسے چاند راتیں تھیں

اس کے سرد چہرے پر

خوشگوار آنکھیں تھیں

۱۔ انشاء کہتا ہے کہ:

جس چیز سے تجھ کو نسبت ہے جس چیز کی تجھ کو چاہت ہے

وہ سوتا ہے وہ بھرا ہے وہ مانی ہو یا نکھر ہو

☆☆☆

Chapter # 18

- ۱۔ یہ لو بابا! چین رکھ دیا خوش ...!
- ۲۔ آج کچھ زیادہ ابھی نہیں ہوئی ہو۔
- ۳۔ میں ہمیشہ سے ابھی ہوں۔
- ۴۔ مجھ سے زیادہ کون جانتا ہے۔
- ۵۔ شکریہ کوئی بات۔ کوئی خوشبو جیسی بات کرو۔
- ۶۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کسی شخص کو ساری عمر میں کسی سے محبت ہی نہ ہوئی ہو۔
- ۷۔ ممکن تو نہیں۔ لیکن! میں اپنا آپ ٹوٹتی ہوں تا تو مجھے خالی خانہ کھوکھلا سا لگتا ہے۔
- ۸۔ کبھی دل میں ہو کہ نہیں آئی۔
- ۹۔ بس کبھی دل کے کسی کوئے کھدر سے سے اک دروسا اٹھتا ہے اک چہن ہی ہوتی ہے
- ۱۰۔ بہت بلی کی پھر ختم
- ۱۱۔ یہ محبت ہی تو ہے
- ۱۲۔ اُتر یہ محبت ہے تو مجھ میں یہ آداسیاں کیوں۔ خوف کیوں۔ وحشتیں کیوں۔ یہ خالی پن کیوں۔ وہ بھلیاں ہی کیوں نہیں کوئٹیں۔ وہ شعلے سے کیوں نہیں پکیتے وہ بے چھیاں ہی کیوں نہیں ہیں۔ جو محبت کا خاصہ ہوتی ہیں۔ یہ محبت تو ہرگز نہیں بس اک پر چھائی میں کسی ڈری سکی فائدہ کی طرح خوفزدہ مجھے خوف آتا ہے میں غامبت کیے ہی نہ ضر جاؤں۔
- ۱۳۔ اصل میں محترمہ۔ آپ نے اتنی ہی عمر میں اتنے بڑے بڑے اصول بنائے اتنی بڑی بڑی دیواریں بنائیں حدیں کھینچ دیں کہ نہ کوئی ادھر آئے نہ آپ ادھر جا سکیں۔ اور کسی نے کوشش بھی کی تو تم نے ہری جمنڈی دکھادی اور وہ گزر گیا۔ تم جانا کہ لڑکے اپنا زیادہ وقت کسی پھانسی نہیں کرتے دانہ ڈالنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کوئی غصہ نہ چھتے۔
- ۱۴۔ تم بھی تو جوان لڑکوں میں۔
- ۱۵۔ سارے میری طرح جو خوف تو نہیں ہوتے خیر یہ تو مذاق میں بات ہو رہی تھی تم یہ بتاؤ تم ایسا کیوں سوچتی ہو۔
- ۱۶۔ میں ہمیشہ خری پیر جی سے بچنے لگتی تھی میں ہمیشہ آگے جا کے چبچے دھکیلتی تھی میں بس سارا وقت چلتی ہوں سنبھل سنبھل کے احتیاط سے آخری قدم پہ غور رکھتی ہوں۔ کاسیانی

- ۱۷۔ سختی برے لگی۔
- ۱۸۔ زیادہ نہیں۔ مٹی اور آبی۔
- ۱۹۔ میں انتظار کروں گا۔
- ۲۰۔ زیادہ نہیں کرنا میرا کوئی پتا نہیں۔
- ۲۱۔ تمہارا واقعی کوئی پتا نہیں۔
- ۲۲۔ اوکے ہائے ... ذرا وہ نیل فائل کھڑا تا۔ تمہیں کیا ہوا ایک دم سے اتنے آداس کیوں ہو گئے۔
- ۲۳۔ میں تم سے ملنے تم سے باتیں کرنے آیا تھا۔
- ۲۴۔ تمہیں پتا ہے فکری میں غرہ نہیں ہوتا۔ ضروری کام ہے مجھے۔ لیکن۔ خیر ایک منٹ۔ میں ان رے کے اکاؤنٹینٹ کو بلا لیتی ہوں اور اسے سس سمجھا دیتی ہوں لیکن تم یہ دو چار منٹ چپ بیٹھو۔ منظور!
- ۲۵۔ ہزار دفعہ منظور۔
- ۲۶۔ پرتیز۔ ہوں۔ اب بولو۔
- ۲۷۔ ایک شرط پہ۔
- ۲۸۔ وہ کیا۔
- ۲۹۔ اب تم کسی فائل میں نہیں جھانکوی کوئی رپورٹ نہیں دیکھو گی چین کو باتھ نہیں لگاؤ گی۔
- ۳۰۔ یہ ذرا مشکل ہے یقین جانو یہ جو کام ہوتے ہیں تا یہ صرف آنکھوں اور ہاتھوں سے کئے جاتے ہیں اتنے روشن کے کام ہوتے ہیں ان میں دل و دماغ کا Involve نہیں ہوتے۔ سمجھ رہے ہو تا میں کیا کہہ رہی ہوں۔
- ۳۱۔ لیکن تمہیں یوں مصروف دیکھ کر میرا دل نہیں چاہتا بات کرنے کو بے بھی یہ ایسینکینس کے خلاف ہے کہ ایک بندہ آیا ہی آپ سے ملے ہو اور آپ کام میں مصروف ہوں۔

اور تاکائی کے درمیان جو بال برابر لکیر ہوتی ہے وہاں سے ناکام ہوتی ہوں۔ کبھی کبھی تو حدی ہو جاتی ہے۔ اس قدر رخ ہاتھ پاؤں لگائیں ہو جاتی ہیں کہ میرے ساتھ بھی ہیں کہ نہیں سوچنا پڑتا ہے۔

تم بولتی بہت ہو۔

کبھی کہتے ہیں میں بولتی بہت ہوں ہر وقت ہستی رہتی ہوں شور مچائے رکھتی ہوں اگر میں ایسا نہ کروں تو میرے اندر ریختی جلائی و عازنی تجائیاں سنانے مجھے مارنے ڈالیں۔ مگر پھر سوچتی ہوں کب تک.....

تم نہ خود محبت کرتی ہو نہ مجھے کرنے دیتی ہو۔ نہ خود خوش ہوتی ہو نہ مجھے ہونے دیتی ہو تم چاہتی کیا ہو۔

کاش میں سمجھ سکتی۔

نہ اُٹھواؤں کہ مجھ سے شکل ہو جائے۔

مشکل تو ہو چکا بہت اُلجھ چکی ہوں مزید کیا نہ اُٹھوں۔ حالانکہ یونہی باقوں پہ دعا گزرا لیتا تھیلے کو یوں اُلجھ جائے گا اندازہ نہیں تھا۔

ہاتھ اُلجھے ہوئے ریشم میں پھنسا بیٹھے ہیں

اب بتا کون سے دعا سے کو جدا کس سے کریں

چائے نہیں پلو آؤ گی۔

میری یہ مجال۔

تھینک یو۔

لو جتنی ہی نہیں ہے۔

دودھ نہ ہوتا تو کہتا تھوہ بالاؤ تم نے سوچ کچھ کر ایسی چیز کا کہا کہ.....

پر تیزی نہ کرو..... آنکھ کے خودی کچن میں دیکھ لو۔

مجھے تم پہ یقین ہے اور اتنا۔ کہ ہو بھی تو تم کہو کہیں سے تو میں کہوں گا نہیں ہے۔

اتنا اندھا یقین بھی نہیں ہوتا چاہئے۔ میں نے ایک بات دیکھی ہے اتنے عرصے میں کہ تم مجھے کچھ زیادہ ہی اچھا اور سب سے ماورا سمجھتے ہو اور ظلم یہ کہ دیکھا تو بتا جتنا بھی رہتے ہو

یعنی بتاتے بھی رہتے ہو میں پہلے ہی کشیدہ (Conscious) تھی تمہارے بار بار کہنے سے کچھ زیادہ سی ہو گئی ہوں۔ اتنی مضبوط نہیں تھی جتنا تم نے بنادیا ہے۔ آخر میں بھی انسان ہوں کہیں غلطی ہو سکتی ہے۔

کبیں انسان کی کوئی مجبوری بھی تو ہوتی ہے۔ مجبوری یا ناراضگی میں ہوئی غلطی نہیں ہوتی۔

تم پھر گھر کے مجھے لے آتے ہو۔ میں تمہارے لئے شربت بنا کر لاتی ہوں۔

بھانہ اٹھنے کا۔

گھنٹہ گھنٹہ بھانے ترے

دو باتیں تری دو فسانے ترے

یہ لو اسکاوش

شیر۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔

تو قریب آجئے دیکھ لو تو وی ہے یا کوئی اور ہے۔

اودہ شاعری۔

اب بھی نہ کروں۔

چائیں۔

حد ہوتی ہے۔

کس کی۔

چائیں کی۔

یعنی لالعلی کی۔

نہیں لا پرواہی کی۔

ایسا نہیں لگتا ہم دو متضاد چیزیں ہیں اور ایک سمت کو چل پڑے ہیں۔

متضاد چیزیں ہی ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔

س نے کہا۔

میں نے۔

کیوں۔

ایسے ہی نہیں دیکھ کر خود کو دیکھ کر۔

میرے خیال میں کافی باتیں ہو گئیں ہیں اب کچھ کام کر لوں۔

گلتا نہیں ہے جی مرا اُڑے دیار میں

شاید کہ کچھ کمی ہے ہمارے ہی پیار میں

شعر نمیک پڑھا کرو۔ کس کی بنی ہے عالم کا پائیدار میں۔

حالانکہ میں اپنے جذبوں کی پوری سچائی اور گہرائی کے ساتھ ہوں۔

جانتی ہوں۔

شکر یہ چاہئے گا۔

نہیں۔ جو ہے سو ہے

ہائے۔۔۔ محبت وہ مرض ہے جس کی نبض پر مسیحا کی انگلیاں نہ رکھی جائیں تو ڈوبنے

لگتی ہے۔

اچھا Define کیا ہے محبت کو۔

اس سے بھی اچھا Define کر سکتا ہوں اگر کوئی موقع دے تو۔ یہ "لوویرج"

(Marriage Love) کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔

لوویرج بہادر مضبوط اعصاب پر استقامت اور اعتماد خوبصورت لوگ کرتے ہیں پھول کی طرح

دکھنے والے خوشبو کی طرح محسوس ہونے والے شام کی طرح سندھ صبح کی روپوشی کرنوں کی

طرح خوبصورت جنگلی پھول کسی صحراء میں پائی کسی ریگستان میں گلستان چھاؤں اور پانی

دینے والے درختوں دریاؤں کی طرح کے لوگ۔

کورٹیرج۔

بزدل لوگ کم حوصلہ بہت رکعت لوگ۔

کیا مطلب۔

یوں تو میں ان کی بہت اور حوصلے کو سلام کرتی ہوں وہ میری تمہاری طرح دو نعلے انسان

نہیں ہوتے۔ جو اچھے بھی نہیں ہوتے۔ مگر خواہنا اچھے بنے رہتے ہیں خود کو اور دوسروں کو

دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ بہت عظیم ہوتے ہیں غرر۔ جو کہا وہ کیا۔ جسے چاہا

اسے پالیا نیا راکہتی ہے تو کہتی رہے وہ مطمئن خوش ہے کچھ کھرے لوگ۔

لیکن ابھی تو تم انہیں کم حوصلہ کم بہت بزدل کہہ رہی تھیں۔

ہاں۔۔۔ وہ اس لئے کہ تم نے کسی بہت اونچے ٹکڑے کے درخت پہ بنے ہوئے گھونسلے کو دیکھا

ہے۔ ایک درخت چائیک ہی گھونسلہ ہر کسی کی پہنچنے سے دور خوبصورت مگر بہت نازک ہواؤں

کی زد میں آیا ہوا عجیب سا بہت ہی چھوٹا سا میں اُداس ہو جاتی ہوں ان گھونسلوں کو دیکھ کر

ڈرتی ہوں اتنی اونچائی سے گر گئے تو۔

کیا مطلب۔

سوٹا آگ میں جلتا ہے تو کندن ہو جاتا ہے اور لکڑی آگ میں جلتی ہے تو راکھ۔

تم نے سوٹا کسے کہا اور لکڑی کسے کہا۔ کندن کسے کہا اور راکھ کسے۔

میرا خیال ہے تم سمجھ گئے ہو۔

تم نے مجھے اُداس کر دیا۔

مات ملا کر اُداس لوگوں سے

حسن تیرا بکھر نہ جائے کہیں

منا ہے تمہارا دوست اپنی ساس سے ٹکڑا پھرا آگئی ہے سینے۔

اس کی ماں سے کبھی نہیں بنی تھی ساس سے کیا تھی۔

ساس سے بننے کیلئے ماں سے جنا ضروری ہے کیا۔

جس نے اپنی ماں کی قدر نہیں کی وہ دوسرے کی ماں کی کیا قدر کرے گا۔

ماں اور ساس میں بڑا فرق ہوتا ہے۔

بالکل فرق ہوتا ہے لیکن صرف اتنا کہ ایک نماز کی سنت ہے تو ایک فرض رکعت ہے۔

کیا مطلب۔

مطلب یہ کہ ماں اگر نماز کی سنت ہے تو ساس نماز کی فرض رکعت ہے۔

اور جانتے ہو تا کہ نماز اگر تقاضا ہو جائے تو اسے ادا کرنے کیلئے فرض تو بہر حال پڑھنے ہی

پڑتے ہیں ورنہ تو قصداً نماز بھی ادا نہیں ہوتی۔ میری دعا ہے کہ کسی کی نماز قصداً نہ ہو۔

قصداً نماز ادا کرنے کی کسی کی کو تو پیش ہوتی ہے۔ دنیا میں کسی نے اتنا خوبصورت سانس کو Define نہیں کیا ہوگا۔ جتنا تم نے کیا ہے آئی سلوٹ یو لیکن ایسا سمجھتی بھی ہو یا کہ...

تمہیں پتا ہے میرے آنیڈیل رشتے کون سے ہیں۔

کون سے ہیں۔

بھابھی اور ساس۔

بڑے بدنام رشتے آنیڈیل بتائے ہیں۔

دنیا جہاں کی خوبصورتی ان رشتوں میں ہے۔ جانتے ہو میں تمہیں انکار کیوں کرتی چلی

آ رہی ہوں۔

جانتا ہوں میری ماں اپنی بھانجی لانا چاہتی ہیں۔

ان کی مان لو بہت سسکی رہو گے۔

میں تمہیں کتنا نہیں چاہتا۔

جو تمہارے پاس ہے اسی کو اپنی قسمت جانو۔

جن لوگوں سے تمہارا کوئی لین دین نہیں ہے ان کی جیسے دکالت کر لیتی ہو۔

کون ہے جس نے کسی سے نہیں لینا ہے جس نے کسی کو نہیں دینا ہے۔

اب اس موڑ پر آئے تمہیں مڑ کے دیکھو حوصلہ نہیں ہے اور مجھے ہے حوصلہ کرنے میں۔

برصغیر پر تمہارا ہاتھ ہے۔

میرا ہاتھ ہے۔

ہاں۔ یوں کسی کو تھکا چھوڑ دینا دیا کہ مجھ سے پرے چلے میں

کن کن روشتیوں کو آنکھوں میں پڑنے سے بچاؤں۔ کب تک دل میں دیئے جلاؤں کب

تک خود بخودوں۔ کل رات تمہارے بارے میں سوچا تو خیال آیا کہ

میں نے بہت دقت بردار کیا ہے یہی کہو گی نا۔

ہاں۔ اواس ہو جاتی ہوں تمہارا سوچ کر کافی دنوں سے طے نہیں تھے سوچا تو فون کروں

لیکن پھر جانے کیا سوچ کر نہیں کیا۔ کافی بھاری رات گزری۔

چلو تمہیں اک رات کے بھاری ہونے کا احساس تو ہوا میں جانتا ہوں تم کو کشش ضرور کرتی

ہو گی لیکن اس سے زیادہ مجھے یہ پتا ہے کہ وہ کشش کامیاب نہیں ہوتی ہو گی کیونکہ مجھے اس کا

بھی اعزاز ہے کہ کامیاب ہونے والی کوئی کشش تم کرتی ہی نہیں ہو تمہاری مصیبتیں تمہیں

دروک دیتی ہیں۔ جو محبتوں سے زیادہ مضبوط ہیں۔ تمہارا بھی کیا قصور ہے۔

اپنی قسمت میں اوصوری چیزیں لکھی ہیں اوصورا پن ہر شے میں ہے اپنے اندر ہو یا اپنے

طرف آنے والی کوئی چیز۔

آتی ہے تڑکھراتے ہوئے میری سمت کو

کوئی خوشی کے پاؤں سے کاٹنا نکال و۔

مجھ سے ملتے ہوئے سوچا تو ہوتا۔

یہی تو غلطی ہوئی پتا نہیں تھا کہ تم نظر سے دل میں دل سے روح میں سجاؤ گی۔

شناختی اونچائی لے لے جایا کرو۔ مگر تھی ہوں تو بہت تھکی ہے اپنی ہی نظر میں اٹھ نہیں پاتی بہت

دیر تھکی ہے سنبھلے میں۔ کیا سوچتی ہے تمہیں اتنے عرصے بعد پر سکون پانی میں پتھر بھینکنے کی۔

آئی ایم سوری۔ لیکن کیا چاہتی ہو بالکل بھول جاؤں۔

یہی بہتر ہے شاید۔

میں نے کبھی تم سے کچھ نہیں مانگا۔

میرے پاس قہار کیا دینے کو۔

اور جو تمہارے پاس تھا یا ہے وہ تم دینے کو تیار نہیں۔

میرے پاس امانتیں ہی ہیں نام پتا دتاؤ اور لے جاؤ۔

وہی تو پتا نہیں پاتا۔

بہر حال..... میں نے کبھی کبھی تم سے کچھ نہیں مانگا اور جو کچھ تم نے دیا وہ سب جوں کا توں

میرے ہتھ سے بندھا ہوا ہے سب تمہارا ہے جب چاہے لے جاؤ بلکہ اب لے لی جاؤ

کب تک حفاظت کروں گی۔

میں نے تو پھول دیئے تھے تم کا سننے بنا کے واہیں کر رہی ہو۔

۱ میں اپنا چراغ جلانے کیلئے دوسروں کے چراغ نہیں بجھا سکتی۔

۲ ہم اپنے چراغوں سے ان کے چراغ جلا سکیں گے۔

۳ مجھے ڈر لگتا ہے۔

۴ میں جو ہوں ڈرنے کی کیا بات ہے۔

۵ یہی تو ڈرنے کی بات ہے لیکن تم مجھ سے ناراض نہ ہونا۔

۶ تم سے ناراض ہی تو نہیں ہو سکتا تم پر غصہ بھی بہت آتا ہے۔ اپنی نگاہ میں تمہیں رکھنے کی اتنی

عادت ہو گئی ہے کہ نگاہ ادھر ادھر کر کے نگہراجاتا ہوں اپنی سوچوں میں ہی نہیں اپنی سانسوں

میں بھی تمہیں بسانا چاہتا ہوں۔ اتنی خالی خالی نگاہوں سے کیا دیکھ رہی ہو۔

۷ آپہ نہیں

۸ سوری !

۹ چلیں دیر ہو رہی ہے۔

☆☆☆

Chapter # 19

۱ کتنی عجیب بات ہے ہمارے رستے ایک ہیں لیکن منزل ایک نہیں۔

۲ جانے کیوں تم آتے ہو تو تمام وحشتیں بھی جج و جج کے ملنے آ جاتی ہیں ہر بار ان کی تعداد

میں اضافہ ہی ہوا ہے اک راو گزری بنالی ہے انہوں نے میرے سوچ کے آنگن میں اس

بار بھی ہر بار کی طرح آئیں اور انکھیلیاں کرتی ہوئی گزر گئیں۔ نہیں دیکھا انہوں نے کہ ان

کے قدموں کی دھمک سے کتنے تارے ٹوٹ کرے ہیں۔ ان کے دیکھنے یا نہ دیکھنے سے

ہوتا بھی کیا ہے۔ جب جسے دیکھنا چاہئے وہی نہیں دیکھتا اور اب تو اک بے حس سے چھا گئی

ہے بلکہ رگوں میں دوڑنے لگی ہے۔ بڑا اٹکوا ہے مجھے ان سے کہ آتے ہی اسنے زخم لگا دینا

ہیں کہ خیر یہ سلسلہ تو چھتے ہی رہتا ہے جب تک سانس چل رہی ہے۔

۳ کیا آریں ہم اور کیا کرتا چاہئے۔

۴ ملنا چھوڑ دیں۔

۵ یہ کیسے ممکن ہے۔

۶ کوشش تو کریں۔

۷ نہیں مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔

۸ ہوتو مجھ سے بھی نہیں سکے گا۔

۹ پھر کیوں خود آ زمائیں۔ کھرے تو ہم دونوں ہی ہیں۔

۱۰ خالص خوش فہم واقعہ ہوئے ہیں آپ۔

۱۱ ارے ہاں یاد آیا۔

۱۲ یادیں کل یہ اٹھا رکھا ابھی مجھے گھر پہنچنا ہے کل پچھلی ہے گھر آ جاؤ۔ امی بھی یاد رہی تھیں۔

۱۳ اوکے..... پھر کلاملاقات ہوتی ہے لیکن جانتی ہو نہ کل میں کتنے گھٹنے ہیں ابھی۔

۱۱ لوگوں کی زندگیاں گزر جاتی ہیں تم گھنٹوں کی بات کر رہے ہو۔

۱۲ دعا کرتا کوئی معجزہ ہو جائے۔

۱۳ مطلب۔

۱۴ مطلب یہ کہ ان حالات میں میرا تمہارا ہمیشہ کیلئے ملنا صرف معجزے کے تحت ہی ہو سکتا ہے۔

۱۵ اس دور میں معجزہ.... معجزے تو جب ہوا کرتے تھے جب خدا کو اپنی خدائی کا یقین دلاتا

ہوتا تھا اب تو صدیوں گزر گئیں میں اسے اپنی خدائی کا یقین دلانے ہوئے اب بھلا وہ

معجزے کیوں کرنے لگا۔

۱۶ کفر تو نہ بولو۔

۱۷ میرے خدا مجھے معاف کرتا۔

۱۸ سنو ہم ملنا چاہیں تو کوئی مشکل تو نہیں... صرف کچھ کپے دعا گے ہیں جو توڑنے پر ہیں

کے میرے لئے تو بالکل مشکل نہیں تم ایک طرف اور ساری دنیا ایک طرف۔

۱۹ اتنا مان دینے کا غم نہ یہ۔

۲۰ اتنا بیاہاریوں نہیں کہتیں۔

۲۱ پتا نہیں اتنا عرصہ ہو جانے کے باوجود میں تم سے دنیا کے ہر موضوع پر بات کر لیتی ہوں

لیکن اس لفظ پہ کیوں رک جاتی ہوں تم اقرار کرتے ہو اچھا لگتا ہے بار بار یقین دلاتے ہو

تھا تم یقین کے باوجود یقین نہ کرنا اچھا لگتا ہے انکار کر جاتی ہوں۔ پتا نہیں کیوں...

۲۲ ہم دونوں کے رشتے کی شاید یہی خصوصیت ہے کہ ایک تو میں نے اقرار دیر سے کیا اور

تمہیں بتانے میں بھی زمانے لگا دیے اور پھر تم کو بتا ہی دیا خیر تم نے اقرار کیا ہی نہیں

سنو میری اک خواہش ہے۔

۲۳ آخری تو نہیں۔

۲۴ یہی سمجھ لو۔

۱ مذاق کر رہی تھی بولو۔

۲ تم سے اپنے لئے وہی اک گھسا پلا سا جملہ سنوں جو

۳ تم جانتے ہو کہ میں کب نہیں پاؤں گی۔

۴ تمہیں بتا ہے کہ میں وہ نہیں پاتا۔

۵ کتنے متفاد ہیں ہم اور ساتھ ہیں۔

۶ متفاد ہی ساتھ ہوتے ہیں ہم مٹی تو کبھی کبھی ہی اکٹھے آتے ہیں۔ ایک ہوتو دوسرے کی

ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

۷ ویسے ہماری کامیابی کا راز کیا ہے۔

۸ تمہاری سوٹ نیچر۔

۹ نہیں ویسے سوچو تو...

۱۰ صرف ایک بات۔

۱۱ وہ کیا۔

۱۲ ہم کسی اختلاف والی بات پر بات ہی نہیں کرتے۔

۱۳ سوائے ایک بات کے

۱۴ اس میں ہم دونوں حق بجانب ہیں۔

۱۵ تمہیں کچھ اندازہ ہی نہیں تمہاری کتنی چیزیں میرے پاس ہیں۔

۱۶ جس چیز کا مجھے بتا ہے کہ وہ میری تمہارے پاس ہے۔ اس کے بعد تو کسی اندازے کی

ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور ویسے بھی ابھی ہم تمہارے ہیں اور بہت ہی پیار سے ہیں۔

۱۷ تم محبت نہ کرتے تو حکومت کرتے۔

۱۸ تم محبت کرتیں تو حکومت نہ کرتیں

۱۹ پھر تو میں نے ٹھیک ہی کیا۔

باتیں بنانی تو کوئی تم سے سیکھے۔

میں تیار ہوں سیکھانے کو اگر تم سیکھو تو۔

مجھے کیا کیا سکھاؤ گی۔ اور کیا کیا بتاؤ گی۔

ایک سی بات ہے۔ شاید!!

میں تمہیں چاہتا ہوں اور کتنا چاہتا ہوں تمہیں اندازہ ہے نا۔

بس اندازہ ہی ہے۔

زندگی میں کبھی کبھی اندازہ سے بڑے کام آتے ہیں۔

نوٹے پر اتنا دکھ نہیں ہوتا۔

اپنے ہی کیے جو ہوتے ہیں اور اپنے کیے پر کھلا ہم دیکھتے ہیں دھو دھو دھو کے کیے کا ہوتا ہے۔

تم سے بات کر کے نئی نئی دنیا دیکھنے کو ہوتی ہے ملتے رہا کرو۔

میں تو بس کے سی رہنا چاہتا ہوں اعتراض تو تمہیں ہی ہے۔

یہ چافغوز نہ۔

موسم کیا بدلا بات ہی بدل دی تم نے۔

آج واقعی موسم بدلا ہے ضرورت محسوس ہو رہی ہے گرم کپڑوں گرم کردوں گرم چیز دی کی۔

اور گرم گرم باتوں کی۔

Change اچھی لگتی ہے سدا ایک سا موسم رہے تو بوری تھکتی ہے۔ اس دفعہ

رسمیں کچھ لمبی ہو گئی تھیں آکٹا ہٹ سی ہوئے لگی تھیں۔

سنو یہ جگر کا موسم بھی کچھ زیادہ لمبا نہیں ہو گیا۔ وصل جانا چاہیے اس سورج کو بہت دھوپ

سہہ لی ہے۔ اب تو پاؤں بھی تھک گئے ہیں اس دشت میں چلتے چلتے ہاتھ بھی الجھائیں

کرنے لگے ہیں کانے چنے چنے۔ آنکھیں دم جم جم گئی ہیں تو اور بھی آگم بھڑک

اچھتی ہے۔ میرے رب ہمیں بچالے۔ کب تک تیرے ہوتے ہوئے تیرے بندوں کی

خدا کی ان کی سکرائی برداشت کریں کب تک ۔

اپنی دعا میں مجھے بھی شامل کرلو۔

میری دعا میں تم ہو۔

سنو بس سبب بے سبب یاد رکھنے کی عادت نہ ڈال لینا۔

یہ تم کہہ رہی ہو۔ لڑکیاں تو چاہتی ہیں کسانیں۔

لڑکیاں تھوڑی خود غرض ضرور ہوتی ہیں لیکن میں ان میں سے نہیں ہوں۔ میں ہوں یا نہ

ہوں۔ تمہیں دیکھنے نہیں دیکھ سکتی۔ چاہیں کیوں تم گہری سانس بھی لو تو درد میں اپنے سینے

میں محسوس کرتی ہوں۔

اس پر بھی کبھی ہو میں تمہیں یاد نہ کروں۔ خدا کی قسم دل چاہتا ہے کہ میں تمہیں تمہیں سے

چھالے جاؤں اور.....

بس بس اب شاعری نہ کرنے لگ جانا۔

سن تو لو۔

پلیز اتنا ہی بوجھ میرے کاندھوں پر رکھو جو میں اٹھا کے چلتی پھرتی رہوں۔

سنو اک دعا کر سی تو توڑنا ہے۔

اور ایک دعا کے میں جان بھی تو ہو سکتی ہے۔

ہم اتنے اچھے کیوں ہیں۔

انکس بور با ہے کیا۔

نہیں ہونا چاہیے کیا۔ ارے ہم جس دنیا کا اتنا خیال رکھ رہے ہیں ذرا سوچو وہ اس قابل

بھی ہے کہ نہیں۔

چچ جانو تو چچ یہ ہے کہ ہم باہر کی دنیا کا نہیں اصل میں اپنے اندر کی دنیا کا خیال رکھ رہے ہیں

ورنہ۔

اور نہ

اور نہ مانتے آجھے۔

کوئی کفرم (Conferm) بات کرو۔

کوئی بات بھی تو کفرم نہیں ہے۔ میری زندگی یقین اور سب یقینی کے ساتھ ساتھ چلی جا رہی ہے۔

میری محبت بھی کفرم نہیں ہے تمہیں۔ اتنی تو نا انصافی نہ کرو۔

کبھی کبھی مجھے تم سے ڈر لگنے لگتا ہے۔

میں نے تم سے کبھی تمہاری محبت کا اتنا خفا نہیں کیا لیکن تم میری محبت کو تو.....

محبت تو خود اک تھا ہوتی ہے خود کو الگ کی دنیا میں اس کی ذات میں مدغم کر دینے کا قصد کے بغیر چاہے جانے اس کی پروا کیے بغیر کہ اگلے کے دل میں کیا ہے۔ جیسے تمہیں کوئی غرض نہیں کہ میرے لئے تمہارا دل میں کیا ہے۔ محبت ہے بھی یا نہ نہیں۔

میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم آتے جاتے میرے پاس لمحہ دو لمحہ خبر جاتی ہو۔ میری سن لیتی ہو مجھے کچھ نہ جانتی ہو۔ میرے لئے یہی کافی ہے۔ تم نے کبھی اقرار نہیں کیا سوچتا ہوں تم یہی گلوگی اقرار کرتے۔

بہت عجیب سا لگتا ہے مجھے بھی۔

تمہیں اندازہ نہیں اسے اتنے سے میں کس کیفیت میں ہوں۔ اس شخص کی طرح جس نے اپنی مرضی محبت جان اتنا مان اور اپنی زندگی اپنا سب کچھ کسی دوسرے کے قدموں میں رکھ دیا ہو اور اُلے قدموں بھاگ کر دور جا کھڑا ہو۔ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے اب اس بات کا منتظر ہو کہ کب اسے اگلے کی خوشحالی کی آواز آئے اور سب چیزیں اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں جا بکھریں۔

یہ نفرت یہ محبت یہ سب کیا ہے۔ غراب نے غراب ... ویسے محبت آسان کام ہے نہایت نفرت بہت مشکل اور کمال کا کام ہے۔ کیونکہ محبت کیلئے انسان کو ضرورت نہیں پرہیزی

کسی بہانے کی کسی جواز کی محبت ہوگی سو ہوگی مگر نفرت کیلئے تو بہانے بنائے جاتے ہیں وہیں دی جاتی ہیں تا وہیں پیش کی جاتی ہیں جواز و حوضے جاتے ہیں۔ اور نہ تو نفرت نفرت نہیں رہتی۔ سو مانی و میر تم آسان کام کرتے آ رہے ہو۔ کسی کو کتنی مشکل ہوتی ہے یہ ثابت کرنے میں کہ تمہیں اس سے محبت نہیں ہے تمہیں کیا ہوا۔

محبت اور عشق میں کیا فرق ہے۔

بہت فرق ہے محبت میں انسان پھر بھی جواباً محبت چاہتا ہے صلہ چاہتا ہے وفا کرتا ہے وفا چاہتا ہے لا حاصل کو بھی حاصل کرنا چاہتا ہے بس پالنے کی ہوس رہتی ہے سن کے ساتھ تن کی ہوس رہتی ہے۔ مگر عشق تو فطری درویشی کا کام ہے پروا نہیں کوئی چاہتا ہے یا نہیں کوئی ملے گا یا نہیں سن کو پروا نہیں وہ کس کو پوچھتا ہے کس سے متا ہے فخر نہیں فائدہ نہیں۔ بس مست ہیں کہ چراغ دل میں جلے ہیں یقین ہے کہ تمہیں کے نہیں اور کچھ بھی گئے تو روشنی کم نہ ہوگی۔

آج کل کے دور میں محبت ہے نہ عشق صرف ہوس رو مٹی ہے۔

جہذا انسان کو چاہے کہ جتنی جلدی ہو سکے "میرن لو" کر لے۔

یہ تو میرج کورٹ میرن تو سنا ہے یہ "میرج لو" کیا ہے۔

نو میرن اور میرن تو میں فرق یہ ہے کہ نو میرن میں Love پہلے کیا جاتا ہے اور شادی بعد میں لیکن میرن تو (Marriage Love) میں پہلے شادی پھر نو (Love)۔

ویسے آئینہ یا اچھا ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ آج تم نے "اسے" کاڑی میں آگے بٹھا دیا اور خود پیچھے بیٹھ گئیں۔

میں تو تقریباً روزی تمہارے ساتھ سفر کرتی ہوں وہ اتنے عرصے بعد ملی تھی۔ اس لئے۔

لڑکیاں تو اپنی سیٹ نہیں چھوڑتیں۔

کیا فرق پڑتا ہے اس سے۔

تمہیں نہیں پتا تم پیچھے بیٹھ کے میری نظر میں کتنی آگے آ گئی ہو۔

- ۱ میں کسی کے آگے نہیں آنا چاہتی۔
- ۲ ایک بات پوچھوں۔
- ۳ کیا پوچھنا چاہتے ہو۔
- ۴ وہی جو تم بھڑک رہی ہو۔
- ۵ مجھے پتا ہے تم اندر تک دیکھ لینے کی صلاحیت رکھتے ہو اور میری کوئی بات تم سے چھپی نہیں رہتی۔
- ۶ میں صرف وہ جانتا چاہتا ہوں جو تم اس وقت سوچ رہی تھیں جب میں اس سے باتوں میں مصروف تھا میری مسلسل نظر تم پر تھی۔
- ۷ سچ کہہ دوں۔
- ۸ وہی تو سننا چاہتا ہوں۔
- ۹ میرے دل و دماغ میں ایک جنگ سی چھڑی ہوئی تھی دل عقل کو ڈانٹ رہا تھا کہ اتنا حاتم طاقتور کی کیا ضرورت تھی کہ "اے" آئے مٹا دیا۔
- ۱۰ کیا مطلب۔
- ۱۱ اصل میں جتنی بھی برا ڈانٹا میں جاؤں ہوں تو وہی اندر سے اک فٹول سی لڑکی۔
- ۱۲ مجھے اس پر بہت فضا آتا ہے۔
- ۱۳ سمجھا نہیں !
- ۱۴ تمہاری توجہ میں ذرا سی کمی کیا ہوئی کہ دل لگا اٹھا سیدھا سوچنے۔ بد تمیز کہیں کا۔ ایک لمبے و تو میرا دل چاہا کہ گاڑی رکواؤں اور آتر جاؤں۔
- ۱۵ خوبصورت ہو بہت ہی خوبصورت ہو آئی لو (I LOVE YOU) ابھی کیا۔ ہم ہمیشہ سے تمہارے ہیں۔
- ۱۶ یہ کیا بد تمیزی ہے۔

- ۱ ہائیں ہی تمہاری انہی ہیں کہ تم پہ بے اختیار پڑا آ جاتا ہے۔
- ۲ کیا مطلب۔
- ۳ دل بھی چاہتا ہو کہ گاڑی رکواؤں خود آتر جاؤں کوئی اور ہوتی تو کہتی کہ گاڑی رکواؤں "اے"
- ۴ اتار دوں۔
- ۵ لیکن پتا نہیں میں نے یہ کیوں سوچا۔
- ۶ اب میں بتاؤں گا تو تم ہانگی نہیں۔
- ۷ بتاؤ تو سب شاید مان جاؤں۔
- ۸ محبت مائی ڈیر محبت۔
- ۹ نہیں۔ میرا نہیں خیال۔
- ۱۰ نہ مانو Symptoms تو اسی بیماری کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ تمہاری اتنی خوبصورت محبت میرے جیسے میں آئی ہے کہ جتنا رشک کروں کم ہے۔
- ۱۱ میں سوچ رہی تھی کہ تمہیں بھی ہوں گی تو کیسا لگتا ہوگا جب کہ توجہ دینی ہی تو اندر سے کوئی چیز فوٹی ہوئی محسوس ہوئی ایسا کیوں ہوا۔
- ۱۲ محبت کہا تم محبت... !
- ۱۳ نہیں میرے خیال میں عادت۔
- ۱۴ کیا مطلب۔
- ۱۵ مطلب ایک شخص کی محبت کی عادت اس کی توجہ کی عادت عادتوں میں دراڑیں پڑیں تو بڑی تکلیف ہوتی ہے جیسے اس وقت مجھے ہوئی۔
- ۱۶ اچھا ہاتھ دو۔
- ۱۷ کیوں۔
- ۱۸ کبھی کبھی سارے جہاں کی باتیں وہ نہیں کہہ پاتیں جہاں کے کس کبھو دیا کرتے ہیں۔

یوں اک اک رگ سے ہوتے ہوتے دل تک احساسات پہنچتے ہیں اور پھر وہاں سے (Purify) ہو کر دوبارہ زندگی بن کر پورے جسم و جاں میں پھیل جاتے ہیں کہ زندگی پیاری کتنے گنتے ہے جینے کو بہانہ مل جاتا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ میں چھو کر تمہیں بتاتا چاہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرے کیا احساسات ہیں۔

وہ بغیر جھوٹے ہی مجھ تک پہنچ جاتے ہیں۔

وہ یہیے۔

تمہیں پتا نہیں شاید تمہیں یہ کام زیادہ اچھا کرتی ہیں اور تمہاری آنکھیں تو بہت شور کرتی ہیں۔

کمال تاہو جائے اگر آنکھیں اور ہاتھ

کئے کار نہ پیا جائے۔

بدل دیا ناموضوع۔

مکی سوزوں تھا۔

بہر حال تمہارا کیا خیال ہے کچھ ذمہ خود بخود نہیں بھر جاتے۔

نہیں ایسا نہیں ہوتا ہمیشہ بھرنے پڑتے ہیں۔

وہ یہیے۔

اب دیکھو تھوڑی سی دیر پہلے جو میں نے اپنی آنکھیں اپنے ہاتھوں کی کوئی تھیں اپنے حصے کی آنکھیں۔ توجہ اور بدلتی تمہارے محبت بلکی سی کسک جو ہوئی تھی بلکی سی چوٹ جو گئی تھی بڑھ کر گھاؤ بن جاتی اگر تم اس کے بعد اپنی توجہ میری طرف لائیں تو اس طرف سے نہ بناتے مجھے یہ احساس نہ دلاتے کہ میں تمہاری نظر میں کہاں ہوں تمہارے دل میں کس مقام پر ہوں مجھے حوصلہ ملے چلو نہ جانے کے باوجود میں نے کوئی اچھا کام تو کیا ہے۔

تم چاہنے کے باوجود برائیاں کر پاتیں یہی تمہاری خوبی ہے۔ میں یہی تو تمہارا قائل نہیں

دوسرے لفظوں میں تم تمہارا بھی کہہ سکتی ہو۔

چہ تیز۔

ایک بات تو بتاؤ۔

پوچھو۔

شروع کے دنوں میں تم نے اپنے ہر عمل سے اس بات سے مجھے باز رکھا کہ میں تمہیں یہ

باتوں کہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں جان بوجھ کر۔

ہاں۔

کیوں۔

کبھی کبھی مجھے یہ اپنی خوشنہی کی لگ کر تھی۔

سوٹ (Sweet)۔

تم کیا کہنا چاہ رہے ہو۔

یہی کہ شروع شروع میں تم نے اپنے ہر عمل سے مجھے یہ کہنے سے باز رکھا کہ میں تمہیں

پسند کرتا ہوں لیکن آخر میں نے تمہیں بتا دیا اپنے دل پہ پڑا ابو تمہارے سر پہ رکھتی دیا

ایک دفعہ تو تم لا کھڑی گئیں تھیں۔ جیسے کسی بندے کے سر پر اچانک اس کی توقع سے زیادہ

بوجھ رکھ دیا جائے تو وہ ٹوٹ پڑتا ہے۔ مجھے بہت اچھا لگا تھا۔ جب تم نے حیران ہو کے مجھے

دیکھا تھا اور پھر اس سامان کو جو تھا تو تمہارے سر پہ لیکن میرے ہاتھوں کے سہارے ہی

تھا۔ آخر تمہیں مجھ پر دم آ ہی گیا تم نے میرے ہاتھوں کا زاد کر دیا مگر ساتھ ہی تمہاری

نظروں نے کہا کہ خبردار..... اپنے سامان کی حفاظت خود کرتا اور آخر تم نے اس سامان کو اپنے

ہاتھوں سے سنبھال لیا۔ مجھے تمہاری اس سامان کو اٹھانے پہلی دفعہ جب تم چلیں وہ چال یاد

ہے۔ کتنی دیر..... اس بوجھ کو اٹھانے کے بھی تم سوچتے رہیں کہ اٹھانے رکھوں یا چھینک دوں۔

بہر حال تمہارا شہر یہ کہ تم نے چھینک نہیں اور اب اتنے سارے بعد یہ ہوا کہ تم عادی ہو چکی ہو اور

اب تو کسی پرفیکٹ نیار کی طرح سر پہ بھتوں کے گھڑے اٹھائے بکئی پکی پگنڈیوں پہ چل رہی ہو بس کبھی کبھی مڑ کے دیکھ لیتی ہو اور مجھے چھیچھے آتے دیکھ کر بس پڑتی ہو۔

پتا نہیں ان گھڑوں کو میں کسی گھر کے گھن میں رکھ کر ان میں سے ”بک“ بھر کے پانی بھی پنی سکوں گی کہ نہیں یا یونہی ان اُن دیکھے گھڑوں کو سر پہ اٹھائے چلتی رہوں گی۔ ویسے گھڑے میں سے اگر پانی نہ نکالا جائے تو کیا خیال ہے کتنا عرصہ پانی اس میں رو سکتا ہے۔

پتا نہیں کبھی دھیان نہیں کیا اور۔

پتا نہ کرنا۔

گھڑے تو تم نے اٹھائے ہوئے ہیں یہ تو تمہیں بتا سکی۔

پانی تو تمہیں ہوتا کب تک رہو گے یہ تو تمہیں بتاتا ہے۔

یہ تو شاید رکھنے اور سنبھالنے والے پر ہی ہوتا ہے کہ وہ کب تک سنبھالے رکھے۔

میرے خیال میں تو یہ نقد پر پر محض ہوتا ہے۔ بعض دفعہ جن چیزوں کو ہم سنبھال سنبھال

رکھتے ہیں وہی کھوجاتی ہیں۔ کسی دوسرے کو مل جاتی ہیں اور کبھی کسی دوسرے کو ملے بغیر ہی کھوے رہتی ہیں۔

کیا بات ہے تمہاری آنکھیں تمہاری ہنسی کا ساتھ نہیں دے پائیں۔

کب تک ساتھ دیں۔

☆☆☆

Chapter 20

فون کی بیل بج رہی ہے غمزد میں فون سن لوں۔

۔

جب وہ مجھ سے چپ کر دیا تب یہ بات کھلی ہے

کہنے کو ہم ایک ہیں لیکن دکھ اپنا اپنا ہے

تنب آئے۔۔۔ بنیو۔

کس کا فون تھا۔

غمزد میں ابھی آتی ہوں۔

تم کہیں جاؤ گی تو آؤ گی نا۔

چلیں سرف ایک منٹ۔

میں ان سرخ آنکھوں سے پوچھنا چاہتا ہوں یہ چھپانا کیا چیز ہے اور وہ بھی مجھ سے۔

دیکھو ایسی کوئی بات نہیں۔

روٹی ہوتا۔

ہاں۔۔۔ لیکن یہ کوئی بات نہیں ہے کہ۔

کیوں۔۔۔۔۔

میرا اوپنچر ہو۔

میری بات کا جواب دو۔

انسان کبھی اُداس ہو ہی جاتا ہے۔

انسان اُداس ہوا کرتے ہیں ”پتھر“ نہیں۔

تم کہنے میں حق بجانب ہو۔

میں اور کئی باتوں میں بھی حق بجانب ہوں۔

۱) جہاں اختلاف ہو جائے وہاں بات بدل لینا ہی بہتر ہے چلو کوئی ایسی بات ہی نہ کریں۔

۲) ایک بات پوچھیں۔

۳) ہوں... پوچھو۔

۴) جج جج بتانا کیا تمہیں واقعی اس بات کا احساس نہیں جس نے میری دنیا تو بدل ڈالی اور تمہاری دنیا پڑا ڈال کر نہیں ڈالا۔

۵) بات یہ ہے کہ لوگ اپنی ہمتیلیوں پر اپنی دنیا لے کے پھرتے ہیں اور میری ہمتیلیوں میں اتنے سوراخ ہیں کہ دنیا اس پے پٹھری ہی نہیں۔

۶) اس کا ایک ہی طالع ہے۔

۷) وہ کیا۔

۸) میں اپنے ہاتھ تمہیں دے دوں۔

۹) سہارے۔

۱۰) نہیں! استعارے محبت کے غلوں سے۔

۱۱) تم بہت اچھے ہو۔

۱۲) ہنستی رہا کرو چاہے مجھے پریشان کر کے دے۔ ویسے تمہیں بڑی خوشی دیتی ہے نا مجھے پریشان کر کے۔

۱۳) تمہیں خوشی نہیں ہوتی کسی کو پریشان کر کے مجھے تو بہت ہوتی ہے۔

۱۴) جھوٹ کسی بھی روپ میں ہونے پر چٹا نہیں ہے۔

۱۵) Come On کن باتوں میں اُلجھ گئے ہو گا زنی ماے بولا نمک زرا تیرے پر پٹنے ہیں۔

۱۶) مجھے مت احساس دلاؤ کہ میں نے کسی شجر سے سرنگر ایسا دل لگایا ہے۔

۱۷) کیا ہوا۔

۱۸) بتاؤ نہ کیا ہوا تھا۔

۱۹) جج بتاؤں۔

۲۰) ہاں۔

۲۱) مجھے خود پتا نہیں۔

۲۲) کوئی یاد آیا تھا۔

۲۳) کوئی نہیں..... کچھ یاد آیا تھا۔

۲۴) کیا۔

۲۵) کیا بتاؤں۔ مجھے دکھ تانے کبھی نہیں آئے۔

۲۶) سکھ بتانے والوں کا یہی المیہ ہوتا ہے۔ جانے کیوں آج پہلی بار تم جتن دور ہو اس سے کہیں زیادہ دور سے بولتی ہوئی لگی ہو۔

۲۷) وقت اپنا رنگ دکھا رہا ہے۔ پتا نہیں کیوں مجھے احساس ہو رہا ہے اندر سے کوئی کہہ رہا ہے کہ کوئی لمحہ ہی نہیں کوئی رستے کوئی جذبے بدل رہا ہے۔ تھا کوئی میرے ساتھ اب کوئی لمحہ ہے کہ نہیں ہوگا۔

۲۸) وہ اب نہیں رہا اس کی بھی دسترس میں

۲۹) دل جانتا تو ہے دل ماننا نہیں ہے

۳۰) بات نہیں بتاؤ گی کہ کیا بات ہے۔

۳۱) تمہارے گھر سے فون آیا تھا۔

۳۲) کیا کہا تھا۔

۳۳) اطلاع دی کہ تمہاری معافی کر رہے ہیں اور ہمیں دی ہے کہ تمہارا چچا چھوڑ دوں۔ بتاؤ میں

۳۴) تمہارا چچا کرسی ہوں یا تم..... میں تجھیں بھرتی ہوں تم سے لیکن تم جانے کیسے پہنچ جاتے ہو

۳۵) مجھ تک..... خدا کیلئے میرا چچا چھوڑ دو۔ مجھے تم سے محبت نہیں ہے تمہارے دل میں اگر کوئی

۳۶) خوش فہمی یا غلط فہمی ہے تو اسے نکال دو۔

۳۷) Come On کن کی باتوں میں آگئی ہو میں ان کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔ سنا

۳۸) تمہاری آنکھیں بھی خواب مانگتی ہیں۔

۱ میں انہیں خواب نہیں دے سکتی۔

۲ کیوں ۔

۳ تعبیریں مشکل ہیں۔

۴ ناممکن تو نہیں۔

۵ ناممکن تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔

۶ یہ بتاؤ تمہیں کچھ اندازہ ہے۔ تم روز سترے لوگوں سے ملتی ہو۔

۷ کافی پروفیشن ہی ایسا ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔

۸ کسی نے مت شکیا۔

۹ شروں شرلوں میں تو اکثر نے..... اس کے بعد کسی نے..... اور اب تو کافی حرج سے

کسی نے نہیں۔

۱۰ کیوں ۔

۱۱ پتا نہیں۔

۱۲ تمہیں ایسا تو نہیں کہ کوئی دل کی دہلیز پکھڑا حالات کا منظر ہو کہ وہ اسے اچھا یا بُرا بنا دیں۔

اس سے پہلے چاہے بہت سے آئے ہوں مگر اس کے بعد کوئی نہ آیا ہو۔

۱۳ نثر میں بھی اچھی شاعری کر لیتے ہو۔

۱۴ ہر انسان اتنا شاعر تو ہوتا ہے فرق صرف کچھ لینے کا ہوتا ہے۔ جو کچھ لے وہ رائٹر وہ شاعر جو نہ

کھنڈے وہ نہیں۔

۱۵ میرے خیال میں جو لوگ شاعری پسند کرتے ہیں اصل میں وہ خود بھی شاعر ہوتے ہیں جیسے

جو لوگ موسیقی پسند کرتے ہیں وہ کسی حد تک موسیقار یا گلوکار ہو سکتے ہیں۔ کافی دنوں کے بعد

یوں جینڈے کے باتیں کر رہے ہیں اچھا لگا رہا ہے۔

۱۶ یوں غم روزگار میں کھوئے رہے کیا اپنی ہی خبر نہ لی۔

لیکن میں تو تاہر کے اس شعر کی طرح رہا ہوں۔

دل کے نچروان میں اک نام سجا ہے تاہر

ہم کہیں بھی ہوں مگر اس کی خبر رکھتے ہیں

۱ پھر کیا خبریں ہیں اس کی۔

۲ یوں ہے کہ نہ اُٹھتا ہے نہ اُٹھنے دیتا ہے۔ نہ چاتا ہے نہ جانے دیتا ہے۔ عجیب کیفیت میں

رکھا ہوا ہے غمیرہ دیتا ہے نہ اپنا پاتا ہے۔ کبھی کبھی تو یوں لگتا ہے کہ۔

۳ وہ دوست ہے تو بس اتنا کہ اجنبی کم ہے

۴ ضروری تو نہیں انسان جو سوچے جس کی تنہا کرے: وہ اسے مل بھی جائے۔

۵ تقدیریں لکھنے والے کہاں گئے۔ وہ خود رشید چرے لاؤ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

۶ تم بابت تھے یا بابت ہو گئے۔ اب تو بس سب کچھ نیٹھے بٹھے مل جائے تو مل جائے۔ تب

وہ نہ کرنے کچھ پالینے کا جذبہ رکھنے والے لوگ ہی نہیں رہے مجھے وحشت ہوتی ہے۔

۷ کیا مسئلہ ہے تمہارا کبھی کبھی بہت سمجھ دار اور کبھی کبھی بہت نا سمجھ چنگی دیوانی ہی نکلتی ہو۔ کبھی

انتہائی بے حس دہے لگا نکلتی ہو اور کبھی کا کچ کی چوڑی سے بھی نازک اور کبھی پتھر۔

۸ اصل میں I'm Hoosh, Have a Heart۔

۹ میں ایک وحشی ہوں جو دل رکھتا ہے اور ویسے بھی۔

۱۰ ہم وہ وحشی ہیں کہ جو شہر میں آجاتے ہیں

جینا آتا نہیں اور دہر میں آجاتے ہیں

۱۱ دولت مہر لٹا دیتے ہیں بے مہروں پر

۱۲ بات ہوتی نہیں اور لہر میں آجاتے ہیں

۱۳ میں تمہیں بس غم بننے بنانے والی چابی کی ایک گڑیا بھجتا رہا۔ جس میں چابی بھری اور تم

اتنی اداس اتنی تنہا ہواستے آنسو اتنی وحشتیں ہیں۔ مجھے اندازہ نہ تھا۔

۱۴

۱۵ ہم نے جس طرح سو توڑا ہے ہم جانتے ہیں

دل کا وہ خوں کہ مئے ناب کا قطرہ قطرہ
جوئے الماس تھا دریائے شب نسیاں تھا
ایک اک حرف عکس حرم ایماں تھا
ایک ہی راہ پہنچتی تھی تجلی کے حضور
ہم نے اس راہ سے منہ جوڑا ہے ہم جانتے ہیں
بہت خوب آگے کہو۔

ماہ پاروں کے طلسمات میں یہ تیرا فسوں
شیوہ و شعبہ و رسم و روایات میں تو
حرف و تقدیر میں تو رمز و کنایات میں تو
خواب کی بزم تری دید ہے خواب میں تو
دل کی دھڑکن کا ترے قرب کے لمحوں پہ مدار
ہم نے جس طرح تجھے چھوڑا ہے ہم جانتے ہیں

کیا آج ٹری جھوپ میں ہی جلاؤ گی۔

میری سوچ کے سر پہ چادر نہیں ہے دوست۔ میری سوچ کے پاؤں جل اٹھے ہیں۔

پھر سے سایہ بن جاؤ۔ مکن مکن بن برس جاؤ۔

آئی میری بے دہی کو گاندھ چاہئے جس پہ دھرم رکھ کے روکے۔

تم اور بے بس Come On۔

تھیں نہیں پتا کبھی بھی میں خدا سے لڑ پڑتی ہوں۔

نہی بات۔

یہ جتنی بڑی بات ہے اتنی اچھی بھی۔

دیکھے۔

کیونکہ میرا اس پر ایمان ہے مجھے اس پہ مان ہے اس لئے ہی تو میں اس سے لڑتی جھڑتی
اس سے شکوے لگے کرتی رنجی ہوں اور کبھی رنجی ہوں کہ:

ہائے اود میرے ماکا

تیوں رحم نہیں آؤ گدا.....

میرے تے

کی تھوں وی دنا پونے گا.....

منوں مان اے کساں.....

تیرے تے

اپنا اپنا انداز ہے محبت کرنے کا۔

I'm still honest اس لئے مجھے بہت کچھ دیا ہے میری اوقات سے زیادہ مگر جو اس

نے مجھ سے لیا ہے وہ ان سب سے کہیں زیادہ ہے۔ لیکن پھر شکر بھی ادا کرتی ہوں سکھ کی

ساری دعاؤں کے پوری نہ ہونے کا کہ اگر سکھ کی ساری دعائیں پوری ہو جائیں تو ہم نہ اپنے

آپ کو دیکھ سکتیں نہ اس کو محسوس کر سکتیں اور نہ خود کو پہچان سکتیں۔

سنو

ہوں۔

۔

آخری حیلہ تو کر دیکھیں

جو کاغذ اپنے حصے کا ہے

وہ کاغذ تو بھر دیکھیں

کوئی کاغذ اس کی مرضی کے خلاف نہیں بھرا جا سکتا۔ کیا سوچ رہے ہو۔

میں سنو میں تمہارے پاس رہا تو تمہارے لئے تم سے دور بھی ہوا تو تمہارے لئے میں

زمانہ بھر کی خوشیاں سمیٹ کر تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دینا چاہتا تھا اور چاہتا ہوں۔

مجھے تھوڑی سی مہلت دے دو۔ وہ سب سچ کرنے کی جو جو میں نے تمہارے لئے سوچ رکھا ہے۔ یہ اتنی تیز دوز رہا ہوں تو صرف تمہارے لئے۔ روزنہ یقین جانو نہ مجھے کہیں جانے کی تمنا ہے نہ خواہش نہ جلدی تمہیں دیکھا تو تم سے ملنے تمنا کی تم سے ملا تو تم سے ملنے ہی رہنے کی خواہش ہوئی۔ تم سے ملنے لگا تو تمہیں پانے کی بوتل ابھی کہیں سے آواز آئی اسے دل میں کہیں رکھ لو اسے دنیا کی مرد آکھوں سے چھپا لو۔ اس کے رہنے کو کہیں الگ اک بستی بسا دو اور میں اٹھ کھڑا ہوا آج تک بیٹھا نہیں۔ میں نے آج تک جو پایا ہے تمہاری جب سے پایا ہے۔ تمہاری قسمت سے تمہارے نام سے پلیز۔ تم میری قسمت تو ہم میرا نصیب بھی بن جاؤ۔ تم کیوں۔ سانس روکے بیٹھی ہو۔

آج باتیں بہت کرتے ہو۔

اور مل بہت کم یہی کہنا چاہتی ہوں۔

میں جانتی ہوں ایسا نہیں ہے۔

آج میں سچے بولوں تو تم برا تو نہیں سناؤ گی۔

بہ! الو آج جودل میں جودماغ میں ہے۔

میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ مجھے تم سے محبت ہے یا ضد

کیا مطلب ان سب باتوں کے باوجود ابھی تم نہیں کر پائے کیا۔

اصل میں تم اتنی ابھی سادہ پر خلوص پر نیت لڑکی ہو کہ تم سے محبت بولنے کو دل نہیں چاہتا۔

شکریہ لیکن محبت تو سمجھاتی ہے "خدا" نہیں اور محبت بھی کیا میں تمہاری نظر میں اپنے لئے تحفظ۔ احترام دیکھا تو تمہارے ساتھ چلنے لگی اور تم نے بھی پورا پورا ساتھ دیا۔ سو ہم

یہاں تک آگئے اور تم جانتے ہو میں روز سننے لوگوں سے ملتی ہوں۔ شروع سے۔ کوہنجو کی کش

میں پڑھا۔ لہذا ابوش سنبھالنے ہی لڑکوں سے واسطہ پڑا۔ تب سے آج تک میری کسی لڑکے

سے مجازی نہیں لیکن کبھی اتنی ہی بھی نہیں وہ میرا چاہتا نہیں احترام کرتے تھے کہ نہیں میں بہر حال

ان کی عزت کرتی رہی اور You Know یہی ہو نہیں سکتا کہ آپ کسی کی عزت کرتے

ہوں اور وہ آپ کی نہ کرے۔ دعا سلام کا سلسلہ سب سے رہا لیکن تمہیں ہمیشہ ساتھ رکھا۔

تمہارے بچہ کچھ میں شریک رہی اپنے دکھ کچھ میں تمہیں شریک رکھا۔ تو اس کی وجہ یہی تھی کہ تم

دوسرے لوگوں سے مختلف تھے۔ تمہیں پتا ہے نہ لڑکیاں بہت تیز ہوتی ہیں اپنی اطراف اٹھنے

والی بر نظر کو بچا جاتی ہیں۔

ابھی طرح انداز ہے۔

میں روز کرتے لوگوں سے ملتی ہوں اک مرے سے ملتی چلی آ رہی ہوں۔ نہ کسی سے بات کی

نہ کسی کو بات کرنے دی نہ کسی کے ساتھ چلی اور نہ کسی کو ساتھ چلنے دیا۔ شروع سے میری

عادت رہی ہے۔

بس یہی سے میری ضد شروع ہوئی تھی۔ تم سے بات کرنے کی تمہاری ساتھ چلنے کی اور تم کو

مجھ کو نہ کیٹنے کی تم کیا ہوم پتھر برف پاؤں پھول یا کانٹا لیکن جب تم سے بات کی تم سے ملا تو

پتا چلا کہ تم تو خوشبو ہو تم تو روح ہو۔ جسے دیکھا نہیں جاسکتا۔ جسے چھوا نہیں جاسکتا جسے صرف

محسوس کیا جاسکتا ہے۔ پھول مجھ کے توڑنا چاہا تو خیال آیا مر جھا جاؤ گی۔ تتلیاں سی اڑتی

رہیں۔ میرے خیال کے اس پھول سے کبھی اس پھول ہے۔ تمہیں ایسے سنبھال سنبھال رکھا

جیسے کوئی اپنی چڑی سنبھال کے احتیاط سے رکھتا ہے۔ تمہیں کوئی خراش نہ آئے اپنے ہاتھوں کو

لوہے کی طرح مضبوط بنالیا اور خود کو تمہارے گرد لپیٹ لیا تمہاری ایسے ہی حفاظت کی ہے

جیسے کوئی اپنی کرتا ہے۔

تمہیں چھونے سے ڈرتا رہا کہ کہیں تمہارے رنگ میری آنکھوں کو زخمی نہ کر دیں حالانکہ

میرے اندر کا کہنے انسان کہتا "تم بزدل ہو" اک لڑکی کو چھوئے ڈرتے ہو مجھے یاد دلاتا کہ تم

تو کہتے تھے میں اس سے بات کروں گا اس کے ساتھ چلوں گا۔ میں تمہیں توڑنے آیا تھا خود

نوٹ کیا میں تمہیں ہرانا چاہتا تھا خود ہار گیا اور وہ بھی یوں کہ:

میں اپنی جیت سمجھتا تھا مات ہونے تک

تم ہارے نہیں تم جیت گئے ہو مجھے اندازہ تھا کہ کوئی مرانا مستقل مزاج نہیں ہوتا آج کے

دور میں کوئی پیہ ضرور ہوتی ہے۔ "محبت یا خدا" مجھے یہ بھی پتا تھا کہ اگر صرف محبت ہو تو اتنا عرصہ ان حالات میں Serve نہیں کر سکتی۔

لیکن یہ بھی پتا تھا "خدا" جب "محبت" میں بدل جائے تو یا خود خدا ہو جاتی ہے یا اگلے کو خدا بنا دیتی ہے۔ مجھے پتا تھا کہ میری پل بھر کی ناراضگی تمہیں راتوں کو سونے نہیں دیتی میں بیشک کیلئے سامنے سے بہت جاؤں تم سے برداشت نہیں ہوگا۔

تمہیں افسوس تو ہوا ہوگا۔

تمہارا۔ ساتھ تم سے وابستہ اتنی خوشیاں اور مان ہیں کہ یہ ذرا سانسوں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

شمر یہ تم جانتے دیکھتے میرے ساتھ چلتی و چیں میں حیران ہوں۔

آج تم پہ مان تھا آج تم خود پہ۔ ویسے بھی ہر انسان کے اندر جہاں اک کئیہ انسان ہوتا ہے کمزور انسان ہوتا ہے، ہاں اک مضبوط اور معصوم انسان بھی ہوتا ہے۔ میں نے محسوس کر لیا تھا کہ میرے پنے پڑی ہلکی سی کھیر بھی تمہیں پریشان کر دیتی ہے بے چین کر دیتی ہے تمہارا منہ سو ہاں رون ہو جاتی ہے۔ تم مجھے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ خود دہی ہو سکتے ہو مجھے ڈر نہیں کر سکتا اور جناب اس میں آپ کا کوئی کمال نہیں۔ میں نے دوستی کے لئے کبھی غش کا انتخاب کیا۔ میں خوش ہوں کہ میرا اندازہ... بلکہ تم میرے اندازوں سے زیادہ قد آور لگتے۔ آئی ایم پرائڈ آف یو (I'm Proud of You)۔

تمہیں پتا ہے میری کبھی آزمائے سے باز نہیں آتا۔ چاہے دواں میں خود کو ڈال جائے میں نے تمہیں بہت آزمایا۔ اور تم نے مجھے آزمائش میں ڈال دیا۔ میں نے بہت ٹرکیاں دیکھی ہیں لیکن تم بھی نہیں ہوتی ہوں گی لیکن میری زندگی میں ایک تم ہی ہو مجھے فخر ہے تم پر۔ تمہیں آنکھوں سے لگا کر کسی اوطاق میں جاکے رکھ دینے والی کرنا ہے کسی مقدس کتاب کی طرح۔

چاہئے ہو تمہارا اس اک اقرار نے مجھے کتنا پر اثر کر دیا ہے۔

چھوٹا تو تم نے کبھی خود کو ہونے ہی نہیں دیا۔ عمر میں قدم میں تم سے اتنا بڑا ہونے کے باوجود

میں خود کو بہت چھوٹا محسوس کرتا ہوں۔

اتنا ہی کافی ہے آج جو چھاؤں ملی ہے میری تمام عمر کی دھوپ ٹھنڈی ہو گئی ہے۔

سنو.....!

ہوں.....

ہم نے زندگی کے بہت سارے موسم اکٹھے گزارے ہیں۔ دعا ہے کہ باقی سارے موسم بھی اکٹھے ہی گزاریں لیکن..... اگر بالفرض مزید نہ گزار پائے تو..... کسی دوسرے کے موسموں میں رہنا پڑا تو.....

مجھے خوشی ہے کہ ہم نے جتنے بھی موسم گزارے ہیں ان میں کوئی موسم بچتا دے کا موسم نہیں ہے۔ ہم جب بھی میں گے ہمارے ساتھ ہمارے درمیان ایک مقدس بھرا موسم رہے گا۔ عمر بھر کی کمائی ہے یہ موسم اتنا عرصہ ملے کے باوجود بھی ایسا لگتا ہے کہ ہم آٹھ ہی ملے ہیں بلکہ ابھی ابھی..... تمہیں بھی ایسی ہی لگتا ہے کیا۔

ہاں..... ایسا ہی ہے۔

کیوں بھلا کیوں یہ بات تو اتنی بڑے غار ہے کہ دو کے بعد تیسری دفعہ ملنا انور نہیں ہو سکتا۔ شاید اس لئے کہ.....

ابھی تک دل ہمارے

خدا کے نظاں کی صورت

ہے کدورت ہیں

ابھی ہم خوبصورت ہیں

ابھی ہم دستخط کرتے ہیں

اپنے قتل ناموں پر

ابھی ہم آسمانوں کی امانت

زمینوں کی ضرورت ہیں

انجی ہم خوبصورت ہیں

- خوبصورت ہونا انجی تو اک نصیبیت ہے۔
 سنو دل چادر ہائے کچھ دیر خاموش ہو کے اک دوسرے کچھوس کریں۔ اندازہ تو کریں
 کہ ہم کتنے خوبصورت ہیں۔
 جب تک تم تہہ راہوں خوبصورت ہوں جب تک تم میری خوبصورت ہو۔
 لیکن میرا خیال ہے کہ ہم اک دوسرے کے سبھی ہوں تو ہم خوبصورت ہیں۔ اور یہی
 ہماری خوبصورتی ہے کیونکہ خوبصورتی تو خوبصورتی ہوتی ہے۔ ہمارے پاس ہوا کسی کے
 پاس ہو۔
 اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ
 انجی ہم تمہارے ہیں
 اور بہت سی چارے ہیں
 پر تیز۔
 شکر یہ۔
 کیا ہوا ایک دم تہ چپ ہو گئے ہو۔
 میں جب تمہیں یہ کہتا ہوں کہ انجی ہم تمہارے ہیں تو کیا لگتا ہے تمہیں۔
 کیا مطلب۔
 پلیز سیریس ہو کر بتاؤ۔
 مسئلہ کیا ہے۔
 تمہیں بتا ہے میں یہ جملہ تمہیں کب سے کہہ رہا ہوں۔
 کئی سال ہو گئے۔
 اس کی Origin کا پتا ہے۔
 نہیں۔

- آج کون سا مہینہ اور کیا تاریخ ہے۔
 آج 14 فروری ہے۔
 آج کے دن کی اہمیت کا پتا نہیں تمہیں۔
 تمہارا برتھ ڈے ہے کیا۔
 نہیں۔ سنو! انجی ہم بھی افراد کرو یہ کہو کہ میں تمہاری ہوں۔ مجھے تم سے پیار ہے۔ میں
 تمہارا انتظار کروں گی وغیرہ وغیرہ۔
 شک دیکھی ہے انجی
 کیا خرابی ہے اس میں۔
 کیا خرابی نہیں ہے اس میں۔
 پلیز میں سیریس ہوں۔
 میرا ہاتھ چھوڑو۔ جوتیز۔
 سوری میں جذباتی ہو گیا تھا۔
 چپ کیوں ہو گئے۔
 اک دکھ ہے میری محبت کا میں جسے چاہتا ہوں اس نے آج تک مجھے نہیں کہا کہ میں
 تمہاری ہوں۔
 میرا خیال ہے..... اس کی ضرورت نہیں ہے۔
 محترمہ ہے! چپ چاپ محبت کرتے رہنے کے زمانے گئے۔ آج کل تو چچہ چچہ کرانگے
 کو تانا پاتا ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ دوری محبت کو بڑھاتی ہے یہ فارمولہ انجی پرانا
 ہو گیا ہے۔ Reminders کا زمانہ ہے۔ جتنا یاد دلاؤ گے یاد رہے گا۔ جتنا ٹر ڈالو گے
 اتنا ہی مٹتی ہوگا۔
 زیادہ سننا ڈالنے سے نزد انجی تو ہو جاتا ہے۔
 صحیح۔ لیکن! اچھا ایک بات بتاؤ۔ میں تم سے جب کہتا ہوں کہ انجی ہم تمہارے ہیں تو

تھیں اچھا لگتا ہے کہ نہیں کوئی احساس ملتا رہا بن کر اندری اندر اترتا ہے کہ نہیں۔

۱۱ و دو ٹھیک ہے لیکن

۱۲ لیکن دیکھو یہ سارے کارڈز (Cards) دیکھو ان پر لکھے ہوئے سال بھی

دیکھو۔ آج ہی یہ کارڈ ملا ہے پڑھو اس میں کیا لکھا ہے۔

۱۳ ”ابھی تم تمہارے ہیں۔“

۱۴ جانے کون ہے میں نہیں جانتا۔ ایک عرصے سے ہر 14 فردی کو اس کا یہ کارڈ ملتا ہے جس

پر لکھا ہوتا ہے۔ عجیب بڑول لڑکی ہے۔ سامنے نہیں آتی۔ میں اسے کھونٹا کھاتا اُتر میری

آنکھوں پر تمہاری محبت کی پٹی نہ بندھی ہوتی۔

۱۵ اُتار دو پٹی اور ڈھونڈ لو اسے۔

۱۶ لیکن کیا کروں گا اسے ڈھونڈ کر اس اقرار سے مجھے کیا لینا۔ لیکن میں اس کی قدر ضرور کرتا

ہوں جس کی محبت کو اس سے کوئی مطلب نہیں کہ میں اس کا ہوں بھی کہ نہیں۔ مجھے یہ جملہ ان

کارڈز سے ملتا ہے اور میں پوری سچائیوں محبتوں اور غلطیوں تمہاری طرف ٹرانسفر کر دیتا

ہوں۔

۱۷ یہ 14 فردی کو ہی نہیں ملتا ہے۔ لیکن بڑی فضول لڑکی ہے جو تم پر یہ کارڈز کے پیسے ضائع

کرتی ہے۔ سیدھے سادھے سامنے آ کر کیوں نہیں کہتی۔

۱۸ یہی تو میں کہتا ہوں۔

۱۹ خیر.....!

۲۰ جیسی فیل ہو رہی ہے کیا۔

۲۱ جی نہیں.....!

۲۲ اچھا یہ بتاؤ کہ جی اپنی اگلی تھیں۔

۲۳ ہاں وہ۔ نہیں میں اتار لگی تھی تم نے دیکھا تھا۔

۲۴ ہاں..... جی جی! اسے لکھتے ہوئے۔

۱ بلیا کیوں نہیں۔

۲ کچھ دوست تھے ساتھ اس لئے نہیں بلیا۔

۳ میں چلتی ہوں۔

۴ ایک منٹ غمرو..... اس کارڈ پر Stemp دیکھو۔ جی جی! اوکی گئی ہے کہ نہیں۔

۵ ”و دو ہر ایک ہے۔“

۶ میری طرف دیکھو

۷ بد تمیزی نہ کرو۔ میں چلتی ہوں۔

۸ یاہو۔ بکڑی مٹی نا آج تم ہونا تھا؟ تمہیں میری قسم تمہیں اپنی مزید ترین سستی کی

قسم جھوٹ نہ پلانا بتاؤ نا۔ یہ اتنے سالوں سے مجھے باقاعدہ کارڈ ملتا رہا جی جی! پلینز

دیکھو میرے دل کی دھڑکنیں میرے قابو میں نہیں۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے تمہارے جھوٹ

سے۔

۹ تم زبردستی ج بولا رہے ہو۔

۱۰ یاہو..... اک بار میرے سامنے بھی تو کیو کہ ”ابھی تم میری ہو“

۱۱ ایک منٹ تم وہاں اپنی کرسی پر بیٹھو میں وہاں دروازے پر جا کے کہوں گی۔

۱۲ کیوں بہت نہیں ہے کہ ”میرے سامنے بندہ سکو۔“

۱۳ ہوتی تو کیا ہر سال ان کارڈز پر پیسے ضائع کرتی۔

۱۴ آج کتنا خوشی کا دن ہے۔ میرے خدا میں یہ کروں۔ میرا دل چاہ رہا ہے کہ ساری کائنات

کو تجھوڑو تجھوڑو کر بتاؤں کہ آج صدیوں کے پیا سے واپسی ملا ہے اور عبادتوں کا شرم ملا

ہے۔ آج ہی تو کوئی دیا جلا رہا ہے۔ جس سے میرے سارے اندر سے جھلک اُٹھے ہیں۔ خیر

خیر..... پلیز! ایک بار کہہ دو۔ لو میں یہاں بیٹھ رہا ہوں۔ تم دروازے سے اندر ہی رہنا۔

۱۵ ”پہلے آ کہیں بند کرو۔“

۱۶ میرے خدا! میرے ہاتھ کہاں ہیں میں اپنی آنکھوں پر رکھ لوں۔ ٹھیک ہے میں تیار ہوں

سننے کو۔

تو سنو۔ کبھی ہم تمہارے تھے۔ خدا حافظ!

بد تمیز..... بھاگ گئی۔ آج ہی تو مجھے سند ملی ہے کہ تم میری ہو۔ ورنہ تو بس میں اندھیروں

میں اک خوف لے کے طوفانوں میں موجوں سے مقابلہ کر رہا تھا۔ اک یقینی بے یقینی تھی۔

آج تو ایک لمحے میں صدیوں کی مسافتیں منزل ہوئی ہیں اور مجھے اُن کو کبھی پتا نہیں تھا کہ یہ

اتنے سالوں سے مجھے یہ قوف بنا رہی ہے۔

تمہاری معصومیت تمہاری حیا پر پیارا آ رہا ہے۔ تم واقعی محبت کے قابل ہو۔ جب تک یہ دنیا

ہے ہم تمہارے ہیں ابھی کیا ہم ہمیشہ تمہارے ہیں۔

سورج چاند اور تارے

پنچھی جمیل کنارے

کہتے ہیں کیا سنئے ذرا

ابھی ہم تمہارے ہیں ...!

﴿ختم شد﴾